فانتقمنا من الذین اجرموا وکان حقا علینا نصر المومنین

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ کہ بر سبیل اختصار اکثر احوال حضرت مختار رض پر اور جو لوگ کہ انکے دست زبردست اور تیغ آبدار سے قوم اشرار و فجار سے داخل نار ہوے مشتمل ہے موسوم بہ

سوانح عمری امیر مختار رض

ترجمہ اردو

ذوب النضار فی شرح الثار

مصنفہ العالم العلامہ والعلیم الفہامہ جناب الشیخ جعفر بن محمد بن نما اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ و مترجمہ فاضل محقق کامل مدقق عالیجناب مولانا ابو المعالی ظہیر الدین حکیم سید حسین صاحب زیدی لکھنوی المتخلص بہ گریان دامت افاداتہم و عمت افاضاتہم باہتمام داروغہ سید محمد صاحب

مطبع تصویر عالم واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المنتقم من الذین اجرموا وکان حقاً علیہ نصر المومنین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ خیر خلقہ سید الانبیاء و خاتم النبیین ابی القاسم محمدؐ المصطفیٰ و آلہ المعصومین المظلومین ابد الابدین ودھر الداھرین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائھم اجمعین من یومنا ھذا الی یوم الدین اما بعد خادم الطلبہ سید حسین المتخلص بہ گریاں حرسہ اللہ عن طوارق الحدثان بن جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولوی سید محمد صاحب زیدی لکھنوی مد اللہ ظلہم العالی بدوام الایام واللیالی خدمت میں حضرات مومنین بالیقین اور تابعین شریعت حضرت سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الطاہرین کی عرض پرداز ہے کہ تقریباً بیس ۲۰ سال کا زمانہ ہوا کہ ایک روز عالیجناب مستغنی عن الالقاب جلالت مآب فخامت انتساب عمدۃ العلماء العظام زبدۃ الفضلاء الکرام جناب خالی المعظم المکرم مولوی مرزا محمد علی صاحب لکھنوی مالک مطبع جعفری و مصنف کتاب مستطاب نجوم السماء فی تراجم العلماء ارشد تلامذہ علم الاعلام حجۃ الاسلام نور اللیالی والایام کاشف غیاہب ظلام ظھر الدین والشریعہ ظہیر المومنین والشیعہ الخاضع دون جنابہ اعناق المھرۃ الحذاق الواضع عند بابہ جباھھا الکملۃ السباق المنتھی الیہ ریاسۃ المذھب نیابۃ عن سادات الجن

والبشر المجد ولدین آبائہ الطاہرین علی راس القرن الرابع عشر شمس العلماء العلامۃ السید حامد حسین الموسوی النیشاپوری الملقب بہ فردوس مآب طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ و جناب ملاذ الانام عضد المسلمین والاسلام قدوۃ العلماء الاعلام اسوۃ الفقہاء الکرام ناشر الشرائع والاحکام مروج دین خیر الانام شرف المحققین العظام وذخر المدققین الفخام المؤید من عند الملک العلام المجاہد فی سبیل اللہ والذاب عن دین الالٰہ المسلم فی العلوم بین الناس العلامۃ المفتی السید محمد عباس الشوستری اعلی اللہ مقامہ واحلہ دار الکرامہ نے مجھے مامور فرمایا کہ مین کتاب مستطاب بحار الانوار جلد دہم حصہ سوم کا کہ تفصیل تمام حالات فضائل ومصائب ومعجزات وکرامات امام ہمام حضرت سید الشہدا ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام وحالات جملہ اعزہ واقربا واصحاب انصار آنحضرت وغیرہ واحوال جنگ جناب مختار بن ابو عبیدہ ثقفی رحمۃ اللہ علیہ وابراہیم بن مالک اشتر رضی اللہ عنہما وغیرہ پر مشتمل ہے سلیس اردو زبان مین بامحاورہ ترجمہ کردون تاکہ نفع اوسکا عام ہو اور فائدہ تام ہوپس اونکی تعمیل ارشاد ضروری سمجھکر گو مجھے اس امر عظیم کی قابلیت نہ تھی لیکن بمقتضائے المامور معذور مین نے اوس کتاب فیض انتساب کا ایک سال کی مدت مین ترجمہ کیا اور مصائب الابرار اردو ترجمہ جلد عاشر بحار الانوار نام رکھا اور بنابر مزید احتیاط جناب ماموں صاحب قبلہ موصوف الصدر کی خدمت بابرکت مین پیش کرکے اوس ترجمہ کو حرف بحرف اول سے آخر تک پڑھکر سنادیا اور جناب ممدوح نے بمقتضائے شفقت بزرگانہ وعطوفت مربیانہ اصل کتاب سے کہ جسکے متعدد نسخے قلمی ومطبوعہ اونکے کتبخانہ مین موجود تھے مقابلہ کرکے اوسے جابجا سے درست بھی فرمادیا۔ بعد اوسکے جناب ممدوح نے حکم فرمایا کہ اسکے طبع کا انتظام بھی کردو چنانچہ مطبع جعفری مین جو جناب موصوف کی ملک سے تھا مین نے اوسکے طبع کا انتظام کیا اور کاپیون اور پروفون کی خود تصحیح کردی لیکن چونکہ اس کتاب کے ساتھ تبیان الاخبار اور اور کتابین وغیرہ بھی طبع

ہوا کرتی تھین اسوجہ سے اُسکے طبع مین تین ۳ سال کا زمانہ گذر گیا چنانچہ مصائب الابرار
کے خاتمہ کتاب مین اس امر کیطرف اشارہ کیا گیا ہے غرض کہ بعد طبع میری چار برس کی
محنت ٹھکانے لگی اور تمام مومنین دیار و امصار نے اُس ترجمہ کو بہت پسند فرمایا اور ہاتھون ہاتھ
فروخت ہوا اور آجتک فروخت ہوتا رہتا ہے۔ آمدم بر سر مطلب تھوڑا زمانہ ہوا کہ زبدة
الاحباب عمدة الاطیاب جناب داروغہ سید محمد صاحب زاد مجدہم مالک مطبع تصویر عالم لکھنؤ
نے (جنکے مطبع مین سابقاً بعض کتب مولفہ حقیر مثل کتاب منتخب المصائب المعروف بہ
مجالس حسینیہ حصہ اول و ہدیۃ السعداء ترجمہ حدیث الکساء والتمییز بین صواعق الکابلی و تحفہ
عبد العزیز و البیان المبرہن فی نفی عرس قاسم بن الحسن ع و مجموعہ نوحہ جات گریان موسوم
باسم تاریخی گلزار رضوان وغیرہ طبع ہو چکی ہین) مجھسے فرمائش کی کہ ایک مختار نامہ اردو
زبان مین نہایت معتبر اور بہت مختصر اگر طبع ہو جاتا تو بہتر تھا اسلیے کہ اکثر مومنین اوسکے
مشتاق رہا کرتے ہین مین نے عرض کیا کہ مصائب الابرار ترجمہ بحار الانوار مین تو پورا ایک باب
(بیان مین احوال مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کے اور جو کچھ کہ اونسے اور اونکے رفقا کے ہاتھ
سے ظاہر ہوا) تفصیل موجود ہے وہ مومنین کے لیے کافی ہے اونھون نے فرمایا کہ نہین لوگ
علیحدہ چاہتے ہین لہذا اگر آپ رسالہ ذوب النضار فی شرح الثار مصنفہ شیخ فاضل کامل
العالم العلامہ والعلیم الفہامہ جناب الشیخ جعفر بن محمد بن نما اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ کا کہ
بر سبیل اختصار اکثر احوال جناب مختار رضی اللہ عنہ وارضاہ واوصلہ الی احسن مثواہ پر
اور جو لوگ کہ اونکے دست زبردست اور تیغ آبدار سے قوم اشرار و فجار سے داخل نار ہوئے
مشتمل ہے اور جسے علامۂ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے بالاستیعاب جلد عاشر بحار الانوار باب
احوال مختار ضمین نقل فرمایا ہے علیحدہ طبع کرا دین تاکہ احوال اونکا ظاہر اور منکشف ہو جاے
اور مومنین اوسکے ملاحظہ سے شاد و مسرور ہون اور غبار ہاے رنج و ملال اونکے آئینہ ہاے
قلوب سے دور ہون اور منکرین فضائل حضرت سید الشہدا روحی وارواح المومنین لہم الفدا لعنۃ اللہ

کے لیئے باعث رنج آمانت ہوا اور رجا حدین نصرت و فضل مختار کے واسطے باعث کف لسان قاف سے تا قاف ہو اور عوام و خواص کو اوسکے خریدنے مین سہولت ہو اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو اوسکے مطالعہ کیطرف رغبت ہو پس مین نے اونکی خوشنودی اور نیز جمیع مومنین کی خوشنودی کی غرض سے جیسا کہ امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ "وہ بہترین اعمال بعد نماز قلب مومن کو مسرور کرنا ہے اسطرح کہ متضمن کسی گناہ پر نہو" اونکی تعمیل حکم پر کمر ہمت باندھی اور قربۃً الی اللہ اوس رسالہ کو علیحدہ نقل کرایا اور بعد مقابلہ و نظر ثانی جا بجا وہ اشعار رجز وغیرہ کے جو بڑے بڑے نامی بہادرونکی زبان پر بوقت جنگ معرکۂ کارزار مین یا دوسرے موقعون پر جاری ہوے تھے اور مین نے سابقًا کتاب مصائب الابرار مین محض اونکے ترجمہ پر بنظر اختصار اکتفا کی تھی اونکی مرتبہ اس رسالہ مین تمام اشعار اصل کتاب سے اضافہ کر دئیے اور ترجمہ کو بھی جا بجا درست کر دیا اسوجہ سے اس رسالہ مین اونکی مرتبہ بہ نسبت سابق کے شائقین علم ادب کے لیے دلچسپی اور لطف اور بھی زیادہ ہو گیا ہے اور انشاء اللہ تعالے مصداق نور علیٰ نور ہے۔ اور تمام اشعار کا ترجمہ و نیز دیگر مقامات مشکوکہ کا سرکار شریعت مدار سلطان الفقہاء والمتکلمین یعسوب العلماء والمتعلمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ علی المجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین جناب استاذنا و مولانا ابوالفضل السیّد ناصر حسین صاحب موسوی نیشاپوری ادام اللہ ظلال افضالہ علی رؤس المومنین واطال بقارہ بحق محمد وآلہ المیامین کی خدمت قدسی منزلت مین پیش کر کے احتیاطًا حرف بحرف سُنا دیا ہے او جناب قبلہ و کعبہ نے اوسے مزین باصلاح فرما دیا ہے خداوند عالم اس احسان کے صلہ مین جناب ممدوح اور اونکی اولاد و اعزہ کی عُمر مبارک مین دنیا مین برکت عنایت کرے اور جملہ بلیات و آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے اور آخرت مین بہترین جزاے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرات علماے اعلام و فضلاے عالی مقام سے رجاے واثق ہے کہ اگر بسبب سہو و نسیان کے کہ مقتضاے بشریت ہے کسی مقام پر بعد طبع غلطی پائین

تو اصلاح فرمائین ع العذر عند کرام الناس مقبول اور جملہ ناظرین باتمکین
سے دست بستہ بصد ادب و عجز و نیاز التماس ہے کہ بعد ملاحظہ مجھے حالت حیات مین
تحفۂ دعاے خیر سے اور بعد وفات ایک سورۂ فاتحہ سے محروم نہ رکھین۔ واللہ الموفق

فہرست مضامین رسالہ

اب واضح ہو کہ اس رسالہ شریفہ کو جناب مصنف علام نے چار مرتبون پر مرتب فرمایا ہے مرتبۂ اول ذکر نسب اور قلیل احوال مختار مین مرتبۂ دوم ذکر ہمراہیان سلیمان بن صرد خزاعی مین اور اونکے خروج و قتل مین مرتبۂ سوم ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جو مختار کو عبد اللہ بن مطیع کے ساتھ ظہور مین آیا مرتبۂ چہارم عمر بن سعد نحس اور عبید اللہ بن زیاد کے مارے جانیکے ذکر مین اور کیفیت قتال مین اون مردودون سے اور فتحیاب ہونے مین اون لعینون پر

وثوق رسالہ ذوب النضار

مخفی نہ ہے کہ یہ رسالۂ شریفہ ایسا معتبر و مستند ہے کہ بعد ذکر حالات مختار علامۂ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اس رسالہ کو بالاستیعاب جلد عاشر بحار الانوار مین اول سے آخر تک نقل فرمایا ہے اور پہلے اسکی تعریف و توصیف مین یہ عبارت تحریر فرمائی ہے " ولنورد ھنا رسالۃ شرح الثار الذی الفہ الشیخ الفاضل البارع جعفر بن محمد بن نما فانہا مشتملۃ علی جل احوال المختار و من قتلہ من الاشرار علی وجہ الاختصار یشفی بہ صدور المؤمنین الاخیار ولیظہر منہا بعض احوال المختار وھی ھذہ " یعنے اس جگہ مین رسالۂ شرح الثار کو کہ تصنیف شیخ فاضل کامل جعفر بن محمد بن نما علیہ الرحمہ ہے نقل کرتا ہون پس بدرستیکہ وہ مشتمل ہے بر سبیل اختصار اکثر احوال مختار رض پر اور جو لوگ کہ اونکے ہاتھ سے قوم اشرار سے قتل ہوئے۔ شفا پائینگے بسبب اس رسالہ کے قلوب مؤمنین اخیار کے اور البتہ اس رسالہ سے بعض احوال مختار رض ظاہر منکشف ہوگا اور وہ یہ ہے۔ اب مین بتوفیق اللہ تعالے و عونہ ترجمۂ رسالہ مین شروع کرتا ہون۔ وھو العاصم عن الخطاء وبہ ثقتی فی الابتداء والانتہاء

وھو حسبی ونعم الوکیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اوس خدا کے کہ مقابل ثناؤ سپاس کے ثواب بیقیاس عطا فرماتا ہے اور اوسکو عذاب آخرت سے موجب نجات گردانتا ہے اور درود نامحدود نازل ہو صاحب مقام محمود پر کہ اونکے ذکر کی بزرگی سے کون و مکان نے شرف پایا اور اونکے بوے فیض سے دماغ جہان کا معطر ہوا اور اونکے اولاد و اصحاب پر کہ جنکے منازل اور درجات اون حضرت کے شرف و بزرگی سے بلند ہوے اور اوامر و نواہی اون جناب کی پیروی اور تبعیت سے انھین معلوم ہوے اما بعد جب مین تصنیف کتاب مقتل سے کہ نام اوسکا مثیر الاحزان اور منیر سبل الاشجان ہے اور اوسمین اخبار طرفہ اور آثار تحفہ (کہ بہتر ہین گوہر سے اور نافع تر ہین طلاے احمر سے) مذکور ہین فارغ ہوا احباب اور دوستان روحانی نے مجھسے فرمائش کی کہ اوسی کتاب مین اخبار عمل ثاہ شرح قصہ مختار اضافہ کرون اس امر مین کبھی تو قدم آگے بڑھاتا تھا اور کبھی پیچھے ہٹاتا تھا اور احباب کو اس امر عظیم کی تکلیف سے مانع آتا تھا اور اونکے تعرض ذکر و اظہار سے اپنے کو دور رکھتا تھا آخر کار جب پردہ مراقبہ مین نے رخ سے ڈالدیا تو اونکے سوال کو قبول کیا اور اونکے حکم کا مطیع و منقاد ہوا اور اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کیا اور لیل و نہار اذکار اخبار مختار کے دیکھتا تھا اور تفحص و تجسس اونکا کرتا تھا اسلیئے کہ بسبب مختار کے آتش غم و غصہ جناب سید المرسلین صلعم فرو ہوئی اور آنکھین امام زین العابدین علیہ السلام کی خنک ہوئین اور ہمیشہ اگلے لوگ اونکی قبر کی زیارت سے محروم رہتے تھے اور اونکی فضیلت کے اظہار مین کوتاہی کرتے تھے اور اونکو کہتے تھے کہ وہ محمد بن حنفیہ کو امام انام جانتے ہین اور اونکی زیارت مزار کو ترک کیا کرتے تھے اور اونکی دوری مین موجب خوشنودی خدا کو ڈھونڈھتے تھے حالانکہ قبر اونکی قریب مسجد جامع کے واقع ہے اور جو شخص کہ دروازہ مسلم بن عقیل سے نکلے قبہ روضہ اونکا مثل درخشان ستارے کے چمکتا ہے اور ابناے زمان نے علم و یقین سے تجاوز کیا ہے اور تقلید کو اختیار کیا ہے اور اونکے

مساعی جمیلہ کو برباد کیا ہے حالانکہ اونھون نے راہ خدا مین نہایت مرتبہ سعی و کوشش
کی اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی رضا و خوشنودی موافق خواہش و مراد
کے حاصل کی اور لوگون نے فضائل اور مناقب اونکے (کہ اوسمین آثار پاکیزگی عیان
ہین اور چشمہ ہاے سعادت اوس سے روان ہین) ترک کیے اور محمد بن حنفیہؓ باوصف
اسکے کہ سن مین امام زین العابدینؑ سے بہت بڑے تھے لیکن امام زین العابدین علیہ السلام
کو اپنے اوپر مقدم رکھنا فرض عین و عین فرض جانتے تھے اور کوئی امر خلاف مرضی اون
حضرت کے نکرتے تھے اور کوئی کلام بے رضا اون جناب کے نہ کہتے تھے اور اطاعت
اور فرمانبرداری مین اونجناب کی مثل رعیت کے کہ خدمت حاکم کرتی ہے کوشش کرتے
تھے اور بزرگی اونجناب کی اپنے اوپر مثل بزرگی آقا کے غلام پر دیکھتے تھے اور تعہد امور
کو جو اونھون نے اختیار کیا تو راحت اور آرام پہونچانے کو حضرت سید الساجدینؑ کے
کیا کہ باربرداری کی شاق تکلیفین اونکی خاطر نازک پر گران نہ گذرین اور اسی امر پر دلالت
کرتا ہے جو کچھ کہ ابوبجیر عالم اہواز نے روایت کی ہے اور وہ امامت محمد بن حنفیہؓ کا قائل تھا
کہتا ہے کہ مین حج بیت اللہ الحرام سے مشرف ہوا بعد اوسکے اپنے امام (یعنے محمد بن حنفیہ) کی
خدمت مین گیا ایک روز اونکی صحبت مین بیٹھا تھا کہ ایک نوجوان اودھر سے گذرا اور اوسنے
محمد بن حنفیہ پر سلام کیا محمد بن حنفیہ بمجرد دیکھنے کے اوٹھے اور ملاقات کی اور اونکی پیشانی
پر بوسہ دیا اور بسیادت خطاب کیا بعد اونکے تشریف لیجانے کے محمد بن حنفیہ اپنے مقام
پر آئے مین نے کہا کہ اجر اپنی محنت و مشقت کا مین اپنے خدا سے چاہتا ہون محمد بن حنفیہ نے
کہا کیونکر مین نے کہا کہ آجتک مین تمکو امام مفترض الطاعۃ جانتا تھا اور تمھارا حال یہ ہے
کہ تم ایک لڑکے کی تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوتے ہو اور اوسے اپنا سید کہتے ہو محمد بن حنفیہ
نے جواب مین کہا کہ ہان یہ امام میرا ہے مین نے کہا کہ یہ شخص کون ہے کہا میرے بھتیجے
علیؑ فرزند دلبند جناب امام حسین علیہ السلام ہین جان لو کہ مین نے ایک روز اوسنے

روایت ابوبجیر عالم اہواز

امر امامت مین منازعہ کیا فرمایا آیا راضی ہو کہ حجر اسود ہمارے اور تمھارے درمیان مین حکم ہو مین نے کہا کیونکر مین جمادات سے گواہی طلب کرون فرمایا اگر امام کو جمادات جواب ندین تو وہ امام نہین ہے مین یہ بات سُنکر شرمندہ ہوا اور کہا بہتر ہے کہ حجر اسود ہمارے درمیان مین حکم ہو پس ہم اور وہ حجر اسود کے پاس آئے اور دونون نے نماز پڑھی اور آنحضرت نے حجر اسود سے باین طور خطاب کیا کہ مین سؤال کرتا ہون تجھ سے بحق اوس پروردگار کے کہ جسنے تجھے بندونکے عہد کا امین اور شاہد اونکے وفا کرنے کا کیا ہے خبر دے کہ امام ہم دونونمین سے کون ہے محمد بن حنفیہ کہتے ہین قسم خدا کی دیکھا مین نے کہ حجر اسود نے کلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ بن حنفیہ اس امر امامت کو اپنے بھتیجے کے سپرد کر کہ وہ تجھسے لائق تر ہے اس امر مین اور وہ امام تیرا ہے اور ایسا جنبش مین آیا کہ گمان کیا مین نے کہ وہ گر پڑیگا مجھے اوسوقت سے اونکی امامت اور واجب الاطاعت ہونیکا یقین ہوا راوی کہتا ہے کہ بعد استماع ان کلمات ہدایت سمات کے مین نے اعتقاد امامت محمد بن حنفیہ کا دل سے قطع کیا اور امام زین العابدینؑ کی امامت کا قائل ہوا اور مذہب کیسانیہ سے دست بردار ہوا۔ اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ مین نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ ابو خالد کابلی ہمیشہ محمد بن حنفیہ کی خدمت مین حاضر رہتا تھا اور اونکی امامت کا اعتقاد رکھتا تھا اور اوسکو ہرگز شک نہ تھا الغرض ایک روز محمد بن حنفیہ کے پاس آیا اور کہا مین تمپر فدا ہون تمپر میرا حق خدمت اور عقیدت کا ہے بحرمت خدا اور رسولؐ و ولی خدا امیر المومنینؑ مین قسم دیتا ہون کہ مجھسے کہو تم امام مفترض الطاعۃ خلق پر ہو محمد حنفیہ نے جواب مین کہا کہ اے ابو خالد تو نے مجھے بڑی قسم دی امام میرا اور تیرا اور سب مسلمانونکا علیؑ بن الحسینؑ ہے جب ابو خالد نے یہ سُنا حضرت امام زین العابدینؑ کی خدمت مین آیا اور اذن طلب کر کے اون جناب کی محفل ارم مشاکل مین داخل ہوا حضرت نے فرمایا مرحبا اے کنکر تو ہماری ملاقات کو کبھی نہ آتا تھا اب کیا سبب ہوا کہ تو آیا ہے اور

روایت ابو بصیر

کیا تیرے دل مین آیا ابو خالد نے سجدہ کیا اور کہا شکر خدا کا کہ مجکو بدون شناخت اور
معرفت امام کے دنیا سے نہ اوٹھایا حضرت نے فرمایا کہ کس نوع سے اپنے امام کو جانا تو نے
اوسنے کہا اسطرح سے کہ آپ نے اوس نام سے مجھے پکارا کہ سوا میری مان کے کوئی
اوسکو نہین جانتا اور مین اپنے مذہب مین کور تھا اور ایک مدت مدید تک مین نے
محمد بن حنفیہ کی خدمت کی اور مجھے اونکے امام ہونے مین کچھ شک نتھا یہانتک کہ مین نے
اونکو قسم دی تو اونھون نے مجھے آپکی جانب ہدایت کی اور فرمایا کہ آپ امام تمام اہل اسلام
کے ہین بعد اسکے وہ مرخص ہوکر وہانسے باہر آیا اور اون جناب کی امامت کا قائل
ہوا اور قوم خوارج نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ کیا سبب تھا کہ جناب امیرؑ تمکو جدال اور
قتال اور امور مشکلہ مین بھیجتے تھے اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو نہ بھیجتے تھے محمد حنفیہ نے کہا کہ وہ
حضرات بمنزلہ چشم آنجناب تھے اور مین بمنزلہ دست راست تھا اور آدمی ہاتھ سے آنکھ کی مضرت
کو دفع کرتا ہے - اور ابن عباس رضؓ سے منقول ہے کہ ایک روز ایام جنگ صفّین مین حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نے محمدؓ بن حنفیہؓ کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ میمنۂ لشکر معاویہ کیطرف
حملہ کرو محمدؓ نے مع اصحاب حملہ کیا اور اوسکو شکست دی اور مراجعت کی درانحالیکہ محمدؓ مجروح
ہوگئے تھے پس حضرت امیرؑ سے پانی طلب کیا اور کہا کہ نہایت تشنہ ہون حضرت نے
تھوڑا پانی پینے کو دیا اور تھوڑا زرہ اور بدن پر چھڑکا دیکھا مین نے کہ قطرات خون کے زرہ
کی کڑیون سے ٹپکتے تھے بعد تھوڑی دیر کے فرمایا کہ میسرہ کیطرف جاؤ پس محمدؓ میسرہ کی
طرف گئے اور لشکر مخالف کو متفرق کیا اور دوبارہ زخمی ہوے اور پھر آئے اور پانی طلب
کیا پھر حضرت نے تھوڑا پانی دیا اور زرہ پر چھڑکا اور پھر فرمایا کہ اب قلب لشکر پر جاؤ محمدؓ قلب
لشکر پر گئے اور اونکو پراگندہ کیا اور بھگا دیا اور آپ پھر آئے اس مرتبہ بھی اور زخم کاری لگے
اور اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین آئے اور رونے لگے جناب امیرؑ نے اونکی پیشانی پر بوسہ دیا
اور فرمایا واللہ تمنے مجکو خوش کیا کیون روتے ہو آیا گریہ تمھارا خوشی سے ہے یا غم سے محمدؓ ۲۰

ف تنبیہ لطیف

ف احوال جنگ محمد بن حنفیہ در صفین

نے کہا کیون نہ روؤن کہ تین مرتبہ آپنے مجکو قتل ہونے کو بھیجا اور حقتعالے نے میری
حفاظت کی اور جب مین پھرتا تھا تو آپ فرماتے تھے کہ لڑنے کو جا اور مہلت نہ دیتے تھے
اور یہ دونون بھائی میرے حسنؑ و حسینؑ انکو آپنے کچھ نفرمایا حضرت نے پھر پیشانی پر دوسری
مرتبہ بوسہ دیا اور فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے اور یہ دونون فرزندان رسولخدا ہین کیونکر انکی
محافظت نکرون محمد حنفیہ نے کہا آپنے درست فرمایا اے پدر بزرگوار خدا مجکو آپ پر اور انپر
فدا کرے خلاصہ یہ ہے کہ جب اعتقاد محمد بن حنفیہ کا یہ ہو پس کیونکر کہا جائے کہ اونھون نے
اطاعت امام زین العابدینؑ کی نہ کی اور اسلام سے تجاوز کیا اور مخالفت کی باوصف اسکے کہ
محمد بن حنفیہ بالیقین جانتے تھے کہ امام زین العابدینؑ سزاوار ہین کہ بدلہ خون امام حسینؑ شہید
کا اونکے قاتلون سے لین اور یہ اونکا حق ہے حاصل کلام یہ کہ مختار رض واسطے طلب خون امام
مظلومؑ کے مانند بادشاہ فرمان بردار کے متوجہ ہوے اور بیخ و بنیاد ظالمون کی قطع کرنے مین
دست درازی کرکے شیشہ ہستی اون فاسقونکا کہ ہمیشہ مست شراب غفلت تھے پتھر پر مار کر ایسی
فضیلت و رفعت پر پہونچے کہ کسی شخص کو عرب و عجم سے میسر نہوئی اور ابراہیم بن مالک اشتر
اونکے امور مین شریک اور مددگار مختار رض تھے اور وہ بالاتفاق اپنے ملت و دین اور اعتقاد و یقین
مین کوئی قصور و فتور نرکھتے تھے اور حال مختار کا اور اونکا یکسان تھا اب مین بر سبیل اختصار
شرح احوال اون اشرار و فجار کی کہ جو مختار کے ہاتھ سے داخل نار ہوے بیان کرتا ہون اور
اس رسالہ کا نام مین نے ذَوْبُ النُّضَارِ فِی شَرْحِ الثَّارِ رکھا اور چار مرتبون پر مرتب کیا
اور جانب حقتعالے سے توفیق ثواب اور کفایت عقاب روز حساب ہے مرتبۂ اول ذکر
نسب اور قلیل احوال مختار رض مین مختار پسر ابو عبیدہ کا اور وہ فرزند مسعود کا اور وہ پسر
عُمیر ثقفی کا ہے اور مرزبانی نے کہا ہے کہ عمیر پسر عقدہ کا اور وہ پسر عُنزہ کا تھا اور کنیت مختار کی
ابو اسحاق تھی اور اونکے باپ ابو عبیدہ کو رغبت حسین عورتون کیطرف بہت تھی اور اکثر عورتونکے
نام اونکی قوم نے اونکے سامنے ذکر کیے کسیکو قبول نہ کیا پس اونے خواب مین دیکھا کہ کوئی

در افضلیت حسنین از محمد بن حنفیہ

ف … مرتبہ اول

شخص آیا ہے اور کہتا ہے تزوّج دومۃ الحسناء الحومۃ فما تسمع فیہا اللائم لوم یعنے تو نکاح کر
اُس عورت سے کہ وہ جمیلہ ہی اور نام اوسکا دُومہ ہے پس اس تزویج کرنے مین تو کسی ملامت
کرنیوالے کی ملامت نہ سُنیگا جب بیدار ہوا اور خواب کو بیان کیا لوگون نے کہا کہ تجکو حکم دومہ
سے تزویج کا ہوا ہے اوس سے نکاح کرپس دُومہ دختر وہب بن عمر بن معتب سے نکاح
کیا جب دُومہ کو مختار کا حمل ہوا اوسنے بھی خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے ابشری بالولد
اشبہ شیٔ بالاسد اذا الرّجال فی کبد فقاتلوا علی بلد کان لہ الحظ الاشد
دیعنے تجکو بشارت ہو اوس فرزند کی کہ جو شیر سے مشابہ تر ہے وقت شدّت اور سختی کے اور
وقت جنگ کے کسی شہر سے اور اس فرزند سے منفعت کثیر اور خیر و برکت ہو گی جب مختار رض
پیدا ہوئے تو پہر دُومہ نے خواب مین دیکھا کہ وہی شخص اوّل کہتا ہے انہ قبل ان یترعرع
وقبل ان یتسعسع قلیل الہلع کثیر التبع یدان بما صنع یعنے اس لڑکے خوشخصال کی
پیشانی سے سن طفولیت سے قبل از سن جوانی آثار سعادتمندی اور دلاوری اور استقلال
کے وقت اضطراب کے ظاہر ہین اور یہ لڑکا مرجع خلائق اور رئیس خلق ہو گا) اور دُومہ کے فرزند
ابو عبیدہ سے سوا مختار کے چار تھے ایک کا نام جبر[1] اور دوسریکا نام ابو جبیر[2] اور تیسرے[3] کا نام
ابو الحکم اور چوتھے[4] کا نام ابو امیّہ ہے اور جس سال کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت فرمائی ہے اوسی سال مختار پیدا ہوا ہے اور اپنے باپ
کے ساتھ جنگ قیس الناطف مین موجود تھا اور تیرہ[۱۳] برس کا سن تھا اور اوس لڑائی مین
میدان کیطرف جلد جلد جاتا تھا اور اوسکا چچا سعد بن مسعود مانع آتا تھا بالجملہ مختار شجاعت
وجسارت اور عقل و کیاست اور ہمت اور سخاوت اور حاضر جوابی اور بدیہہ گوئی مین اہل زمان
سے ممتاز تھا اور اپنے امثال واقران مین وحید و فرید تھا اور امور عظام مین اور کارہائے
صعب و دشوار مین نہایت راست و درست تھا۔ اور اصبغ بن نُباتہ نے روایت کی ہے
کہ مین نے مختار کو ران مبارک حضرت امیر المومنین علیہ السّلام پر بیٹھا دیکھا اور حضرت دست

ولادت مختار سنہ ۱ھ

شرکت مختار در جنگ قیس الناطف ہمراہ پدر خود

نشستن مختار بر ران حضرت امیر المومنین ع

شفقت

شفقت اوسکے سر پہ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے یا کیس یا کیس اور اسی جہت سے
اوسکو کیسان کہتے ہین اور کیسانیہ ایک طائفہ اوسکی طرف منسوب ہے جیسا کہ واقفیہ حضرت
امام موسی بن جعفر علیہما السّلام کیطرف اور اسمٰعیلیہ اونکے بھائی اسمٰعیل کیطرف منسوب
ہین اسیطرح اور جتنے فرقے ہین وہ بھی کسی نہ کسی طرف ضرور ہی منسوب ہین اور حضرت
امام محمّد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ مختار کو برا نہ کہو اسواسطے
کہ اوس نے ہمارے قاتلونکو قتل کیا اور ہمارے خون ناحق کا بدلہ لیا اور زنان بے شوہر کا
نکاح کر دیا اور بہت سا مال وقت ہماری تنگدستی کے ہمارے واسطے ہدیہ و تحفہ بھیجا اور ایک
روایت مین ہے کہ بہت سے لوگ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت مین حاضر ہوے
ایک شخص اونمین سے عبد اللہ بن شریک تھا وہ کہتا ہے کہ مین سامنے حضرت کے بیٹھا تھا
کہ ناگاہ ایک مرد پیر اہل کوفہ سے آیا اور اوسنے چاہا کہ حضرت کے دست مبارک کو بوسہ دے
حضرت نے منع کیا پھر اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین ابو الحکم بیٹا مختار بن
ابو عبیدۂ ثقفی کا ہون حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور قریب تھا کہ اپنی گود
مین بٹھالین بعد ازان کہ اول آپنے دست مبارک کو کھینچ لیا تھا اوسنے حضرت کو دعا دی
اور کہا اصلحک اللہ (یعنے خداوند عالم آپکو اچھا رکھے) لوگ میرے باپ کے حق مین ایسا ویسا
کہتے ہین اور قسم بخدا جو آپ فرمائیے وہی حق ہے حضرت نے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہین اوسنے کہا
کہ اوسکو دروغگو کہتے ہین لیکن آپ جو فرمائین اوسکا مین اعتقاد رکھون حضرت نے فرمایا سبحان اللہ
مین نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا تھا کہ میری مان کا مہر اون روپیون سے مین نے ادا کیا
تھا کہ جو مختار نے بھیجے تھے اور اوس نے ہمارے خانہ ہاے شکستہ کو بنا کیا اور ہمارے دشمنونکو
قتل کیا اور اوسنے ہمارا بدلہ لیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا تیرے باپ پر رحم کرے کہ ہمارے
حقوق کسی متنفس کے پاس نہ چھوڑے اور سب سے لے لئے اور ابو حمزۂ ثمالی سے مروی ہے
کہ اوسنے کہا کہ ہر سال مین موسم حج مین واسطے زیارت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

کے جاتا تھا چنانچہ ایک سال اونحضرت کی خدمت مین گیا دیکھا مین نے کہ اون حضرت کی ران
مُبارک پر ایک لڑکا بیٹھا ہے دفعتہً وہ لڑکا اوٹھا اور راہ چلا اور دروازہ کی دہلیز پر پہنچ کے پھسل گر پڑا
اور چوٹ بہت لگی امام علیہ السلام بہت بیتاب ہوکے دوڑے اور خون اوسکے سر سے پاک
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین اوس دن سے کہ جسدن تجکو کناسہ مین دار پر
کھینچین مین نے عرض کیا کہ پدر اور مادر میرے آپ پر فدا ہون کون کناسہ فرمایا کناسۂ کوفہ
عرض کی مین نے کہ یہ امر واقع ہوگا حضرت نے فرمایا ہان قسم اوس خدا کی کہ جس نے
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براستی مبعوث کیا ہے کہ اگر بعد میرے تو زندہ
رہیگا تو اس طفل کو دیکھے گا کہ نواحی کوفہ مین ظالمون نے اوسکو قتل کیا ہے اور خاک مین
چھپا دیا ہے اور پھر اوسکی نعش کو نکالین گے اور کناسہ مین دار پر کھینچین گے اور بعد اوسکے جلا دینگے
اور صحرا مین ڈالدینگے مین نے عرض کیا کہ مین آپ پر فدا ہون یہ طفل کون ہے فرمایا زید ہے
فرزند میرا یہ کہکے حضرت رونے لگے اور فرمایا کہ حال اسکا بیان کرون مین ایک رات عبادت
حق تعالےٰ مین قیام اور قعود اور رکوع اور سجود مین مشغول تھا ناگاہ مجھپر خواب نے غلبہ کیا
اور سو گیا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ گویا مین بہشت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
باقی آل عبا علیہم السلام کی خدمت مین حاضر ہون اور اون حضرات نے مجکو ایک حوریہ سے
تزویج کیا اور مین اوسکے پاس گیا اور قریب سدرۃ المنتہےٰ کے غسل کیا اور پھر آیا اور ایک
ہاتف نے آواز دی کہ مُبارک ہو تجکو ایک فرزند کہ نام اوسکا زید ہے اور اس حوریہ سے
متولد ہوگا پس مین بیدار ہوا اور وضو کیا اور نماز صبح کی ادا کی ناگاہ ایک شخص نے کنڈی
دروازہ کی ہلائی یہ سنکے مین باہر آیا دیکھا مین نے کہ اوسکے ساتھ ایک کنیز ہے کہ مُنھ پر
چادر ڈالے ہے اور وہ شخص اوسکی آستین کو ہاتھ مین لیئے ہے اور کہتا ہے کہ علی بن الحسین ع
کہان ہین مین نے کہا کہ مین ہون علی بن الحسین کہا کہ مجھے مختار بن ابو عبیدہ ثقفی نے
بھیجا ہے اور آپکو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ کنیز اسی اطراف مین ہاتھ آئی تھی اور

خبر دادن حضرت امام زین العابدین ع از حالات حضرت زید شہید ع

چھہ سو اشرفی کو اسے مین نے خرید کیا ہے اور اوسکی قیمت کو بھی آپکی خدمت مین بھیجا ہے کہ آپ
اسکو مصرف مین لائین اور عرضی مختار کی مجکو دی مین نے اوسکا جواب لکھا اور اوس کنیز سے
پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا حورا الغرض اوس کنیز کو میرے لئے آراستہ کیا اور شب کو
مین نے اوسی کے ساتھ بستر کیا اور وہ اسی فرزند ارجمند کے ساتھ حاملہ ہوئی اور مین نے اوسکا
نام زید رکھا اور جو کچھ کہ مین نے اوسکی حال استیصال سے بیان کیا ہے البتہ واقع ہوگا اور
تو دیکھے گا راوی کہتا ہے واللہ جو کچھ کہ حضرت نے قتل زید سے اور اونکے سولی دیے جانے سے
بیان فرمایا تھا سب واقع ہوا اور مین نے دیکھا اور عمر بن علیؑ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا مختار
نے مین ۲۰ ہزار اشرفیان جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کے لیے
بھیجین پس حضرت نے اون اشرفیون کو قبول فرمایا اور لے لیا اور عقیلؑ بن ابی طالبؑ کا
گھر اور اور جو مکانات گر گئے تھے اون اشرفیون سے تعمیر فرمائے حاصل مطلب یہ کہ مختار
فصاحت بیان اور طلاقت زبان مین نادر روزگار تھا اور ذہن و ذکا اور دلیری و دانائی اور
تدبیر و رائے صائب مین اعجوبۂ اعصار تھا اور اگر ایسا نہوتا تو کیونکر ملک گیری اور ریاست
اور امیری اور لشکرکشی پر قادر ہوتا اور جناب امیر علیہ السّلام نے مختار کے چچا کو حکومت شہر
مدائن کی تفویض فرمائی تھی اور مختار اونکے ہمراہ رہا کرتا تھا جب معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو
والی کر کے کوفہ مین بھیجا تو مختار مدینۂ منورہ مین محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا منفعت
مین چلا آیا اور اونکی ملازمت کو اختیار کیا اور اونسے احادیث کو یاد کرتا تھا اور جب پھر کوفہ
مین گیا تو ایک دن مغیرہ کے ساتھ بازار کوفہ مین سوار جاتا تھا مغیرہ نے کہا کہ یہان کے
لوگ عجب قسم کے ہین مین جانتا ہون کہ اگر کوئی شخص انکے سامنے کچھ کہے تو یہ اسکی متابعت
کرنے لگتے ہین اگرچہ اُس بات کا کہنے والا یہان کوئی نہین اور نہین تو سب اوسکی پیروی
و متابعت کرتے علی الخصوص اہل عجم کہ یہ جو کچھ سُن پاتے ہین اوسے باور کر لیتے ہین مختار نے
پوچھا وہ کیا بات ہے مغیرہ نے کہا کہ اگر کوئی شخص محبت اہلبیتؑ کا اظہار کرے تو لوگ اوسکی طرف

رجوع کرتے ہین مختار نے اس امر مین چشم پوشی کی اور اس بات کو اپنے دل مین اوٹھا رکھا
اور اعدائے دین سے چھپا کر مدح اہلبیت اور مناقب جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کو
بیان کرتا تھا اور بہت اظہار اسکا نکرتا تھا اور کہتا تھا کہ بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے سوا اونکی عترت اطہار کے کوئی شخص امارت وخلافت کی لیاقت نہین رکھتا اور
اونکی مصیبت ومحنت سے اندوہناک ہوتا تھا ایک دن معبد بن خالد جدلی (جدیلہ قیس) سے
ملاقات کرکے کہا اے معبد کتب سلف مین لکھا ہے کہ ایک شخص قبیلہ ثقیف سے پیدا ہوگا اور
ظالمونکو قتل کریگا اور مظلومونکی داد کو پہونچیگا اور ضعیفونکا انتقام لیگا اور علامتین اور نشانیان
اوس شخص کی ایسی بیان کی ہین کہ مین اون سب علامتونکو اپنے مین پاتا ہون مگر دو وصف
ایک یہ کہ وہ شخص جوان ہوگا اور مین ساٹھ برس سے گذر چکا ہون اور دوسرے یہ کہ اوسکی بینائی
مین ضعف ہوگا اور مین حدت بصر اور تیزی نظر اور بینائی مین عقاب یعنے باز سے زیادہ
ہون معبد نے جواب دیا کہ زمانہ سابق کے لوگون کے نزدیک ساٹھ ستر برس کا سن جوانی
مین داخل تھا اور ممکن ہے کہ بعد اسکے تیری بینائی بھی کم ہوجائے مختار نے کہا ہان شاید
ایسا ہی ہو چند روز اسیطرح گذرے تا اینکہ معاویہ ہلاک ہوا اور یزید پلید اوسکا جانشین ہوا
اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مسلم بن عقیلؑ کو کوفہ کی طرف روانہ کیا مختار نے حضرت
مسلم کو اپنے گھر مین اوتارا اور اونسے بیعت کی جب حضرت مسلمؑ شہید ہوے تو لوگون نے
عبید اللہ بن زیاد لعین کے آگے مختار کی غیبت کی اوس ملعون نے مختار کو بلاکر کہا اے
پسر عبیدہ تونے میرے دشمنون سے بیعت کی ہے عمرو بن حریث اوسوقت حاضر تھا اوسنے
گواہی دی کہ نہین اس سے یہ قصور نہین سرزد ہوا عبید اللہ بن زیاد بدبنیاد نے کہا کہ اگر
عمرو بن حریث گواہ نہوتا تو مین تجھے قتل کرتا اور یہ کہکر اوس بیدین نے مختار کو گالی دی اور
ایک لکڑی جو اوس لعین کے ہاتھ مین تھی مختار کو ماری کہ اونکی پلک چشم پر اس زور سے لگی
کہ پلک اولٹ گئی اور بعد اس حرکت ناشائستہ کے مختار کو قید کیا اور عبد اللہ بن حارث بن

خبر دادن مختار از کتب سلف بر نسبت خود

آغاز حکومت یزید بعد ہلاکت معاویہ

حبس کردن ابن زیاد مختار را بعد شہادت حضرت مسلم

سر تراشیدن عبد اللہ بن حارث بن عبد المطلب

خبر دادن میثم تمار رض از حال خروج مختار رض

رہا شدن مختار از قید ابن زیاد بامر یزید بشفاعت عبد اللہ بن عمر

عبد المطلب کو بھی اسیر کیا اور میثم تمار رضی اللہ عنہ بھی پہلے سے زندان مین قید تھے ایک دن عبد اللہ نے قید مین اُسترہ منگایا اور بال اپنے بدن کے مونڈتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر پسر زیاد بد نہاد مجھے قتل کریگا پس بہتر یہ ہی کہ جب مین مارا جاؤن تو موتراشی اپنے بدن کی کر چکا ہون مختار نے کہا کہ تمھین اور مجھے ابن زیاد نہ قتل کریگا اور تھوڑے عرصہ مین بصرہ کے حاکم ہوگے میثم تمار نے مختار سے کہا کہ تو خروج کریگا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا انتقام لیگا اور یہ ملعون جو ہمین قتل کیا چاہتا ہے اسے تو قتل کریگا اور اوسکے روئے نجس کو تو پامال کریگا الغرض مختار ہمیشہ اپنے دل مین خروج کرنیکا قصد رکھتا تھا تا اینکہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو مختار نے اپنی بہن صفیہ دختر ابو عبیدہ کو کہ وہ عبد اللہ بن عمر کی زوجہ تھی ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ تو ایک نامہ یزید بن معاویہ کو لکھ بھیج تا مین قید سے نجات پاؤن پس صفیہ نے ایک خط سفارش مختار مین یزید پلید کو لکھا یزید نے کہا مین نے شفاعت ابو عبد الرحمن کو قبول کیا اور ہند دختر ابو سفیان نے کہ عبد اللہ بن حارث کی خالہ تھی اوسنے اپنے بھانجے کی یزید سے سفارش کی خلاصہ یہ کہ یزید پلید نے عبید اللہ بن زیاد بد بنیاد کو لکھ بھیجا کہ اون دونون شخصون کو قید سے رہا کر اور چھوڑ دے اوس روسیاہ نے بموجب حکم یزید دونون کو رہا کیا اور مختار سے کہا کہ تین دن سے زیادہ کوفہ مین نہ رہے اور اگر رہیگا تو مین اوسکی گردن مارونگا مختار مکہ معظمہ کی طرف کوچ کر گیا یہانتک کہ واقصہ مین پہونچا وہان صقعب بن زہیر ازدی سے ملاقات ہوئی اُسنے پوچھا اے ابو اسحاق تیری آنکھ پر کیا صدمہ پہونچا مختار نے کہا کہ مجھے یہ زخم چشم عبید اللہ بن زیاد کے ہاتھ سے پہونچا ہے حق تعالے مجھے قتل کرے اگر مین اوسے قتل نکرون اور بند بند اوسکا جدا نہ کرون اور امام عالیمقام کے خون کے عوض مین اوتنے لوگون کو قتل کرونگا کہ جتنے لوگ خون یحیے ابن زکریا کے عوض مین قتل ہوے ہین اور وہ ستر ہزار شخص تھے اور قسم اوس خداے عزوجل کی کہ جسنے قرآن مجید کو نازل فرمایا اور ملت و دین کو ظاہر کیا

اور عصیان وگناہ سے بیزار ہے کہ مین گناہگارونکو اور سرکشونکو قبیلۂ ازد وعمان اور قبیلۂ مذحج وہمدان ونہد
وخولان اور بکر وہران اور ثعل ونبہان اور عبس وذبیان اور قبیلۂ قیس وعیلان سے عوض
مین خون فرزند پیغمبر صلعم انس وجان کے قتل کرونگا اور اے صعصعہ مین قسم کھاتا ہون خدائے
سمیع علیم علی عظیم عدل کریم عزیز حکیم رحمن رحیم کی کہ قوم بنی کندہ وسلیم اور اشراف
تمیم کو داخل جہنم اور نیست ونابود کرونگا یہ کہکر مکۂ معظمہ کو روانہ ہوا ابن عراق کہتا ہے کہ مین نے
مختار کو مکہ مین دیکھا پلک زیرین اوسکی اولٹ گئی تھی مین نے پوچھا کہ تیری آنکھ کو کیا ہوا اوسنے
کہا کہ ابن زیاد لعین نے یہ صدمہ میری آنکھ کو پہونچایا ہے اور کہا اے ابن عراق اب فتنہ
وفساد خوابیدہ برپا ہوا اوسی حال سے مختار نے چند روز بسر کی یہانتک کہ پنجشنبہ کے دن
چودھوین (۱۴) تاریخ کو ماہ ربیع الاول کی سنہ ۶۷ ہجری مین اور بعضون نے سنہ چونسٹھ (۶۴)
مین کہا ہے یزید پلید نے درک اسفل جہنم کو کوچ کیا اور عمر اوس بداختر کی اڑتیس (۳۸) برس کی
تھی اور مدت خلافت اوس بدبخت کی دو برس اور آٹھ مہینے تھی اور گیارہ (۱۱) بیٹے چھوڑکر جہنم
واصل ہوا ایک اونمین سے ابولیلی معاویہ تھا کہ اہل شام نے شام مین اوس سے بیعت کی
اور اوسنے اپنے کو خلافت سے خلع کیا اور مین نے اوسکا حال مقتل مین لکھا ہی اور
بھائی اوسکا خالد تھا مان اوسکی ہاشم بن عتبہ بن عبد الشمس کی بیٹی تھی اور اوسی عورت
سے مروان بن حکم نے بعد فوت ہونے یزید کے نکاح کیا اور اوس عورت کے بارہ مین
شاعر نے کہا ہی ؎ اَسْلِمِی اُمَّ خَالِدٍ، رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدٍ، یعنے اطاعت کر اے ام خالد
بہت سے سعی کرنیوالے ہین واسطے ایسے شخص کے جو بیٹھا ہو (یعنے مشقت کوئی اوٹھاتا
ہے اور نفع اوس مشقت کا کسی دوسرے شخص کو پہونچتا ہے جو آسائش سے بیٹھا ہوا ہے
تمام ہوا ترجمۂ شعر) اور اوسی برس عبد اللہ بن زبیر سے لوگون نے مکۂ معظمہ مین بیعت کی اور
مروان بن حکم سے شام مین بیعت کی اور عبید اللہ بن زیاد سے بصرہ مین بیعت کی اور اہل
عراق دریائے حیرت اور حسرت وندامت مین پڑے تھے کہ کس لیے ہمنے حضرت امام حسین مظلوم

ف موت یزید بتاریخ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ روز پنجشنبہ
ف مدت عمر یزید ۳۸ سال
ف مدت خلافت یزید ۲ سال ۸ ماہ
ف تعداد اولاد یزید ۱۱

علیہ السلام کی مدد و نصرت نہ کی اور عبید اللہ بن حُرّ بن مجمع بن خُزیم جُعفی کہ جو شرفائے کوفہ سے تھا اور زیارت جناب سید الشہدا علیہ السلام سے مشرف ہوا تھا اور اون جناب نے اوس سے فرمایا تھا کہ میرے ساتھ چل اور وہ نہ گیا تھا بعد شہادت حضرت نہایت خجل اور پشیمان تھا یہانتک کہ قریب تھا کہ مرغ روح اوسکا قفس جسم سے پرواز کر جائے چنانچہ اوسنے اس باب مین کئی شعر حسرت آمیز اور ندامت انگیز انشا کئے ہین ؎

اشعار عبید اللہ بن حر جعفی

فیالک حسرۃ مادمت حیا ... تردد بین حلقی والتراقی
حسین حین یطلب بذل نصری ... علی اهل الضلالۃ والنفاق
غداۃ یقول لی بالقصر قولا ... اتترکنا وتزمع بالفراق
ولو انی اواسیہ بنفسی ... لنلت کرامۃ یوم التلاق
مع ابن المصطفی نفسی فداہ ... تولی ثم ودع بانطلاق
فلو فلق التلھف قلب حی ... لهم الیوم قلبی بانفلاق
فقد فاز الاولی نصروا حسینا ... وخاب الاخرون اولو النفاق

ماحصل ان اشعار کا یہ ہے کہ تا دم مرگ مجھے یہی حسرت رہیگی کہ وہ جناب مجھے اپنی ہمراہی سے سرفراز کرتے تھے اگر مین اون جناب کے بموجب طلب اونکی رکاب سعادت انتساب مین جاتا اور اونکی نصرت مین جانفشانی کرتا ہر آئینہ بڑی بزرگی روز قیامت مجھے حاصل ہوتی اس غم و غصہ سے دل میرا دو نیم ہونے کے قریب ہے حقا جس شخص نے کہ اوس امام مفترض الطاعۃ کی اطاعت و فرمانبرداری کی اوسنے نجات پائی اور جس شخص نے اوس جناب کی رکاب ظفر انتساب کو چھوڑا وہ بے بہرہ اور بے نصیب ہوا (تمام ہوا ترجمہ اشعار کا)، اور عراق مین سوا قبائل عرب کے کہ جو کوفہ مین تھے کوئی شخص قابل جہاد و قتال کے نہ تھا اور جس شخص نے کہ پہلے اس امر پر پیش قدمی کی سلیمان بن صُرد خُزاعی تھے کہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر المومنین

نادم ہونا سلیمان بن صرد خزاعی کا

فزاری جناب علی بن ابی طالب علیہ السّلام کے اصحاب مین سے تھے اور مسیّب بن نجبۂ فزاری کہ وہ بزرگ ترین شیعیان ابرار اور اصحاب کبار جناب حیدر کرار سے ہین اور عبد اللہ بن سعد بن نُفیل اَزْدی اور رفاعہ بن شداد بجلی اور عبد اللہ بن وال تیمی اولاد تیم اللات بن ثعلبہ سے یہ سب مع شیعیان نیکو کردار کے سلیمان بن صُرد خُزاعی کے گھر مین جمع ہوے سلیمان نے بعد حمد و ثناے جناب احدیت کے کہا کہ حق تعالےٰ نے ہمین درازی عمر اور مصائب و حوادث مین مبتلا کیا ہے اور ہم جناب احدیت سے یہ دعا کرتے ہین کہ ہمین اون لوگونمین نہ داخل کرے کہ جنکے حق مین یہ آیۂ کریمہ نازل ہوا ہے کہ اولم نعمّرکم مایتذکّر فیہ من تذکّر و جاءکم النّذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر ظاہر معنی اس آیۂ شریفہ کے یہ ہین کہ آیا ہمنے تمھین ایک عمر و مدّت ایسی نہین عطا کی تھی کہ اوس مُدّت مین جو شخص چاہتا پند و نصیحت قبول کر سکتا اور پیغمبر تمھارے لیئے مبعوث ہوا پس چکھو عذاب کو کہ ظالمون کے لیئے کوئی یار و مددگار نہین ہے (انتہیٰ) اور امام المتقین سیّد الوصیّین جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا وہ عمر کہ جسمین حق سبحانہ و تعالیٰ معذور رکھتا ہے اولاد آدمؑ کو ساٹھ برس ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ جو اس عمر کو نہ پہونچا ہو اور ہم ہمیشہ خودستائی اور خود پسندی رکھتے تھے اور شیعونکی تعریف کرتے تھے یہانتک کہ حق سبحانہٗ و تعالےٰ نے ہمارے نیکوکارون اور پرہیزگارون کو محنت و بلا اور فتنہ و فساد مین مبتلا کر کے امتحان کیا اور اونھین بوتہ حوادث اور محک مصائب مین ڈالا اور ہمارے دلونکو سخت و درشت پایا اسلیئے کہ ہمنے دختر زادۂ رسولؐ اور فرزند دلبند بتولؑ کی یاری و مددگاری نہ کی اور اونکا کوئی کام اور خدمت ہم بجا نہ لائے اب اوسکا کوئی چارہ اور عوض سوا اسکے نہین ہے کہ اونکے انتقام خون مین کوشش کرین اور اونکے قاتلونکو قتل کرین بعید نہین کہ جناب اقدس الٰہی ہماری تقصیرون سے درگذرے رفاعہ نے کہا کہ اے سلیمان تمنے توفیق خداے عزّ و جل سے قول صدق و ثواب فرمائے

اور راہ راست دکھائی اور فاسقون کے جہاد اور طلب مغفرت معاصی کی طرف اشارہ کیا ہم سب کو بدل وجان اور بسر وچشم مسموع ومقبول ہے اور اور لوگون کیطرف متوجہ ہوکر کہا مناسب یہ ہے کہ باب انتقام خون حضرت امام حسین علیہ السلام مین سلیمان بن صرد خزاعی کو اپنا حاکم اور رئیس مقرر کرو اسلیئے کہ وہ فرقۂ ناجیۂ اثنا عشریہ کے بزرگون مین سے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اطیاب مین سے ہین مسیب بن نجبہ نے اسی رائے کو پسند کیا اور کہا مصرع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست ؎ یعنے جو تمھاری صلاح ہے وہی ہم سب کی صلاح ہے یہ کہکر لڑنے پر مستعد ہوے اور سلیمان نے ایک نامہ عبد اللہ بن مالک طائی کے ہاتھ سعد بن حذیفہ بن یمان کے پاس بھیجا اور اوسکے ضمن مین مؤمنون اور شیعونکو انتقام خون امام انام پر ترغیب دی تمامی اہل وفاق بالاتفاق امر معہود پر راضی اور خوشنود ہوے اور سعد بن حذیفہ نے ان سب کے خوش و راضی ہونے سے سلیمان کو مطلع کیا بعد اسکے سلیمان نے ایک اور نامہ ظبیان بن عمارہ تمیمی کے ہاتھ مثنے بن مخرمہ عبدی کو بھیجا اوسنے جواب مین ارقام کیا اما بعد مین اور اور برادران ایمانی مضمون نامہ سے مطلع ہوے اور سجدات شکر درگاہ جناب احدیت مین بجالائے اور اون سبھون نے سمعنا واطعنا یعنے سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہکر کمر سعی وفاداری اور جان نثاری پر باندھی ہے والسلام خیر ختام اور آخر مکتوب مین کئی شعر مرغوب ارقام کیئے ؎ تبصّر کانی قد اتیتک معلما ؛ علی اتلع الہادی اجش ہزیم ؛ طویل القری نہد الشق مقلص ؛ ملح علی فاس اللجام ازوم ؛ بکل فتی لا یملأ الروع نحرہ ؛ محش لنار الحرب غیر سؤم ؛ اخی ثقۃ ینبغی الالہ بسعیہ ؛ ضروب بنصل السیف غیر اثیم ؛ حاصل ترجمہ ان اشعار کا یہ ہے کہ مین بسواری سمند برق رفتار رعد صدا بلند بالا جسیم وطویل تند وچالاک ہمعنان اون جوانان شجاعت شعار کے تمھاری خدمت مین پہونچتا ہون کہ جو فرط شجاعت سے کسی

رئیس مقرر شدن سلیمان بن صرد خزاعی

اشعار مثنی بن مخرمہ عبدی

خوف سے نہین ڈرتے۔ اور آتش حرب کے روشن کرنے سے کبھی نہین جھکتے اور
رضاجوئی باری کے لیئے بڑے شمشیر زن ہین اور گناہ سے کنارہ کش ہین (تمام ہوا ترجمہ اشعار)
تاریخ طبری مین مذکور ہے کہ ابتدا خروج مومنین کی سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری مین واقع ہوئی اور
شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا بھی وہی سنہ ہے اور ہمیشہ اہل روزگار پوشیدہ
اور خفیہ تدبیر سر و سامان کارزار اور درستی آلات اور اوزار اور جمع اعوان و انصار مین مشغول
رہتے تھے یہانتک کہ یزید پلید جہنم واصل ہوا اور شہادت امام شہید علیہ السلام مین اور
دخول جہنم یزید پلید مین تین ۳ برس اور دو ۲ مہینے اور چار دن کا فاصلہ ہوا اور عبید اللہ بن زیاد
حاکم عراق تھا اور نائب اوسکا عمرو بن حریث کوفہ مین تھا اور عبد اللہ بن زبیر جیتے جی یزید کے
لوگونکو انتقام خون امام حسین علیہ السلام اور قتل یزید بدانجام پر بہ منت و زاری ترغیب تمام کرتا
تھا بعد اوس ملعون کے جہنم واصل ہونیکے اپنے ارادے سے پھر گیا اور ظاہر ہوا کہ وہ بیدین
اپنے واسطے ریاست چاہتا تھا اور انتقام خون امام کا اوس بدانجام کو منظور نہ تھا اور مدائنی
نے اپنی اسناد سے ذکر کیا ہے جسوقت کہ مختار عبد اللہ بن زبیر کے پاس گیا تو جیسا کہ
اوسے جانتا تھا ویسا نہ پایا بعد اوسکے مختار مکۂ معظمہ سے کوفہ کو گیا اور ہانی بن ابو حیہ سے
ملاقات کرکے پوچھا کہ مردمان کوفہ کا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ اگر کوئی شخص اس قوم کو
کسی امر پر تحریک کرے تو یہ سب اتفاق کرتے ہین اور ریاست اوس شخص کے ہاتھ آتی ہے
مختار نے کہا مین انھین امر حق پر تحریک کرتا ہون اور جمع کرتا ہون اور انکی مدد و نصرت سے
باطل کو دور کرتا ہون اگر خداے عز و جل نے چاہا تو مین انکی جمعیت اور اعانت سے ظالمان
سرکش کو قتل کرونگا بعد ازان ہانی سے پوچھا کہ سلیمان بن صُرد خُزاعی کس خیال مین ہے
متوجہ قتال ہوا یا نہین ہانی نے کہا کہ ابھی متوجہ قتال تو نہین ہوا لیکن سب عازم قتال
و جدال ہین بعد اسکے مختار وہان سے روانہ ہوا اور نہر الحیرہ تک پہونچا اوسدن جمعہ تھا اوسوقت
مختار نے غسل کیا اور پوشاک تبدیل کرکے تلوار گردن مین حمائل کی اور سوار ہوکر کوفہ مین

ف ابتدائے خروج مومنین سنہ ۶۱

ف فاصلہ در شہادت حضرت سید الشہداء و موت یزید

ف ورود مختار بکوفہ

داخل ہوا اور جس کوچہ و بازار اور محلہ و مقام مین کہ لوگونکی کثرت اور ازدحام دیکھتا تھا وہان باگ اپنے گھوڑے کی روک کر سلام کرتا تھا اور کہتا تھا کہ خوش ہو کہ ایام عسرت و پریشانی کے تمام ہوے اور فرحت و شادمانی کے دن آئے مین ہون کہ مین تمہاری تمناؤن کو برلاؤنگا اور مین ہون کہ فاسقونپر مسلط ہوتا ہون اور خون اہلبیتؑ کا انتقام اُنسے لیتا ہون بعد اسکے مختار نے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑھی وہان لوگون کو دیکھا کہ اوسکی طرف دیکھتے ہین اور آپس مین کہتے ہین کہ یہ مختار ہے البتہ کسی امر عظیم کے واسطے یہان آیا ہے اور ہم اُسکے مقدم مبارک و ہمایون سے امیدوار رفاہ و فلاح رہتے ہین بعد ازان مختار مسجد سے نکلکر اپنے گھر گیا اور وہ گھر پہلے سالم بن مسیب کا گھر مشہور تھا بعد اسکے مختار نے شیعون کے پاس پیغام بھیجا کہ مین محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے انتقام خون اہلبیت علیہم السلام لینے کو آیا ہون اور یہ ایسا امر ہے کہ اسمین دوستون کے لئے سرور موفور متصور ہے اور دشمنون کے لئے ہلاکت مقدر ہے شیعون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ البتہ تجھ مین اس امر کی اہلیت و لیاقت ہے لیکن لوگون نے سلیمان بن صرد سے بیعت کی ہے پس آج اون کا وہی سردار و رئیس ہے اور تو اپنے کام مین تعجیل نہ کر مختار چپ ہو رہا اور منتظر تھا کہ دیکھئے سلیمان کیا کرتا ہے اور کیا ہوتا ہے اور اون دنونمین مومنین اور دوستداران اہلبیت طاہرینؑ عبد اللہ بن زبیر اور عبد الملک بن مروان کے خوف سے اپنے مافی الضمیر کو اظہار اور آشکار نہ کرتے تھے اور اہل کوفہ سے بہت ڈرتے تھے اسلئے کہ اکثر اونمین سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتل تھے مختار رفتہ رفتہ لوگون کو سلیمان سے پھیرتا تھا اور اپنی طرف مائل کرتا تھا اور جس شخص نے کہ پہلے مختار سے بیعت کی عبید بن عمر اور اسمعیل بن کثیر تھا پس عمر بن سعد اور شبث بن ربعی نے اہل کوفہ سے کہا کہ مختار کا امر سلیمان سے تمہپر بہت شدید ہے اس سبب سے کہ سلیمان نے تمہارے دشمنونپر خروج کیا ہے اور اسنے تمھین پر خروج کیا ہے پس صلاح یہ ہے کہ اوسے پکڑ لاؤ اور قید کرو آخر کار بہت سے آدمی جمع ہو کر مختار کے گھر گئے

اور اوسکے گھر کو محاصرہ کر لیا اور مختار کو گھر مین سے باہر پکڑ لائے اوسوقت ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن یزید سے کہا کہ مختار کی مشکلین باندھ لو اور ننگے پاؤن لے چلو عبداللہ نے کہا کہ مین یہ حرکت نہین کرتا اسلیئے کہ اوسنے علانیہ عداوت نہین کی ہے اور ہمنے فقط گمان عداوت کرکے اوسے قید کیا ہے الحاصل مختار کو ایک خچر پر سوار کرکے قید خانہ مین لیگئے یحیے ابن عیسے کہتا ہے کہ مین حمید بن مسلم ازدی کے ساتھ مختار کے پاس گیا پس سُنا مین نے کہ اوسنے کہا قسم کردگار بحر و بر اور پروردگار ملک و بشر کی کہ مین ہر سرکش متکبر کو سنان جان ستان اور تیغ بیدریغ سے جان نثاران چست اور مددگاران درست کی اعانت سے قتل کرونگا اور جسوقت کہ مین نے علم دین کو بلند اور رخنۂ اسلام کو بند کیا اور ظالمون سے انتقام لیا تو پھر زوال مال مجھپر شاق اور ناگوار نہوگا اور مرنیکا مطلق خوف و غم نرہیگا۔

مرتبۂ دوم۔ ذکر ہمراہیان سلیمان بن صُرد خزاعی مین اور اونکے خروج و قتل مین۔

غرۂ شہر ربیع الثانی سنہ پینسٹھ ۶۵ ہجری مین سلیمان بن صُرد خزاعی نے نخیلہ عباسیہ سے حرکت کا ارادہ کیا اور اسی سنہ مین مروان بے ایمان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو اپنا ولیعہد کیا تھا اور لوگون سے اونکی بیعت لی تھی اور اسی برس غرۂ ماہ رمضان مین وہ واصل جہنم ہوا سن اوسکا اکاسٹھ برس کا تھا اور نو مہینے خلافت کی اور ابن زیاد نے عراق کے ایک جزیرہ مین وارد ہوکر مرگ مروان کی خبر سُنی اور سلیمان بن صُرد خُزاعی نے جب کوچ کا ارادہ کیا اور اپنے لشکر کو ملاحظہ کیا تو بہت کم پایا پس سلیمان نے حکیم بن منقذ کندی اور ولید بن عُصَین کنانی کو اور لوگون کے ہمراہ کوفہ مین بھیجا کہ لوگون کو دعوت کرین پس اون سب نے کوفہ مین جاکر ندا کی کہ جو شخص خون ناحق ریختۂ حضرت امام حسین علیہ السلام کا طالب ہو آئے ایک شخص کہ اوسے عبداللہ بن خازم ازدی کہتے ہین اور اوسوقت اوسکے پاس اوسکی بیٹی اور زوجہ اوسکی سہیلہ بنت سرہ کہ نہایت حسین اور خوبصورت تھی اور ابن خازم اوسے نہایت عزیز رکھتا تھا حاضر تھین پس عبداللہ

بیان حبس مختار رضی اللہ عنہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ عامل عبداللہ بن یزید کو

فی مرتبۂ دوم

بن خازم مذکور آواز منادی کی سنتے ہی بلحاظ رغبت وشادی دوڑا اور بسرعت تمام کپڑے پہنکر اور ہتھیار لگاکر گھوڑے پر سوار ہوا اوسکی زوجہ نے کہا ولے ہو تجھپر آیا تو دیوانہ ہوگیا ہے اوسنے کہا اے نافہم مین دیوانہ نہین ہوا لیکن مین نے ندائے دعوت کنندۂ الٰہی کو لبیکِ قبول کہا ہے اور کمر سعی کی انتقام خون امام تشنہ کام مین بہت مستحکم باندھی ہے زوجہ نے کہا مجھے کسکے سپرد کیے جاتا ہے عبداللہ نے کہا خدا کو بعد ازان دعا کی کہ خداوندا مین نے اپنے اہل وعیال کو تیرے سپرد کیا تو انھین آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رکھ اور جو تقصیر کہ نصرت دخترزادۂ رسول ص اور جگر گوشۂ بتول ع مین مجھسے سرزد ہوئی ہے عفو کر اور میری توبہ کو قبول فرما بعد ازآن مسجد جامع مین لوگون نے صدائے یالثارات الحسین ع (یعنے اے طلب کنندگان عوض خون ناحق حضرت امام حسین ع) بلند کی اور صلاح ودرستی کی دعوت کی جب لوگ نماز عشا سے فارغ ہوئے تو ایک جماعت نمازیان باسعادت سے نکلے اور سلیمان بن صُرد کی خدمت مین حاضر ہوئے ہمگی ۱۶ سولہ ہزار مجاہد سلیمان کے پاس جمع ہوے اور نام ہلے نامی اونکے اوسکے دیوان مین لکھے گئے پس سلیمان نے قصد کیا کہ عبیداللہ بن زیاد پر خروج کرے اور شام کیطرف جائے عبداللہ بن سعد نے کہا کہ قاتلان امام حسین علیہ السلام بالتمام مثل عمر بن سعد بدانجام اور سوا اوسکے اور سرداران محلہ اور اشراف اقوام کوفہ مین رہتے ہین اور شام مین سوا ابن زیاد نکوہیدہ فرجام کے کوئی نہین ہے خلاصہ یہ کہ رائے سلیمان نے سفر شام پر قرار پایا اور پانچوین ۵ تاریخ کو ربیع الثانی کی سنہ مذکور مین روانہ ہوے اور شب کو دیر اعور مین فروکش ہوے اور وہان سے کوچ کرکے نہر فرات پر اوترے بعد ازآن حضرت امام حسین علیہ السلام کی ضریح مقدس کے پاس آئے اور ایک شبانہ روز وہان نماز واستغفار مین بسر کی بعد اسکے عزائے امام دوجہان مین سرگرم ہوے اور آواز جانگداز واویلاہ اور وامصیبتاہ سے شور محشر برپا کیا اسطرح پر نہ کبھی ایسا گریہ وبکا اس چرخ کبود کے نیچے ... ہوا تھا اور ... گریہ ... روے ... لیے

نالۂ دردناک کا اتفاق نہوا تھا اور وقت وداع اوس امام عالیمقام کے مزار منور پر
اسطرح ازدحام کیا کہ جیسے حاجیان بیت الحرام حجر اسود کے گرد مجتمع ہوتے ہین اوسوقت
وہب بن زمعہ جعفی نے گریہ کنان و نالہ زنان ضریح مقدس سے لپٹ کر چند شعر حسرت آمیز
عبیداللہ بن حُر جعفی کے پڑھے ؎

بیبیت النشاوی من امیة نوما	وبالطف قتلی ماینام حمیمها
وماضیع الاسلام الا قبیلة	تامر نوکاها ودام نعیمها
واضحت قناة الدین فی کف ظالم	اذا عوج منها ظالم لا یقیمها
فاقسمت لا تنفك نفسی حزینة	وعینی تبکی لا یجف سجومها
حیاتی او تلقی امیة خزیة	یذل لها حتی الممات قرومها

یعنے بنی اُمیہ کے بدمست آرام سے سوتے ہین اور زمین کربلا مین ایسے مقتول ہین
کہ جنکا دوست (شوق قصاص مین) نہین سوتا۔ اور اسلام کو ضائع نہین کیا مگر اوسی
قبیلہ نے کہ جسکے احمق حکومت کرنے لگے اور آسائش اونکی پائندہ ہوئی (یعنے بنی اُمیہ)
دین کا نیزہ ہاتھ مین ظالم کے آگیا ہے جبکہ کوئی حصہ اوس نیزہ کا کج ہوتا ہے تو کوئی ظالم
اوسکو سیدھا نہین کرتا۔ مین قسم کھاتا ہون کہ میرا نفس ہمیشہ غمگین رہیگا اور میری چشم کے
آنسو کبھی خشک نہونگے۔ میری زندگی بھر یہی حالت رہیگی یہانتک کہ بنی اُمیہ ایسے
رسوا ہون کہ جسکی وجہ سے اونکے سردارون کی ذلت تا بمرگ باقی رہے۔ (تمام ہوا ترجمہ
اشعار) اور اون سب لوگون مین سے عبداللہ بن عوف احمر اسپ کمیت پر سوار ہوکر
بانہایت غم و غصہ چند شعر حسرت آمیز پڑھتا تھا ؎

خرجن یلمعن بنا ارسالا	عوابسا قد تحمل الابطالا
نرید ان نلقی بها الاقیالا	الفاسقین الغدر الضلالا
وقد رفضنا الاهل والاموالا	والخفرات البیض والحجالا

نرجوبہ التحفۃ والنوالا | لنرضی المہیمن المفضالا

یعنے وہ گھوڑیان جکی ہنہنائی ترشروئی کی حالت مین شہسوارون کو اوٹھائے ہوئے پے در پے نکلین۔ ہم چاہتے ہین کہ اون پر سوار ہو کر اون سردارون سے مقابل ہون جو غدّار گمراہ ہین۔ ہم نے اپنے اہل اور اموال اور پردہ نشین سفید رنگ عورتون کو چھوڑکر جنگ کا قصد کیا ہے۔ ہم اپنی اس جنگ سے تحفے اور عطیون کے امید وار ہین (یعنے ثوابہائے اُخروی کے) تاکہ خدائے مُہیمن مفضال کو اپنے سے راضی وخوشنود کرین۔ (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) بعد اس کے اُس جماعت باسعادت نے وہان سے کوچ کر کے مقام ہیئت مین نزول اجلال کیا اور وہان سے قرقیسیا مین پہونچے وہان دریافت ہوا کہ اہل شام بہت ہین الحاصل مؤمنین وہانسے بسرعت تمام ایک شبانہ روز مین چشمۂ وردہ پر وارد ہوئے سلیمان بن صُرد نے سب سے ذکر آخرت اور وعظ ونصیحت کے کلمات کہے اور کہا کہ اگر مین مارا جاؤن تو مسیب بن نجبہ تمھارا امیر ہے اور اگر وہ بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن سعد بن نفیل تمھارا سردار ہے اور اگر وہ بھی مارا جاے تو اوسکا بھائی خالد بن سعد امیر ہے اور اگر وہ بھی قتل ہو تو عبد اللہ بن وال حاکم لشکر ہے اور اگر وہ بھی مارا جائے تو رفاعہ بن شداد کو اپنا امیر بنانا بعد اسکے مسیّب بن نجبہ کو چار ہزار سوارونکا سردار کر کے آگے بھیجا اسلیے کہ بیخبری مین دفعۃً دشمنان دین پر حملہ کرین۔ حمید بن مسلم کہتا ہے مین بھی اون لوگون کے ساتھ تھا ایک شبانہ روز پے در پے چلے گئے وقت سحر توقف کیا اور کچھ غنودگی معلوم ہوئی بعد اسکے نماز صبح پڑھکر پھر سوار ہوئے دیکھا مین نے کہ سواران ہمراہی سب متفرق اور پراگندہ ہو گئے فقط سَو سوار باقی رہگئے تھے بعد ازآن ایک اعرابی سے ملاقات کی اور اوس سے پوچھا کہ ہم مین اور قوم مین کسقدر فاصلہ ہے اوسنے کہا ایک میل کا فاصلہ ہے (ابن نما علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ میل چار ہزار ذراع ہے اور تین میل کو فرسخ کہتے ہین) پھر اوسی اعرابی نے کہا کہ لشکر شراحیل بن ذی الکلاع

کا ابن زیاد کی طرف سے چار ہزار آدمیون کی جمعیت سے آگے آیا ہے اور عقب اوسکے حصین بن نمیر سکونی چار ہزار آدمیون سے اور اوسکے پیچھے صلت بن ناحیۂ غلابی اسیقدر فوج سے آیا ہے اور سوا انکے سارا لشکر عبید اللہ بن زیاد کے پاس موضع رقہ مین مستعد اور مجتمع ہے آخر کار دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا اور مسیب بن نجبہ نے اصحاب سے کہا کہ حملہ کرو پس اہل عراق نے یورش کیا اور اہل شام پر حملہ آور ہوئے لشکر منافق نے شکست کھائی اور ایک جماعت کثیر اون مین سے فی النار ہوئی اور بہت سا مال ومتاع اونکا غازیون کو لوٹ مین ہاتھ آیا مسیب نے کہا اب پھرنا چاہیے اور سلیمان بن صرد کی خدمت مین چلنا چاہیے پس مسیب مع لشکر مراجعت کرکے سلیمان کے پاس پہونچے عبید اللہ بن زیاد نے اس سانحہ سے مطلع ہوکر حصین بن نمیر کو روانہ کیا اور اوس شریر کے متعاقب بتفاریق بیس (۲۰) ہزار ناکس بھیجے اور لشکر ظفر اثر عراق مین تین ہزار ایک سو جوانان شجاعت شعار سے زیادہ نہ تھے پھر آمادۂ جنگ ہوے میمنۂ لشکر اہل شام کی طرف عبد اللہ بن ضحاک بن قیس فہری کھڑا ہوا اور میسرۂ لشکر مخالف کی طرف مخارق بن ربیعۂ غنوی اور مقدمۂ لشکر مین شراحیل بن ذی الکلاع حمیری اور قلب لشکر مین حصین بن نمیر سکونی ساکن ہوے اور میمنۂ لشکر سعادت اثر اہل عراق کی طرف مسیب بن نجبہ فزاری اور میسرہ مین عبد اللہ بن سعد بن نفیل ازدی اور مقدمۃ الجیش مین رفاعہ بن شداد بجلی اور قلب لشکر مین امیر لشکر سلیمان بن صرد خزاعی کھڑے ہوے بعد اسکے دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابل مین صف آرا ہوے اس اثنار مین اہل شام نے صدا دی کہ اے اہل عراق عبد الملک بن مروان کی اطاعت وفرمان برداری قبول کرو اور اہل عراق نے ندا دی کہ اے اہل شام عبید اللہ بن زیاد کو ہمین حوالہ کرو اور عبد الملک اور آل زبیر کی اطاعت سے دست بردار ہو اور خلافت کو ہمارے اہلبیت پیغمبر پر منحصر رکھو پس فریقین نے انکار وامتناع کیا اور لڑائی ہونے لگی اور سلیمان اپنے اصحاب کو قتال وجدال پر

تحریص اور ترغیب کرتے تھے اور عنایات ایزد متعال اور افضال قادر ذوالجلال سے بشارت اور خوشخبری دیتے تھے بعد اسکے سلیمان نے غلاف اپنی تلوار کا توڑ ڈالا اور اہل شام کیطرف پیش قدمی کی درآنحالیکہ وہ یہ شعر پڑھتے تھے ؎

الیک ربّی تبت من ذنوبی	وقد علانی فی الوریٰ مشیبی
فارحم عُبَیدًا غیر ما تکذیب	واغفر ذنوبی سیّدی وحوبی

یعنی اے پروردگار میرے تیری طرف مین نے اپنے گناہون سے توبہ کی اور مجھ پر پیری نے خلق مین اپنا تسلط کرلیا ہے۔ پس رحم کر اپنے بندۂ ذلیل پر جو ہرگز تکذیب نہین کرتا ہے اور بخش دے میرے گناہونکو اے سیّد و آقا میرے اور درگذر کر میرے جرم سے (تمام ہوا ترجمہ اشعار) حمید بن مسلم کہتا ہے کہ ہمارے میمنہ لشکر کے بہادرون نے اونکے میسرہ والون پر حملہ کیا اور ہمارے میسرۂ لشکر کے دلاورون نے اونکے میمنہ والون پر یورش کیا اور سلیمان بن صُرد اونکے قلب لشکر مین تھے پس ہمنے اہل شام کو شکست فاش دی اس اثنا مین رات ہوگئی صبح کو پھر فریقین سرگرم مقاتلہ و کارزار ہوے حاصل کلام یہکہ تین دن اسیطرح آتش قتال و جدال مشتعل رہی بعد اسکے حصین لعین نے کماندارون کو حکم کیا کہ تیر اون پر پے در پے تیر آنے لگے اور سلیمان بن صُرد خزاعی شہید ہوگئے خدا اون پر رحمت کرے کہ اونھون نے اپنی جان کو اپنے امام پر نثار کیا اور توبہ نے اونھین درجۂ قبول کو پہونچایا اور ین نے یہ دو بیت (اس حیثیت سے کہ وہ ہر برائی اور عیب سے مُبرّا ہو کر مرے) اونکے بارہ مین کہے ہین ؎

قضیٰ سلیمان نحبہ فغدا	الی جنان ورحمۃ الباری
مضیٰ حمیدًا فی بذل مہجتہ	والخذہ للحسین بالثّار

یعنی شہادت پر فائز ہوئے سلیمان پس جنّت اور رحمت پروردگار کی طرف گئے۔ دنیا سے گذر گئے سلیمان ایسی حالت مین کہ وہ بہ نیکی متصف ہوے اپنی جان فدا کرنے مین اور حسین مظلوم کے خون ناحق کا قصاص لینے مین (تمام ہوا ترجمہ اشعار) بعد ازان مسیّب بن نجبہ نے علم لشکر کو اوٹھایا اور داد مردانگی و شجاعت دی اور تین مرتبہ حملہ ہاے شدید کیے

اشعار مسیب بن نجبۂ فزاری

اور مسیب نہایت شجاع اور عدو سوز و دشمن گداز تھے رجز خوان حق جہاد ادا کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎

قد علمت میّالۃ الذّوائب	واضحۃ الخدّین والترائب
انی غداۃ الروع والتغالب	اشجع من ذی لبدۃ مواثب

قصّاع اقران مخوف الجانب

یعنے بتحقیق جان لیا میری معشوقہ نے جسکے گیسو دوش پر بل کھا رہے ہین اور جسکے دونون رخسار اور سینے روشن و منوّر ہین - کہ مین وقت جنگ اور باہم غلبہ حاصل کرنے کے شجاع تر ہون شیر حملہ آور سے اور مین حریفون کو ہلاک کرنے والا ہون اور مین وہ ہون کہ میری ساحت جلالت سے لوگ ڈرتے ہین (تمام ہوا ترجمہ اشعار) پس اسیطرح سے قوم اشقیا پر حملہ کرتے تھے اور وہ نامرد اونکے سامنے سے بھاگتے تھے آخر بہت سے نامردون نے جمع ہو کر اونھین بھی شہید کیا بعد اسکے علم امارت لشکر عبداللہ بن سعد بن نفیل نے اوٹھایا اور حملہ کیا اور خوب نیزہ بازی کی اور یہ اشعار پڑھتے تھے ؎

اشعار عبداللہ بن سعد بن نفیل

ارحم الٰهی عبدک التوّابا	ولا تؤاخذہ فقد اناباَ
وفارق الاہلین والاحبابا	یرجو بذاک الفوز والثوّابا

یعنے اے خداوند رحیم اپنے بندۂ توبہ کنندہ پر رحم فرما اور اوس سے مؤاخذہ نکر کہ وہ تیری طرف التجا لایا ہے - اور اپنی آل و عیال اور اصحاب و احباب سے مفارقت کر کے تیرے ثوابہاے نا متناہی کا امیدوار ہوا ہے (تمام ہوا ترجمہ اشعار) خلاصہ یہ کہ اسقدر جہاد کیا کہ آخرکار سعادت شہادت سے فائز ہوئے بعد اونکے نشان حکومت کو اونکے بھائی خالد بن سعد نے اوٹھایا اور جوانان صف شکن کو قتال و جدال پر فرقۂ بدمآل کے مائل اور راغب کیا اور شمشیر آبدار سے اکثر ملعونون کو اوس قوم اشرار کے داخل جہنّم کیا یہانتک کہ آپنے بھی شربت شہادت نوش کیا بعد اونکے عبداللہ بن وال نے رایت اقبال بلند کیا اور یہانتک سرگرم جہاد ہوے کہ دست چپ اونکا قطع کیا گیا بعد اوسکے اپنی جگہ پر پھر آئے اور لہو اونکے دست چپ سے جاری تھا اور اسی حال سے اوس جوان خوشخصال نے بار دیگر لشکر ضلالت اثر

قتل عبداللہ بن وال

مخالف پر حملہ کیا درآنحالیکہ یہ رجز پڑھتے تھے ؎

نفسی فدا کم اذکروا المیثاقا	وصابروھم واحذروا النفاقا
لا کوفۃ نبغی ولا عراقا	لا بل نرید الموت والعناقا

یعنے میری جان تم پر فدا ہو اے دوستو یاد کرو تم اپنے عہد وپیمان کو اور لڑو تم اون سے اور بچو تم نفاق سے۔ ہم نہ کوفہ کو چاہتے ہین اور نہ عراق کو نہین بلکہ ہم موت سے بغلگیر ہونیکو دوست رکھتے ہین (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) اور عبداللہ بن وال یہانتک لڑے کہ آخرکار جام شہادت نوش کیا اسی اثنار مین بخدہ مع مثنّی بن مخرمۂ عبدی بصرہ اور مدائن سے مع کثیر بن عمرو حنفی وہان آپہونچے اور مومنین کے دلون کو سرور و قوت حاصل ہوئی پس سبھون نے جمع ہو کر تکبیر کہی اور لشکر اعدا پر گرے پس رفاعہ بن شدّاد سب سے پہلے صفوف اہل شام کی طرف رجز پڑھتا ہوا روانہ ہوا اور یہ شعر پڑھتا تھا ؎

اشعار رفاعہ بن شداد

یا ربّ انی تائب الیکا	قد اتکلت سیّدی علیکا
قدماً ارجّی الخیر من یدیکا	فاجعل ثوابی املی الیکا

یعنے اے پروردگار میرے بتحقیق کہ مین تیری طرف توبہ کرتا ہون اور اے سید و آقا میرے میرا بھروسا تجھپر ہے۔ ہمیشہ سے اے پروردگار تجھسے نیکی کی امید رکھتا ہون پس ثواب میرا یہ قرار دے کہ جو میری آرزو ہے وہ برلا- (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) عبداللہ بن عوف ازدی کہتا ہے کہ پھر قرار واقعی لڑائی ہوئی یہانتک کہ اہل عراق مین ضعف و فتور بہم پہونچا اور آپس مین گفتگو کرنے لگے بعضے راضی تھے اور بعضے کہتے تھے کہ اگر ہم پھر چلے اور ایک فرسخ تک گئے تو ہم سب مارے جائینگے چاہیئے کہ رات تک لڑے جائین اور جب رات ہو جائے تو اوسوقت پھر چلین عبداللہ بن عوف نے پھر علم لشکر کو بلند کیا اور لڑنے لگے اور کوئی مرتبہ سعی و کوشش کا باقی نرکھا آخرکار ایک جماعت مردم اہل عراق سے قتل ہوئی اور باقی سب لوگ حرکت مین آئے اور متفرق ہو گئے یہانتک کہ راہ خشکی سے قرقیسا مین پہونچے اور سعد بن حذیفہ ہیئت مین آکر اعراب سے ملاقی ہوا اور اس ماجرے سے مطلع ہوا پھر تمام اہل لشکر بصرہ اور

مدائن اور کوفہ کے ہر ایک اپنے اپنے وطن چلا گیا اور مختار اون دنون قید تھا اور زندان
مین اپنے اصحاب سے کہا کرتا تھا کہ جہاد پر مستعد اور آمادہ رہو اور عنقریب دس دن کے
بعد اور ایک مہینے کے پہلے ایک امر عظیم اور داہیہ جسیم ظاہر ہوگا اور آتش جنگ وقتال مشتعل
ہوگی اور تم جانتے ہو کہ باعث ان امور کا کون ہے مین ہون اور جھوٹ نہ جانو کہ مین اوسکا
باعث ہون اور مختار اپنی ہمراہی کے لیے لوگون سے بلطائف الحیل اور تالیف قلوب
سازش کرتا تھا مرزبانی نے کتاب شعرا مین نقل کی ہے کہ جبرئیل نامے مختار کا ایک غلام
تھا اور مختار احیانًا کہتا تھا کہ مین نے جبرئیل سے اسطرح سُنا ہے اور مین نے اوس سے
اسطرح کہا ہے اور اہل عرب اور اہل بادیہ گمان کرتے تھے کہ جبرئیل امینؑ اوسپر نازل
ہوتے ہین اور یہ اوس سے ہمکلام ہوتا ہے اسی تدبیر سے مختار لوگون پر غالب آیا اور امر اوسکا
مستحکم اور تقویت حق اور شکست باطل مین مضبوط ہوا اور جسوقت کہ مردمان لشکر سلیمان
بن صُرد شکست کھا کر بھاگ آئے تو مختار نے قید خانہ سے اونھین لکھا امابعد حق تعالیٰ
تمھارے اجر کو عظیم کرے اور رحمتہاے نامحصور اور عنایات موفور سے تمھین فائز کرے
اور تمھارے معاصی اور تقصیرات سے درگذرے اسلیے کہ تم نے ظالمان وسرکشان حق
سے جہاد کیا اور بتحقیق کہ جناب احدیت نے تمھارے لیے ہر درم کے عوض مین کہ جو
تمنے اس امر نیک مین صرف کیا ہے اور جزاے ہر قدم مین کہ جو تمنے اس راہ مین رکھا ہے
ایک درجہ درجات سے اور حسنہ حسنات سے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا فرمایا ہے تمھین
بشارت اور خوش خبری ہو اس بات کی کہ جب مین اس قید سے چھوٹونگا تو بحکم خدا
تمھارے سارے دشمنون کو صغار وکبار سے تیغ آبدار کا طعمہ کرونگا پس جو شخص کہ
ہدایت پائے رحمت خدا سے بہرہ مند ہوا اور جو شخص اِبا اور انکار کرے وہ لعنت ابدی مین گرفتار ہو
والسّلام یا اہل الہدیٰ جب نامہ مختار کا اون لوگون کے پاس پہونچا تو اکثر روساے
قوم اس امر سے مطلع ہوے اور جواب مین لکھا کہ ہان ہمنے تمھارے خط کو پڑھا اور مضمون اسکا

دریافت کیا ہم تمھاری رضامندی اور خوشنودی کے تابع ہین اگر تمھین منظور ہو تو ہم اگر تمھین قید سے چھڑالین مختار اس کلام سے اون لوگون سے بہت خوش ہوا کہ مومنین میری مددگاری مین ایک دل ہوے ہین اور پیغام بھیجا کہ تم اس امر مین پیش قدمی نکرو مین عنقریب اس قید سے خلاصی پاؤنگا اور مختار نے ایک نامہ عبد اللہ بن عمر خطاب کو لکھا تھا کہ مین مظلوم محبوس ہوا ہون اور حاکمون نے میرے باب مین تہمت وافترا کیا ہے لازم ہے کہ تم میرے باب مین اون دونون ظالمونکو یعنے عبد اللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ کو) ایک نامہ لکھ بھیجو امید خداے عزوجل سے یہ ہے کہ تمھارے لطف واحسان سے مین ان ظالمون کی قید سے نجات پاؤن والسلام علیک ابن عمر نے اون دونون کو نامہ لکھا کہ اما بعد تمھین معلوم ہے کہ مجھ مین اور مختار مین قرابت قریبہ ہے اور تم سے مجھسے اتحاد اور دوستی قدیم ہے مین تمھین قسم دیتا ہون کہ اس نامہ کو دیکھتے ہی مختار سے دست بردار ہو اور اوسے قید سے خلاص کرو والسلام علیکما ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب نامہ عبد اللہ بن عمر کا اون ظالمون کے پاس پہونچا تو اونھون نے مختار سے ضامن طلب کیا پس بہت سے آدمی شرفاے کوفہ سے آئے اون دونون ناکسون نے دس شخصون کو ضامنی مختار کے لیے اختیار کیا اور مختار سے قسم لی کہ اون ملعونون پر خروج نہ کرے اور اگر کرے تو ہزار اونٹ یا ہزار گائین قربانی کے لیے کعبہ مین بھیجے اور اپنے سب غلامون کو آزاد کرے الحاصل مختار قید سے چھوٹکر اپنے گھر گیا حمید بن مسلم کہتا ہے مین نے مختار سے سُنا کہ وہ کہتا تھا کہ خداے عزوجل انھین قتل کرے عجب جاہل اور نادان ہین گمان کرتے ہین کہ مین انکی قسمون پر وفا کرونگا ہرگاہ مین نے کسی امر پر خدا کی قسم کھائی ہو اور مخالفت اوس قسم کی اولی ہو تو مین کفارہ دیکر اوسکی مخالفت کرسکتا ہون اور میرا انپر خروج کرنا ان کے حال پر چھوڑنے سے بہتر ہے لیکن ہزار اونٹ یا ہزار گائین دینا میرے نزدیک سنگریزے کے پھینکنے سے زیادہ آسان اور سہل ہے اور ہزار اونٹ اور گایون کی قیمت سے مجھے کچھ خوف نہین ہے اور لیکن غلام کا آزاد کرنا

پس یہ تو مین آپ چاہتا ہون کہ بعد فراغ طلب خون امام کے ایک غلام میرے پاس نہو۔

خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ جب مختار نے اپنے گھر مین قرار کیا تو شیعہ اور موالی ہر چہار طرف سے اوسکی صحبت مین آنے لگے یہانتک کہ مختار کے گرد ہجوم کیا اور اوسکی رائے پر اتفاق کیا اور ایک جماعت نے قید خانہ مین بھی مختار سے بیعت کی تھی پس اسیطرح ہر روز ازدحام اور اجتماع خاص و عام زیادہ ہوتا جاتا تھا اور امر اونکا قوی اور مستحکم ہوتا تھا یہانتک کہ عبداللہ بن زبیر نے دونون حاکمان مذکور (یعنے عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ) کو معزول کیا اور عبداللہ بن مطیع کو ریاست کوفہ پر بھیجا اور حارث بن عبداللہ بن ربیعہ کو بصرہ کی حکومت دیکر روانہ کیا جب عبداللہ بن مطیع کوفہ مین داخل ہوا اوسوقت مختار نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور چاہا کہ اہل کوفہ پر خروج کرے اس اثناء مین عبدالرحمن بن شریح نے کہ ایک مختار کے یارون مین سے تھا شام سے آکر سعد بن منقذ اور سعر بن ابی سعر حنفی اور اسود کندی اور قدامہ بن مالک حسیمی وغیرہ سے ملاقات کی جماعت مذکور نے عبدالرحمن کو ارادہ خروج اور بیعت مختار رضی اللہ عنہ سے خبردار کیا اور کہا کہ ہمین نہین معلوم کہ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالے عنہ نے مختار کو بھیجا ہے یا نہین آؤ ہم اونکے پاس چلین اور اونھین اس ماجرے سے مطلع کرین اگر وہ رخصت دین تو مختار کی پیروی کرین اور اگر ممانعت کرین تو باز رہین پس روانہ ہوے اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عزوجل عنہ کی خدمت مین پہونچے جناب محمد بن حنفیہ رض نے اون سے اہل کوفہ کا احوال پوچھا اونھون نے سارا حال بیان کیا بعد ازآن عرض کیا کہ ہم آپ سے ایک مطلب رکھتے ہین محمد بن حنفیہ نے پوچھا مخفی کہوگے یا علانیہ اونھون نے کہا تخلیہ مین عرض کرینگے فرمایا کہ اچھا قدرے توقف کرو بعد تھوڑی دیر کے اونھین خلوت مین طلب فرمایا عبداللہ بن شریح نے بعد حمد و ثناے الٰہی کے عرض کیا اما بعد جناب احدیت نے تم اہلبیت کو نیکیون اور فضیلتون سے مخصوص کیا ہے اور نبوت و رسالت سے تمھین شرف بخشا ہے اور تمھارے حقوق کو اس اُمت پر عظیم کیا ہے اور

تمھین شہادت جناب سید الشہداء علیہ السلام سے ایسی مصیبت عظیم پہونچی کہ جس مصیبت نے
تمام اہل اسلام کو گھیر لیا ہے ان ایام مین مختار نے اس دعوے سے خروج کیا ہے کہ آپ نے
اوسے اجازت دی ہے اور ہمین اوسنے کتاب و سنت اور طلب خون عترت حضرت رسالت
کی طرف دعوت کی ہے ہمنے اوس سے بیعت کی اگر آپ اجازت دین تو ہم اوسکی متابعت
کرین اور نہین تو باز رہین اور سوا عبد اللہ بن شریح کے اور لوگون نے بھی قریب قریب
اسی کلام کے عرض کیا جب محمد بن حنفیہ نے ان مراتب کو ابن شریح سے اور اورون سے
استماع فرمایا تو حمد و ثناے الٰہی اور درود حضرت رسالت پناہی مین مشغول ہوے اور
فرمایا کہ یہ جو تمنے کہا کہ ہم اہلبیت فضائل عظیمہ سے مخصوص ہین فان الفضل للہ یؤتیہ
من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم یعنے بدرستیکہ فضل حق سبحانہ تعالےٰ کے لیے ہے عطا کرتا ہے
جس کسی کو چاہتا ہے اور خداے عزوجل صاحب فضل عظیم ہے (انتہی) اور لیکن مصیبت اور
عزاے حضرت امام حسین علیہ السلام پس قرآن مجید مین اوسکا بیان موجود ہے لیکن باب
انتقام مین دشمنون سے پس تم سب میرے ساتھ میرے اور اپنے امام علی بن الحسین
علیہ السلام کے پاس چلو ہم سب محمد بن حنفیہ کے ساتھ خدمت سراپا افادت جناب سید الساجدین
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مشرف ہوے محمد بن حنفیہ نے صورت حال
حضرت سے بیان کی فرمایا کہ اے عم بزرگوار اگر ایک غلام حبشی ہم اہلبیت کی مددگاری اور
طرفداری کرے تو اوسکی شرکت اور رفاقت ساری خلق کے ذمہ واجبات اور متحتمات
سے ہوگی اور مین نے تمھین اس امر کا حاکم اور مختار کیا ہے جو تمھارا جی چاہے کرو اصحاب
کلام امام علیہ السلام کو سنکر رخصت ہوے اور آپس مین کہتے تھے کہ اب حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام سے اور محمد بن حنفیہ سے اجازت حاصل ہوئی اور مختار اون لوگون کے جانے سے
محمد بن حنفیہ کے پاس مطلع ہوا تھا اور چاہتا تھا کہ اونکے پہونچنے سے پہلے ایک جماعت کو
شیعون سے ہمراہ لیکر آپ بھی وہان پہونچے لیکن یہ امر وقوع مین نہ آیا اور کہتا تھا کہ کچھ لوگ

تم مین سے میرے دعوے مین شک رکھتے ہین اور حیران و سرگردان ہین پس اگر خطانہ کرینگے اور
رائے صائب رکھتے ہونگے تو البتہ میرے پاس آئینگے اور راہ صواب کیطرف پھرینگے اور اگر اس
راہ راست و مضبوط سے پھرے تو زیان کار اور بے بہرہ ہونگے خلاصہ یہ کہ جو لوگ محمدؐ بن حنفیہ
کے پاس گئے تھے مختار کے روبرو آئے مختار نے پوچھا کہ جو فتنہ و شبہہ تم پر دار د ہوا تھا اوسکی
کیا خبر رکھتے ہو سبھون نے کہا کہ اب تمھاری نصرت و مددگاری پر ہم مامور ہوے ہین
مختار نے کہا کہ مین ابو اسحاق ہون شیعون کو میرے پاس بلاؤ پس جو لوگ کہ اوس قرب وجوار
مین تھے مختار کے پاس حاضر ہوے مختار نے اونکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ایک گروہ
مومنین نے چاہا تھا کہ میرے دعوے کے صدق و کذب کو ثابت کرین پس شرف ملازمت
خدام امام ہمام برگزیدۂ ذوالجلال والاکرام فرزند سید الانام امام زین العابدین علیہ السلام سے
مشرف ہوے اوس جناب نے انکو آگاہ فرمایا کہ مین اوس بزرگوار کا جان نثار اور فرستادہ
ہون اور تمھین میری اطاعت و فرمانبرداری کو ارشاد کیا اور بعد اس گفتگو کے مختار نے
لوگون کو اپنی ہمراہی اور رفاقت پر تحریص اور ترغیب دلائی اور کہا کہ اس خبر کو جو لوگ کہ
حاضر ہین غائبون کو پہونچائین پس بہت لوگون نے مختار کو خبر دی کہ ایک جماعت شرفاے
اہل کوفہ سے اس امر پر متفق ہوئی ہے کہ ابن مطیع کے شریک ہو کر تمسے مقابلہ اور مقاتلہ
کرے ہم یہ چاہتے ہین کہ ابراہیم بن اشتر ہمارے شریک ہون اسلیے کہ چونکہ وہ صاحب
قبائل ہین تو موجب ہماری قوت اور زیادتی قدرت کا ہوگا مختار نے کہا جاؤ اور ابن اشتر
کو اجازت امام علیہ السلام سے میرے باب مین آگاہ کرو لوگون نے اسیطرح کیا ابن اشترؒ
نے جواب دیا کہ مین نے اس امر کو بشرط اپنی ریاست و حکومت کے اپنے ذمہ لیا ہے
سبھون نے کہا کہ البتہ تم اس امر کے قابل ہو لیکن سبیل اوسکی مسدود ہے اسلیے کہ اب
مختار امام واجب الطاعۃ اور اونکے نائب محمد بن حنفیہ سے رخصت اور اجازت پا چکے ہین
ابن اشتر نے جواب ندیا لوگون نے صورت حال مختار سے بیان کی تین دن تک مختار نے

کچھ نہ کہا بعد ازآن اپنے اصحاب کو بلایا عامر شعبی کہتا ہے اوسدن مین اور میرا باپ مختار رح
کے ساتھ تھا مختار آگے آگے جاتا تھا اور ہم اوسکے پیچھے پیچھے جاتے تھے پس مختار نے ایک
مسافت کو قطع کیا اور کوفہ کے گھرون سے آگے بڑھ گیا اور ہم نہ جانتے تھے کہ کہان جاتا ہے
یہانتک کہ ابراہیم کے دروازے پر پہونچا اور ہم اجازت حاصل کرکے اوسکے گھر مین گئے
وہان کئی مسندین بچھی تھین ہم سب بیٹھے اور مختار ابراہیم کے پاس بیٹھا اور کہا کہ محمد بن حنفیہ
نے تمھین ایک نامہ لکھا ہے اور میری نصرت واطاعت کیطرف اشارہ فرمایا ہے بموجب
ارشاد محمد بن حنفیہ میری نصرت کروگے تو لوگ تمھارے حال پر غبطہ کرینگے اور سزاوار
مدح وتعریف ہوگے اور اگر انکار کروگے پس یہ خط تمھارے اوپر حجت ہے اور حق سبحانہ وتعالی
محمد صلعم اور اونکے اہلبیت کو تمسے اور تمھاری نصرت سے مستغنی کریگا۔ اور نامۂ مذکور مختار نے
شعبی کو سپرد کیا تھا اوسوقت کہا کہ وہ خط ابن اشتر کو دو اوسنے لفافہ کو کھولا تو ایک مکتوب
طولانی تھا اور حاصل مضمون اوسکا یہ تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد مہدی
کی طرف سے ابراہیم بن اشتر کے لیے بعد سلام کے التماس یہ ہے کہ مین نے مختار
کو ہمراہ اپنے دوستدارون کے تمھارے پاس بھیجا ہے اور اونھین جہاد اہل عناد اور
انتقام خون اہلبیت کا حکم کیا ہے لازم ہے کہ تم مع خویش واقربا اونکا ساتھ دو تا آخر نامہ کہ
ابراہیم کی تحریص وترغیب درباب جہاد اور اعانت مختار مین مشتمل تھا ابراہیم نے اوس خط کو
پڑھکر کہا کہ محمد بن حنفیہ ہمیشہ مجھے اپنا نام اور اپنے پدر بزرگوار جناب امیر المومنین علیہ السلام
کا نام لکھا کرتے تھے اس مرتبہ اونھون نے اپنے تئین مہدی کیون لکھا مختار نے کہا وہ
زمانہ اور تھا ابن اشتر نے کہا کوئی شخص تم مین سے جانتا ہے کہ یہ خط محمد بن حنفیہ نے
میرے نام لکھا ہے یزید بن انس اور احمر بن سقیط اور عبداللہ بن کامل نے اور سوا اونکے
اور لوگون نے گواہی دی شعبی نے کہا مین اور میرے باپ اس امر سے مطلع نہین ہین
اوسوقت ابراہیم نے مختار کو صدر مجلس مین بٹھایا اور آپ صدر مجلس سے ہٹکر مجلس مین بیٹھا۔

اور مختار سے بیعت کی اور انواع و اقسام کے میوے اور شہد منگایا اور ہم سب نے
اوسے کھایا اور ابراہیم کو اپنے ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوے یہانتک کہ مختار اپنے گھر
پہونچا وقت مراجعت میرا ہاتھ پکڑ کر کہا مین جانتا تھا کہ تم اور تمھارے باپ میرے دعوے
پر شہادت اور گواہی دوگے آیا تم ان سب گواہون کو سچا جانتے ہو یا نہین مین نے کہا
اون سبھون نے میرے سامنے گواہی دی اور اون مین اکثر قاریان و بزرگان مصر اور
شجاعان عرب ہین البتہ اوبھون نے سچ کہا ہے خلاصہ یہ کہ ابراہیم نہایت مرد شجاع اور
دلیر اور صاحب صولت و شوکت تھا اور ہمیشہ فرمان برداری اہلبیت کرام پر مستعد اور اونکے
بادۂ محبت سے مست رہتا تھا پس ابراہیم نے اپنے ہم قومون اور بھائیون اور اعوان و
انصار کو جمع کیا اور راتون کو مختار کے پاس جاتا تھا اور حمید بن مسلم ابراہیم کے ساتھ ہوتا
تھا اور تمام رات صبح تک بیٹھتا تھا آخر کار سب نے روز پنجشنبہ چودھوین [۱۴] تاریخ شہر
ربیع الثانی کی سنہ چھیاسٹھ ہجری مین خروج کرنے پر اتفاق کیا اور ایاس بن مقارب
امیر کوفہ عبداللہ بن مطیع کے لشکر کا سردار تھا اوسنے عبداللہ کو خروج مختار سے آگاہ کیا
اور مہیا اور آمادہ ہونے کی صلاح دی اور آپ پاسبانون کو ساتھ لیکر نکلا اور اپنے بیٹے
راشد کو کناسۂ کوفہ مین بھیجا اور خود بازار مین آیا اور ابن مطیع نے پاسبانون اور حافظون کو
اطراف کوفہ مین روانہ کیا کہ اہل مکر و حیلہ سے شہر کی حفاظت کرین اور ابراہیم بعد نماز مغرب
کے مختار کے پاس چلا اور ایک جماعت مردم مسلح اوسکے ساتھ تھی کہ زرہین قباؤن کے
نیچے پہنے ہوے تھی اور اہل لشکر بازار اور قصر دار الامارۃ کو گھیرے ہوے تھے اوسوقت
ایاس نے اصحاب ابراہیم کو مسلح اور مکمل دیکھکر کہا کہ اے ابراہیم یہ لوگ کون ہین اور تیرا
حال مجھے خطرناک معلوم ہوتا ہے اور شک مین ڈالتا ہے اور مین تجھے نچھوڑونگا جبتک کہ تو میرے
ساتھ نہ چلیگا اور ابن مطیع کا مطیع نہوگا ابراہیم نے اس امر سے انکار کیا اور منازعہ عظیم واقع
ہوا اور ایاس کے ساتھ ایک شخص ہمدانی ابو قطن نامے تھا ابراہیم نے بسبب معرفت اور

صداقت سابق کے اوسے اپنے پاس بُلایا اوسنے گمان کیا کہ مجھے اپنی شفاعت اور طلب خلاصی کے لیے بُلاتا ہے پس ابوقطن ابراہیم کے پاس آیا اور ایک نیزۂ بلند اور دراز اوسکے ہاتھ مین تھا ابراہیم نے اوسکا نیزہ لے لیا اور اوسی کے حلق پر مارا اور زمین پر گرا دیا اور فرمایا کہ اس نابکار کا کاٹ لو اور باقی ہمراہیون نے اوس روسیاہ کے شکست کھائی اور ابراہیم مختار کے پاس گئے اور صورت حال سے خبردار کیا مختار یہ خبر فرحت اثر سنکر مسرور ہوا اور اس امر کو فتح وظفر کی فال جانا اور فرمایا کہ مشعلین دستہہاے نے سے روشن کین اور صداے یا لثارات الحسین ع بلند کی اوسوقت مختار نے زرہ پہنی اور سلاح حرب بدن پر درست کی اور کہتا تھا ؎

قد علمت بیضاء حسناء الطلل	واضحة الخدین عجزاء الکفل
انی غداة الروع مقدام بطل	لا عاجز فیها ولا وغد فشل

حاصل معنی اشعار یہ ہے کہ میری محبوبہ جو نہایت حسین اور روشن رخسار اور خوش اندام ہے جانتی ہے کہ مجھسے صبح جنگ مین کیسی جرأت اور شجاعت ظاہر ہوتی ہے اور مین مرد عاجز اور ناکس اور فرومایہ نہین ہون (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) بالجملہ ہر طرف سے ایک گروہ مردم آیا اس اثنا مین عبداللہ بن حر جعفی مع انصار آپہونچا اور مقاتلۂ شدید واقع ہوا اور بہت نامرداون ملعونون مین سے طعمۂ شمشیر آتشبار ہوے اور بقیۃ السیف اون روسیاہون مین سے بعضے صحرا کیطرف اور بعضے بازار مین بھاگ گئے اور ایک رعب ابراہیم اون نمود صفتون پر غالب ہوا اور کوچہ و بازار مین متفرق ہو گئے اور شبث بن ربعی نے ابن مطیع کو قتال پر اشارہ کیا اور مختار کو خبر پہونچی پس اپنے اصحاب جان نثار کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور دیر ہند مین کہ جو نجبہ مین باغ زائدہ کے متصل واقع ہے نزول اجلال فرمایا اور ابو عثمان نہدی نے بمعیت جماعۃ مومنین کوفہ مین ندا کی کہ اے طالبان خون حسین ع یا منصور امت (یعنے اے منصور مار ڈال) اور یہ وہ کلمہ ہے کہ جو اصطلاح مین ایک دوسرے کے پہچاننے کو بنایا گیا ہے اور بحسب فال اس کلمہ کو نیک جانتے ہین بعد اسکے کہا کہ اے

مردمان ہدایت یافتہ آگاہ ہو کہ امین اور مومن آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خروج کیا ہے اور دیر ہند مین نزول اجلال فرمایا ہے اور مجھے تمھین دعوت کرنے کو اور خوشخبری دینے کو بھیجا ہے نکلو اور اوسکی خدمت مین چلو خداوند عالم تم پر رحم کرے الحاصل مردمان مجاہد جانباز ہر طرف سے جوق جوق اوٹھے آور مین نے اپنی محرومی کے اظہار مین اونکی سعادت ملازمت سے اور اس تمنا مین کہ کاش مین اوسوقت ہوتا اور فرمان برداران حضرت امام حسین علیہ السلام مین یا ہمراہیان مختار مین محسوب ہوتا اور سعادت ابدی اور نجات دائمی حاصل کرتا یہ چند شعر حسرت آمیز کہے ؎

ولما دعا المختار للثار اقبلت	کتائب من اشیاع آل محمد
وقد لبسوا فوق الدروع قلوبهم	وخاضوا بحار الموت فی کل مشهد
هم نصروا سبط النبی ورهطه	ودانوا باخذ الثار من کل ملحد
ففازوا بجنات النعیم وطیبها	وذلک خیر من لجین وعسجد
ولو اننی یوم الهیاج لدی الوغی	لاعملت حد المشرفی المهند
فوا اسفا ان لم اکن من حماته	فاقتل فیهم کل باغ ومعتدی

حاصل مضمون ان اشعار کا یہ ہے کہ جسوقت مختار نے اہلبیت رسالت کا انتقام لینے کے لیے مومنین کو طلب کیا تو وہ گروہ گروہ جوانان شجاعت شعار شیعیان و موالیان آئمۂ اطہار سے آئے درحالیکہ وہ لوگ اپنے دلون کو زرہون کے اوپر پہنے ہوے تھے اور دریاے شہادت مین ہر جگہ غوطہ مارے ہوے تھے اور سبط احمد مختار اور اتباع و انصار عترت اطہار کے یار و مددگار رہے اور انتقام خون امام ہر ملحد بدانجام سے لینے کو برضا و رغبت تمام آمادہ ہوے پس وہ سب سیر باغ جنت سے فائز ہوے اور عذاب جہنم سے نجات پائی اور واقعی کہ زر و سیم کو جنات نعیم سے کیا نسبت ہے اور اگر مین جنگ وجدال کے وقت اونکے ہمراہ ہوتا تو ضرب شمشیر زنی کرتا حیف ہے کہ مین اون مقربان خدا کے ساتھ نصرت و حمایت

سبط رسول مین شریک نہوا گروہ باغی اور طاغی کو قتل کرتا دتمام ہوا ترجمہ اشعار) —

مرتبۂ سوم ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جو مختار کو عبداللہ بن مطیع کے ساتھ ظہور
مین آیا والبی اور حمید بن مسلم اور نعمان بن ابی جعدہ کہتے ہین کہ ہمنے مختار کے ساتھ خروج
کیا قسم خدا کی کہ اوسنے بسرعت تمام ایک شب کے عرصہ مین اپنے لشکر ظفر پیکر کو آراستہ کیا
اور صبح ہونے تک اپنے لشکر کی درستی اور آراستگی سے فارغ ہو چکا تھا علی الصباح
آگے کھڑا ہوا اور ہمارے ساتھ نماز جماعت ادا کی اور سورۂ والنازعات اور سورۂ عبس اس
حسن صوت اور خوش آوازی سے پڑھا کہ ہمنے کبھی کسی پیش نماز کو اس لحن ولہجہ سے پڑھتے
نہین سُنا تھا بعد اسکے ابن مطیع نے اپنے اصحاب کو بُلا کر شبث بن ربعی کو تین ہزار نامردون سے
اور راشد بن ایاس کو چار ہزار ملعونون کی جمعیت سے اور حجار بن ابجر عجلی کو تین ہزار
آدمیون سے اور عکرمہ بن ربعی اور شداد بن ابجر اور عبدالرحمن بن سعید کو بھی تین ۳ ہزار
آدمیون کی جمعیت سے بھیجا بالجملہ لشکر شقاوت اثر اوس بداندیش کا قریب بیس (۲۰) ہزار
آدمیون کی جمعیت کے متعاقب پہونچا مختار نے قوم سلیم اور کوچہ برید مین فوج کا غلغلہ
سُنا خبر منگائی معلوم ہوا کہ شبث بن ربعی بہمراہی سواران لبسیار کارزار کے واسطے آیا ہے
اس اثنا مین سعر بن ابی سعر حنفی کہ تابعین مختار سے تھا اوسکیطرف سے سوار ہو کر پہونچا
اور راشد بن ایاس سے دوچار ہوا اور مختار کو آگاہ کیا پس مختار نے ابن اشتر کو نو سو ۹۰۰ سوار
اور چھ سو ۶۰۰ پیادون سے اور نعیم بن ہبیرہ کو تین سو ۳۰۰ سوار اور چھ سو ۶۰۰ پیادون سے بھیجا اور یزید بن
انس کو نو سو ۹۰۰ جوانان شجاعت شعار سے مسجد شبث کیطرف روانہ کیا اور اعدا سے مقابلہ اور
مقاتلہ کیا یہانتک کہ اون سب نامردونکو پسپا کر دیا اور ایک جماعت مردم فریقین سے
قتل ہوئی اور نعیم بن ہبیرہ بھی شہید ہوئے اور ابراہیم مع اپنے اصحاب کے راشد بن ایاس
کے مقابلہ پہونچے اور اوس ملعون کے ساتھ چار ہزار سوار تھے ابراہیم نے اپنے مددگارون
سے کہا کہ اونکی کثرت سے خوف دہراس نکرو اسلیئے کہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت

فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصّابرین یعنے اکثر جماعت قلیل انبوہ کثیر پر حکم خدا سے
غالب ہوئی ہے اور حق سبحانہ تعالے صابرون کے ساتھ ہے (انتہی)، بالجملہ نائرۂ جدال
وقتال مشتعل ہوا آخر کار خزیمہ بن نصر عبسی راشد بن ایاس سے مقابل ہوا اور حملہ کرکے اوس
ملعون کو ایک نیزہ مارا اور قتل کیا اور بآواز بلند پکارا کہ برب کعبہ مین نے راشد کو مارا ساتھی
اوس ملعون کے اس آواز کو سُنکر فریاد واویلاہ کرتے ہوئے بھاگے اور کمال سرور طالبان
خون آل کو حاصل ہوا اور سواران کوفہ پر یورش کرکے اکثر نامردونکو ضرب شمشیر آبدار سے
شربت ناگوار مرگ پلایا اور گروہ گروہ کو علیٰ قدر مراتب داخل مقامات جہنم کیا بقیۃ السیف
فرار کو قرار پر اختیار کرکے مسجد اور کوچہ و بازار مین چھپ رہے اور ابن مطیع کو تین دن اوسکے
قصر مین گھیرے رہے اور بعد اس واقعہ کے مختار بازار کیطرف آیا اور ابراہیم بن اشتر کو
محاصرۂ مذکور پر چھوڑ گیا جب عرصہ ابن مطیع اور اوسکے یارون پر تنگ ہوا تو اونھین نامردن
کے مشورے سے عورتون کا لباس پہنکر نکلا اور ابو موسی اشعری کے گھر مین پنہان ہوا
اور اوسکے اصحاب نے مختار سے امان چاہی اور اوسکی بیعت کو قبول کیا مختار اونسے
باخلاق تمام پیش آیا اور مناصب اور منازل رفیع کا متوقع کیا اور ابن مطیع کی تلاش
نہ کی اور مسجد مین جاکر حکم کیا کہ لوگون کو نماز جماعت کے لیے ندا کرین ہر چہار طرف سے
لوگون نے ہجوم کیا مختار نے منبر پر جاکر کہا کہ حمد و ثنا اوس خدائے یگانہ کے لیے ہے کہ
جسنے اپنے دوستون سے یاری اور مددگاری کا وعدہ کیا ہے اور اعدا سے خواری اور
زیان کاری کا وعید کیا ہے اور وعدہ اوسکا آنے والا ہے اور حکم اوسکا ہونے والا ہے
اور جو شخص کہ افترا کرے وہ بے بہرہ اور بے نصیب ہے ایھا الناس آگاہ ہو کہ ہمارے
لیے ایک زمانۂ قوی اور رایت بلندی مقرر اور مقدر ہوا ہے اور ہم مامور ہوئے ہین کہ
اوس زمانہ کی انتہا کو پہونچین اور اس نشان کو برپا کرین اور ہاتھ سے نہ دین پس ہمنے
دعوت داعی کو بسمع قبول سُنا پس اکثر گمراہ کہ جو مارے گئے آگاہ ہو کہ سب طاغی اور باغی

اور جاحد اور کاذب اور منکر رحمت خدا سے دور ہین اے بندگان خدا آؤ اور راہ ہدایت
اختیار کرو اور جہاد اہل عناد اور حمایت ضعیفان عترت امجاد مین سعی و کوشش کرو
اور مین ہون کہ مقہورون اور سرکشون پر مسلط ہوا ہون اور خون فرزند رسول رب العالمین
کو طلب کرتا ہون قسم اوس خدا ے عز و جل کی کہ جو ابر کو پیدا کرتا ہے اور گناہگارونکو
عذاب شدید سے معذب فرماتا ہے کہ مین البتہ خراب کرونگا قبر مفتری کذاب اور
مجرم مرتاب ابن شہاب کو اور احزاب منافقین کو بلاد عرب کیطرف نکال دونگا اور آل امیہ
اعوان و انصار ظالمین کو اور بقیۂ قاسطین کو قتل کرونگا پس مختار نے ایک لحظہ منبر پر
توقف کیا بعد ازان اوٹھ کھڑا ہوا اور قسم یاد کر کے کہا کہ مین شہر مصر مین لوگون کے گھرونکو
جلا دونگا اور قبرونکو کھو دونگا اور مومنون کے دلون کو خوش کرونگا اور جباران کبار
کو قتل کرونگا اور قسم بیت الحرام اور نون و قلم کی کہ علم کو کوفہ سے اضم مین اور اطراف
ذی سلم مین عرب و عجم سے لیجاؤنگا اور بنی تمیم سے اکثرونکو حلقۂ بندگی مین لاؤنگا یہ کہکر
منبر سے اوترآیا اور قصر امارت مین داخل ہوا اور لوگون نے بیعت کے لیے اوسپر ہجوم
کیا اور مختار ہاتھ بڑھائے ہوے بیٹھا تھا یہانتک کہ ایک جماعت کثیر اور جم غفیر صغیر و کبیر
اور امیر و فقیر نے بیعت کی اور اوسوقت بیت المال مین نو ہزار درہم تھے بعد اوسکے محاصرہ
کرنے والون مین سے ہر ایک کو کہ وہ سب تین ہزار آٹھ سو (۳۸۰۰) جوان تھے پانچ پانچ سو درہم
دیے اور چھ ہزار شخص کہ جو بعد محاصرہ کے آئے تھے اونھین بھی دو دو سو درہم ملے اور جب
مختار کو معلوم ہوا کہ ابن مطیع ابو موسیٰ اشعری کے گھر مین ہے تو عبد اللہ بن کامل کو بلاکر
دس ہزار درم دیے اور کہا کہ یہ درم ابن مطیع کے پاس لیجا میری طرف سے اور کہہ کہ اس
روپیہ کو اپنے سفر کے مصرف مین لا اسلیے کہ مین جانتا ہون کہ بسبب تنگدستی کے تو باز
رہا ہے ابن مطیع نے وہ درم لیلیے اور بصرہ کی طرف چلا گیا اور بسبب خجالت کے
عبد اللہ بن زبیر کے پاس نہ گیا اور مختار نے اپنے لشکر کا عبد اللہ بن کامل کو سردار کیا

اور نگاہبانون کا ابو عمرہ کیسان کو حاکم کیا اور عبد اللہ بن حارث کے لیے کہ اشتر کا برادر
مادری تھا بریاست ارمینیہ اور محمد ابن عطارد کے واسطے بحکومت آذربیجان اور عبد الرحمن
بن سعد بن قیس کے لیے بامارت موصل اور سعد بن حذیفہ بن یمان کے لیے بولایت
جلوان اور عمر بن سائب کے واسطے بامیری رے وہمدان رعیت سے بیعت لی اور پہاڑون پر
اور شہرون مین جابجا عامل بھیجے اور آپ خصومات اور قضایائے مردم کو فیصل کرتا تھا
یہانتک کہ بسبب کثرت اشغال امارت کے فرصت نہوتی تھی پس شریح کو قاضی کیا اور
جب سنا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اوسے معزول فرمایا تھا تو چاہا کہ اوسے منصب قضا
سے موقوف کرے پس شریح نے تمارض کیا اور مختار نے اوسے معزول کیا اور عبد اللہ
بن عتبہ بن مسعود کو قاضی کیا پس وہ بیمار ہوگیا بعد ازان مختار نے عبد اللہ بن مالک طائی
کو اوسکے قائم مقام کیا اور مروان بن حکم نے سابق اس سے جسوقت کہ اہل شام اوسکے
مطیع اور فرمان بردار تھے ایک لشکر مختار کیطرف بھیجا تھا اور ایک لشکر عبید اللہ بن زیاد کے
ساتھ عراق کو بھیجا تھا اسلیے کہ کوفہ کو تین دن تک لوٹین ابن زیاد بسبب کسی سانحہ کے
ایک جزیرہ مین رہگیا اور قیس بن عیلان عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے وہان کا عامل تھا بالجملہ
ابن زیاد سفر عراق سے باز رہکر شہر موصل کا عازم ہوا اور وہان عبد الرحمن مختار کیطرف سے
عامل تھا ابن زیاد نے سوار اور پیادون کو موصل کی طرف روانہ کیا چونکہ عبد الرحمن اونسے
مقاومت کی طاقت نہ رکھتا تھا تکریت مین چلا گیا اور سب صورت اس ماجرے کی مختار
کو لکھ بھیجی مختار اوسکے اس لکھنے سے بہت خوش ہوا اور لکھا کہ جب تک میرا حکم تجھے
نہ پہونچے اپنی جگہ سے حرکت نکرنا اور یزید بن انس کو بلایا اور بعد اظہار احوال سفر تحریص
و ترغیب کی کہ ابن زیاد سے لڑنے کو جا اور کہا کہ جسقدر تجھی چاہیے اوتنی فوج اپنے ساتھ لیجا
اوسنے تین ہزار سوار لیکر کوفہ سے کوچ کیا اور مختار اوسکی مشایعت کو ابو موسےٰ کے گھر تک
آیا اور اوسے نصیحت کی کہ ہتھیار لڑائی کے درست رکھنا اور جب مدد اور کمک کی احتیاج

[illegible]

[illegible]

ہو تو مجھے آگاہ کرنا ابن انس نے کہا مین تمسے کچھ اعانت اور امداد نہین چاہتا بلکہ استدعاے دعا رکھتا ہون کہ وہ میرے لئیے کافی ہے مختار نے عبدالرحمن بن سعد کو لکھ بھیجا اما بعد آگاہ ہو کہ مین نے یزید بن انس کو مع لشکر تسخیر ملک کے لیے بھیجا ہے پس تو ملک اوسکے سپرد کر والسلام خلاصہ یہ کہ سردار مذکور خیمہ و خرگاہ لیکر روانہ ہوا اور سرزمین موصل پر پہونچا اور مقام باتلی مین خیمہ کیا جب ابن زیاد بدنہاد کو خبر پہونچی کہ ابن انس تین ہزار سوارون سے فلان مقام مین وارد ہوا ہے تو اوسنے کہا کہ مین اونکے ہزار آدمیون کے مقابل مین دو چند بھیجونگا اور چھہ ہزار سوارون کو اوس نامرد نے یزید بن انس سے لڑنے کو روانہ کیا اتفاقاً اوسدن یزید بن انس بیمار اور صاحب فراش ہو گیا تھا اہل لشکر نے اوسے ایک خر مصری پر سوار کیا اور پیادے راست و چپ سے اوسے گھیرے ہوئے تھے اس لحاظ سے کہ مبادا گر نہ پڑے اور اسی حال سے ابن انس کو لشکر مخالف کے مقابل لیگئے اور یزید بن انس جس جگہ پہونچتا تھا وہان اپنے اصحاب کو قتال اعدا پر تحریص و ترغیب کرتا تھا اسی اثنا مین کہا کہ اگر مین مارا جاؤن تو ورقا بن عازب اسدی تمپر امیر ہوگا اور اگر وہ بھی مارا جائے تو عبداللہ بن صخرہ ازدی سردار لشکر ہے اور اگر وہ بھی قتل ہو تو سعر بن ابی سعر حنفی رئیس ہوگا خلاصہ یہ کہ شہر ذی الحجہ سنہ ۶۶ چھیاسٹھ ہجری مین عرفہ کے دن پیش از طلوع آفتاب عالم تاب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور ہنوز وقت چاشت نہ پہونچا تھا کہ اہل عراق نے فوج ابن زیاد بدبنیاد کو شکست دی اور جمعیت اون بدکیشون کی انکی تیغ زنی اور تیر بارانی سے لکہ ہاے ابر کیطرح پراگندہ اور پریشان ہو گئی اور تین سو نامردون کو اون ملعونون مین سے اسیر دستگیر کرکے اپنے امیر کے روبرو لائے اوسوقت یزید بن انس کو شدت مرض سے حالت نزع تھی چونکہ طاقت بولنے کی نہ تھی لہذا ہاتھ سے اون کی گردن مارنیکا اشارہ کیا چنانچہ بموجب حکم امیر اون سب بے پیرونکو قتل کیا اور بعد اوسکے یزید بن انس نے بھی انتقال فرمایا ورقا بن عازب اسدی نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑھی اور

مراسب تکفین وتدفین کو بجا لایا لیکن اہل عراق اس سردار کے انتقال سے نہایت متاثر اور غمگین ہوئے ورقا نے سبھونکو تسلی اور دلاسا دیا اور کہا کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس فوج بہت ہے اور ہم مین اوسکی فوج سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہین ہے اہل لشکر نے کہا کہ پردہ شب مین پھر چلو محمد بن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ اوسدن ابن زیاد حرامی کے ساتھ اسّی ہزار شامی تھے اور مختار اور اہل کوفہ کو اسطرح خبر پہونچی کہ لشکر شام یزید بن انس کے سامنے آیا اور ابن انس ہلاک ہوا او رکیفیت اونکے وفات فرمانیکی جسطرح کہ واقع مین تھی اوسطرح نہ پہونچی سب نے گمان کیا کہ یزید بن انس مارے گئے پس مختار نے اوس عامل سے کہ جسے مدائن مین بھیجا تھا استفسار حال کیا دریافت ہوا کہ مارے نہین گئے بلکہ مریض ہوکر انتقال کیا اور لشکر نے بھی شکست نہین پائی بلکہ خود پھر آتا ہے یہ خبر سنکر مختار مسرور اور خوش ہوا بعد اسکے اور فوج مہیا اور آراستہ کی مرزبانی نے کہا ہے کہ مختار نے ابراہیم بن اشتر کو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کا حکم کیا پس ابراہیم دو ہزار شخص قبیلہ مذحج اور اسد سے اور اسی قدر قبیلہ بنی تمیم اور ہمدان سے اور ایک ہزار پانچسو مدینہ منورہ کے قبیلون سے اور چودہ سو قبیلہ کندہ اور ربیعہ سے اور دو ہزار قبیلہ حمرا سے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور ایک روایت کے موافق ہنگی بارہ ہزار شخص ابراہیم کے ہمراہ تھے چار ہزار قبائل سے اور آٹھ ہزار حمرا سے اور مختار پیادہ بامشایعت ابراہیم کو آیا ابراہیم نے التماس کیا کہ اے امیر سوار ہو لیجیے مختار نے جواب دیا کہ مین اس امر سے اجر و ثواب الٰہی کا امیدوار ہون اور چاہتا ہون کہ مددگاری ذریت رسولخدا اور طلب خون جناب سید الشہدا علیہ السلام مین میرے قدم گرد آلودہ ہون یہ کہکر ابراہیم کو وداع کرکے پھر آیا اور ابراہیم روانہ ہوئے اور مقام حمام اعین مین نزول کیا اور بعد ازان ساباط مدائن مین فروکش ہوئے اور اوسوقت کوفیان غدار نے مختار کی قلت انصار کو دیکھکر فرصت غنیمت جانی اور سر شورش بلند کیا اور بالاتفاق عداوت و نفاق کو ظاہر کرکے یکبارگی مختار پر خروج کیا او رجوع

شکست لشکر ابن زیاد

روانگی ابراہیم بجنگ عبداللہ بن زبیر

خروج اہل کوفہ بر مختار رض

مطعون

ملعون کہ حضرت امام حسین علیہ السّلام کے خون مین شریک تھے اور بسبب خوف مختار کے
چھپے ہوئے تھے سب نکلے اور قاطبتہً سب نے عہد و پیمان کو توڑ ڈالا اور تلوارونکو کھینچا
اور وہ سب ملعون قبیلۂ بجیلہ کے اور ازداور کندہ سے تھے اور اونمین شمر ذی الجوشن ولد الزنا
بھی تھا حاصل کلام یہ کہ مختار نے فی الفور ایک شخص کو ساباط مدائن مین ابراہیم بن اشتر
کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا رقم کیا کہ مکتوب کو ہاتھ سے زمین پر نہ رکھنا
جب تک کہ تم مع لشکر اسطرف کا عزم نہ کرنا ابراہیم سنے بمجرد ملاحظۂ خط مختار سارے لشکر کو
پھر چلنے کا حکم کیا پس سب بہ تعجیل تمام روانہ ہوے اور شب و روز راہ چلے اور باگین گھوڑونکی
چھوڑ دین اور حلقے تنگ کے کھینچ لیے اور مختار نے اون ملعونون کو بہ لطائف الحیل اور
باہستگی و نرمی روک رکھا تھا اور ابراہیم کے آنیکا منتظر تھا کہ اوسکے پہونچتے ہی اون کی
خرمن زندگانی کو جلا دے اور اونکے رگ و ریشہ کو بیخ و بنیاد سے نکال ڈالے لیکن کوفیون
نے پہلے ہی ابراہیم کے پہونچنے سے لڑنا شروع کیا چار و ناچار مختار سنے اون چار ہزار
آدمیون سے کہ جو اونکے ساتھ تھے اون لعینون سے مقابلہ اور مقاتلہ شروع کیا اور
اُس دن کو اسیطرح بسر کیا دوسرے دن ابراہیم بن اشتر بجمعیت لشکر گران کہ وہ سب بہادر اور
نامور تھے آپہونچا جو ہین کوفیان مردود نے ورود مسعود ابراہیم کی خبر پائی دو فرقہ ہوکر
ایک فرقہ ربیعہ اور مضر کیطرف اور دوسرا فرقہ یمن کیطرف بھاگ گیا اور ہر ایک نے علٰحدہ علٰحدہ
علم خودسری بلند کیا مختار نے ابراہیم کو اختیار دیا کہ جسطرف جی چاہے متوجہ ہو ابراہیم سنے
کہا جو تمھین منظور ہو مختار نے رہنمائی فہم و عقل سے ابراہیم کو کنائہ مضر کیطرف روانہ کیا اور
آپ یمن کی طرف گیا پس رفاعہ بن شداد نے لڑنا شروع کیا اور جنگ عظیم واقع ہوئی
یہانتک کہ سعادت شہادت سے فائز ہوئے بعد اونکے حمید بن مسلم یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے

مفارق الاعبد والحمیم ؁	؎ لاضربن عن ابی حکیم

یعنے مین ابو حکیم کی طرف سے دشمنون کے ۔ ونکو مارونگا خواہ وہ غلام ہون یا دوست

فصل طلب کردن مختار ابراہیم را از ساباط مدائن

فصل فرار کردن کوفیان

فصل حمید بن مسلم

(تمام ہوا ترجمہ شعر) اور معرکہ مبارزت مین داد شجاعت دی اور اوس قوم مورد لوم نے شکست
فاش کھائی اور خبر فرحت اثر اون ملعونون کے شکست کھانیکی مختار کو پہونچی بعضے اون
لعینون مین سے گھر و نمین چھپ رہے اور بعضے مصعب بن زبیر سے ملگئے اور ایک گروہ
صحرا کیطرف بھاگ گیا غازیون نے بعد انفراغ جنگ اون ملعونون کے مقتولونکو شمار کیا
لگی جیہ سو چالیس لاشین پائین اور پانچ سو نامردونکو گھرون سے قید کر لائے جیسا کہ طبری
وغیرہ نے لکھا ہے پس قیدیون کو مختار کے پاس لیگئے پوچھا کہ جو اونمین سے شہادت امام ع
کے وقت موجود تھا اوسے بتاؤ پس جب مطلع ہوتا تھا کہ فلان شخص اوسوقت موجود تھا فورًا
اوسے قتل کرتا تھا یہانتک کہ دو سو اڑتالیس ملعونون کو قتل کیا اور باقی ماندون کو چھوڑ دیا
اور اکثرونکو اون ظالمون مین سے اصحاب مختار نے بے پوچھے مختار کے جہنم واصل کیا
بعد اس ماجرے کے مختار کو معلوم ہوا کہ شمر ذی الجوشن مع ایک جماعت قاتلان حضرت
امام حسین علیہ السلام کے بھاگا ہے مختار نے ایک غلام حبشی کو کہ نام اوسکا رزین تھا اور ایک
روایت مین ہے کہ نام اوسکا زربی تھا اور وہ غلام نہایت شجاع تھا دس شخص اوراوسکے
ہمراہ کر کے مامور کیا کہ شمر ولد الزنا کا سر کاٹ لائے مسلم بن عبداللہ ضبابی کہتا ہے
کہ مین بھی اون بھاگے ہوون مین سے تھا ناگاہ غلام مذکور ہمارے سامنے آیا شمر نے
ہمسے کہا کہ تم سب گھوڑون پر سوار ہو کر متفرق ہو جاؤ شاید یہ غلام میری طرف قصد کرے
پس ہمنے اوسکے کہنے پر عمل کیا اور غلام آپہونچا شمر ولد الزنا نے اوسپر حملہ کیا اور اوسے
قتل کر کے روانہ ہوا اور ہم سب اوس قریہ مین کہ جسکا نام کلبانیہ ہے نہر کے کنارے
پشتہ کیطرف پہونچے شمر ذی الجوشن نے وہان سے ایک مجوسی کو پکڑ کر ایک نامہ اوسکے
سپرد کیا کہ جلد مصعب بن زبیر کو پہونچا اور سر نامہ پر اسطرح لکھا کہ یہ نامہ ہے شمر بن ذی الجوشن کا
مصعب بن زبیر کو مجوس مذکور نامہ لیکر روانہ ہوا اور ایک گاؤن مین پہونچا اتفاقًا مختار
نے ابو عمرہ کو پانچ سو سوارون سے وہان کسی کام کو بھیجا تھا ایک شخص نے ابو عمرہ کے

مقتولان مخالف

تعداد و اسما مقتولین

تعداد مقتولین

فرستادن مختار غلام حبشی را برائے قتل شمر ملعون

ہمراہیون مین سے نامۂ مذکور کو مجوسی سے لیکر اوسکا سر نامہ پڑھا اور اوس مجوسی سے
پوچھا کہ شمر کہان ہے اوسنے کہا جہان شمر ہے وہ مقام یہان سے تین فرسنگ کے
فاصلہ پر ہے راوی کہتا ہے مین نے شمر سے کہا کہ تو وہان سے کوچ کر اسلیے
کہ یہ خوف کی جگہ ہے اوس ملعون نے جواب دیا کہ واے تم پر آیا یہ سب خوف وہیم
تمھین اس کاذب سے ہین قسم خدا کی کہ تین دن تک مین یہان سے نجاؤنگا اس
اثنا مین اوّل روز پشتہ کی طرف سے چند سوار دکھائی دیے اور اون سوارون
نے ہمین گھیر لیا اور شمر ولد الزنا اوسوقت برہنہ تھا اور ایک لنگوٹ باندھے تھا ہم
اوسے اکیلا چھوڑ کر بھاگے اوسنے تلوار پکڑ کر اون سوارون کا مقابلہ کیا اور یہ رجز
پڑھتا تھا ؎

نبّھتمو الیث ھزبرا باسلا	جھما محیّاہ یدق الکاھلا
لم یک یوما من عدوٍّ ناکلا	الاّ کذا مقاتلاً او قاتلا

یعنی بیدار کیا تمنے شیر درندہ شجاع حملہ آور مُہیب صورت کو جو پیس ڈالتا ہے شانہ کو
(یعنے جب وہ شانہ پر ضرب لگاتا ہے تو شانہ اوس ضرب کا متحمّل نہین ہو سکتا بلکہ
چور چور ہو جاتا ہے) کسی روز وہ دشمن کے مقابلہ سے ہٹا نہین مگر یہ کہ وہ برابر لڑتا رہا
یا قتل کرتا رہا (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) بعد تھوڑی دیر کے ہمنے ایک آواز سُنی کہ خبیث مارا گیا اور
ابو عمرہ نے شمر کو مع اوسکے یارون کے قتل کیا اور سر اون بیدینون کے کاٹ کر
مختار کے پاس بھیجدیے مختار نے اون سرونکو دیکھکر سجدۂ شکر کیا اور اونھین رحبۃ الحذائین
(یعنے بازار کفش گران) مین سامنے مسجد جامع کے لٹکوا دیا اب جناب سیّد الشہدا
علیہ السّلام کے اون قاتلون کا ذکر کرتا ہون کہ جو مختار کے ہاتھ سے مارے گئے
طبری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ مختار قاتلان امام انام اور اہلبیت کرام کی جستجو اور
تفحّص کرنے مین نہایت مبالغہ اور سعی و کوشش مالا کلام کرتا تھا اور کہتا تھا پیدا کرو

قاتلان آل محمدؐ کو اسلیے کہ جب تک مین زمین کو اون ناپاکون سے پاک نہ کرون آب و طعام
مجھپر ناگوار ہے موسیٰ بن عامر کہتا ہے جو لوگ کہ پہلے مختار کے سامنے گرفتار ہو کر آئے وہ
وہ ملعون تھے کہ جنھون نے اوس جناب کی نعش مبارک پر گھوڑے دوڑائے تھے
مختار نے اون لعینون کے باب مین حکم کیا کہ اون سب کو اوندھا لٹایا اور ہاتھ پاؤن
اونکے لوہے کی میخون سے زمین پر گاڑ دیے اور بعد اسکے اونکے اوپر گھوڑے
دوڑائے اور اونکے بدنہاے نجس کو پارہ پارہ کیا اور اس سب کے بعد اون کی
لاشونکو جلا دیا اور پھر اون دو ملعونون کو کہ جو عبدالرحمن بن عقیل بن ابیطالب
کے خون مین شریک تھے اور اونکے تن مطہر سے کپڑے اوتار لیے گئے تھے صحرا سے
اسیر کرکے لائے مختار نے اونھین قتل کیا اور آگ مین جلا دیا بعد اسکے مالک بن نسیر
گرفتار ہوا مختار نے اوس ملعون کو سر بازار گردن مارنے کا حکم دیا اور ابو عمرہ کو خانۂ
خولی بن یزید اصبحی کے محاصرہ کے لیے بھیجا اور یہ وہ ملعون تھا کہ جو سر انور اوس سرور کا
ابن زیاد بدا ختر کے پاس لیگیا تھا جسوقت کہ ابو عمرہ نے اوس ملعون کے گھر کو گھیر لیا
تو اوسکی زوجہ نوار نامے دختر مالک بروایت طبری اور بعضون نے عیوق کہا ہے اور وہ
دوستدار حضرت اطہار تھی باہر نکل آئی اور کہا کہ مین نہین جانتی کہ خولی کہان ہے اور
اونگلی سے بیت الخلا کیطرف اشارہ کیا لوگون نے جا کر دیکھا کہ اپنے سر پر ایک ٹوکرا
رکھے بیٹھا ہے اوسے پکڑ لیا اور قتل کیا اور مختار نے بعد قتل اوسکے جلانے کا حکم کیا
اور عبداللہ بن کامل کو حکیم بن طفیل سنبسی کی طرف بھیجا اور یہ وہ ملعون ہے کہ جس نے
حضرت عباسؑ کو تیر مارا تھا اور لباس اوس جناب کا اوتار لے گیا تھا پس اوس ملعون کو
پکڑا اور تیرونکا نشانہ کیا قبل اسکے کہ اوسے مختار کے پاس لیجائین بعد اسکے مختار نے چند
اشخاص کو کہ از انجملہ عبداللہ بن ناجیہ تھا مرہ بن منقذ عبدی کے پکڑنے کو بھیجا اور
یہ ملعون مرد پیر اور قاتل فرزند نوجوان حضرت شبیرؑ یعنے حضرت علی اکبرؑ کا قاتل تھا

پس اون لوگون نے جاکر اوس روسیاہ کے گھر کو گھیر لیا وہ ملعون ایک اسپ خوش رفتار پر سوار ہو کر اور ایک نیزہ ہاتھ مین لیکر گھر سے نکلا اور عبداللہ بن ناجیہ شامی کو نیزہ مارا عبداللہ مذکور گھوڑے سے گر پڑے لیکن اوسکی سنان کا زخم عبداللہ کو نہین پہونچا بعد اوسکے پسر کامل نے اوس مردود کو ایک تلوار ماری اوسنے اپنے بائین ہاتھ پر روکی اور وہانسے گھوڑے کو دوڑا کر بھاگ گیا اور مصعب بن زبیر سے جا ملا اور وہ زخمی ہاتھ اوس لعین کا شل اور بیکار ہو گیا تھا بعد اسکے زید بن ورقا کو پکڑ لائے اور سنگسار اور تیر باران کرکے جلا دیا اور سنان بن انس بصرہ کی طرف بھاگ گیا پس گھر اوس بدکار کا خراب کیا بعد اوسکے وہ بداختر جب وہ بصرہ سے قادسیہ کی طرف گیا وہان جاسوس تھے اونھون نے مختار کو خبر کی آخرکار اوسے درمیان عُذیب اور قادسیہ کے مقیّد کیا اور اوسکی انگلیان کاٹ ڈالین بعد ازان ہاتھ پاؤن اوسکے قطع کیے اور ایک دیگ مین روغن زیتون داغ کرکے اوس ناری کو اوسمین ڈالدیا اور عبداللہ بن عقبہ غنوی ایک جزیرہ کی طرف بھاگ گیا پس گھر اوس بداختر کا کھود ڈالا اور اسی عبداللہ بن عقبہ غنوی اور حرملہ بن کاہل اسدی کے بارہ مین شاعر نے کہا ہے ؎

وعند غنیّ قطرة من دمائنا	وفی اسد اُخری تعدّ وتذکر

یعنے نزدیک قبیلۂ غنی کے (جسکی طرف عبداللہ بن عقبہ غنوی منسوب ہے) ایک قطرہ ہے ہمارے خون مین سے اور دوسرا قطرہ قبیلۂ اسد مین ہے (جسکی طرف حرملہ بن کاہل اسدی منسوب ہے) کہ جسکا شمار اور ذکر کیا جاتا ہے (تمام ہوا ترجمہ شعر) منہال بن عمر سے مروی ہے کہ اوسنے کہا مین جناب سیدالساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین رخصت ہونیکو گیا اور مکہ سے مراجعت کرنیکا ارادہ رکھتا تھا حضرت نے فرمایا اے منہال حرملہ بن کاہل کا کیا حال ہے اور بشیر بن غالب اسدی اوسوقت میرے ساتھ تھا اوسنے عرض کیا کہ وہ بنی جرلش سے ہے اور ایک فرزندان

آتش روشن کنندہ سے ہے اور کوفہ مین زندہ ہے اوس جناب نے یہ سُنکر دست مناجات
درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور کہا کہ خداوندا اوس ملعون کو گرمی آتش اور گرمی
آہن چکھا منہال کہتا ہے کہ مین کوفہ مین آیا اور مختار نے اونھین دلون مین خروج
کیا تھا مین اوسکی ملاقات کیواسطے سوار ہو کر گھر سے نکلتا ہی تھا کہ اوس سے ملاقات ہوئی
مختار نے کہا اے منہال تو ہماری ولایت اور حکومت کا شریک نہوا مین نے کہا کہ مین
مکہ معظمہ مین تھا پس مین اور مختار ساتھ ساتھ کناس تک پہونچے وہان پہونچکر مختار نے
اسطرح توقف کیا کہ گویا کسی کا انتظار تھا بعد ایک ساعت کے چند آدمیون نے آکر
خوشخبری دی کہ حرملہ گرفتار ہوا بعد اسکے اوس ملعون کو لائے مختار نے اوس بداختر سے کہا کہ
لعنت خدا تجھپر اور شکر خدا کہ جسنے مجکو تجھپر قادر کیا اور جلاد کو بُلا کر ہاتھ پاؤن اوسکے کٹوا ڈالے
اور آگ منگا کر کلون مین اوسے جلا دیا مین نے دو مرتبہ کہا سُبحان اللہ مختار نے کہا
اے منہال ہر چند تسبیح کرنا ہر حال مین خوب ہے لیکن اسوقت کیا باعث ہوا جو تو نے مکرر
سبحان اللہ کہا پس مین نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا کو بیان کیا مختار
یہ بات سُنکر گھوڑے سے اوترا اور دو رکعتین نماز شکر کی بجالایا اور سجدے کو طول دیا بعد اسکے
سوار ہو کر روانہ ہوا میرا گھر سر راہ تھا مین نے بمنت و عاجزی مختار سے عرض کی کہ میرے
گھر پر اُترے اور کچھ کھانا تناول کرے مختار نے کہا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
نے چند دعائین مانگین اور اثر اجابت اون دعاؤن کا حق تعالےٰ نے میرے ہاتھ پر ظاہر
فرمایا اور تو میری دعوت کرتا ہے آج روزہ شکر کا دن ہے مین نے کہا خداوند عالم تجھے
توفیق نیک دے اور اون ملعونون مین سے عبداللہ بن عُروہ خثعمی مُصعب کے پاس
بھاگ گیا پس گھر اوس بدگہر کا گرا دیا گیا اور بہت سے آدمی عمرو بن صُبیح صیداوی کے پیچھے
بھیجے اور یہ لوگ رات کو اوسوقت اوسکے مکان پر پہونچے کہ سب سو گئے تھے اور وہ ملعون
بھی کوٹھے پر تلوار سر کے نیچے رکھے سوتا تھا لوگون نے اوسے پکڑ لیا اور تلوار بھی ہاتھ لگی

حال عبداللہ بن عروہ ۔ حال عمرو بن صبیح

اور وقت

اوسوقت اوس لعین نے اپنی تلوار سے خطاب کرکے کہا کہ خدا تیرا برا کرے تو ایسی تلوار ہے
کہ باوجود اسقدر نزدیکی کے ایسی دور رہو گئی الغرض اوسے مختار کے روبرو لائے پس
علی الصباح اوس بیدین کو نیزے مار مار کر داخل جہنم کیا بعد اسکے مختار نے چند اشخاص کو
حال محمد بن اشعث بن قیس
محمد بن اشعث بن قیس کیطرف روانہ کیا اور کہدیا کہ تم اوسے لہو و لعب اور صید و شکار
مین یا حیران کھڑا ہوا یا خائف اور ہر طرف نگران یا پنہان پاؤگے سر اوس ملعون کا لے آؤ اور
وہ مردود اپنے اوس گھر مین بھاگ کر بیٹھ رہا تھا کہ جو ایک قریہ مین متصل قادسیہ کے واقع تھا
اون لوگون نے کہ جنھین مختار نے بھیجا تھا اوسکے قصر کو گھیر لیا وہ ملعون دوسرے دروازہ
سے نکلکر مصعب سے جا ملا پس قصر اور مکان اوس بے ایمان کا گرا دیا اور اثاث البیت
حال عبد اللہ بن اسید جہنی و مالک بن ہیثم بدائی و حمل بن مالک محاربی
اوسکا مختار کے پاس لیگئے مرزبانی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن اُسید جہنی اور مالک بن
ہیثم بدائی اور حمل بن مالک محاربی قادسیہ سے گرفتار ہو کر مختار کے روبرو آئے مختار نے
اون ملعونون سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے دشمنان خدا حسینؑ بن علیؑ کہان ہین اون
مکارون نے کہا کہ ہمنے اورون کے جبر و کراہت سے خروج کیا تھا مختار نے کہا تمنے
اوس جناب پر احسان کیون نہ کیا اور پانی کیون نہ دیا اور بدائی سے کہا تو ہی ہے اے
ملعون کہ تو نے اوس جناب کی ٹوپی لے لی تھی وہ ملعون منکر ہوا مختار نے کہا
ہان اے ملعون تو ہی ہے اور اوسکے دست و پا قطع کرنے کا حکم کیا حسب حکم اوسکے
حال بجدل بن سلیم
چارون ہاتھ پاؤن کاٹے گئے اور اون دونون بیچارون کو کہ جو اوس ملعون کے
ساتھ تھے گردن مارنیکا حکم کیا بعد اسکے بجدل بن سُلیم کلبی کو پکڑ لائے اور کہا کہ اس
ملعون نے اوس جناب کی انگشت مبارک کو کاٹ کر انگوٹھی لے لی تھی پس اوس
شقی کے دست و پا کو قطع کیا اور خون جاری تھا یہانتک کہ جہنم داخل ہوا اور رقاد بن مالک
حال بعض اشقیا
اور عمر بن خالد اور عبد الرحمن بجلی اور عبد اللہ بن قیس خولانی کو لائے مختار نے اون
ملعونون سے کہا کہ اے قاتلان حسینؑ تمنے اوس جناب کی شہادت کے دن خوشبوئین

کی تھین کیفیت اوسکی یہ ہے کہ اون ملعونون نے اسباب حضرت مین سے خوشبوئین لوٹکر آپس مین تقسیم کی تھین الحاصل اون مردودون کی بازار مین لیجاکر گردن ماری اور اسمار بن خارجہ فزاری کہ جو مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ کے قتل مین شریک تھا مختار نے اوس ملعون کے حق مین کہا اما ورب السماء ورب الضیاء والظلماء لتنزلن نار من السماء دھماء حمراء سحماء تحرق دار اسماء یعنے قسم ہے آسمان اور روشنی و تاریکی کے خلق کرنیوالے کی کہ ہر آئینہ آتش سیاہ اور سُرخ خالص آسمان سے نازل ہوگی اور اسمار کے گھر کو جلادیگی اور یہ کلمات اوس ملعون تک پہونچے تو کہا اوسنے ابو اسحاق نے عبارت مسجع فرمائی ہے اب یہان کا رہنا صلاح نہین ہے اور صحرا کی طرف بھاگ گیا پس مختار نے گھر اوس بیدین کا اور اوسکے بنی اعمام کا خراب کیا اور شمر بن ذی الجوشن اوس جناب کا اونٹ لوٹ مین لے آیا تھا اور گوشت اوسکا مردم کوفہ کو بانٹا تھا مختار نے حکم کیا کہ اون گھرونکو شمار کرکے بیخ و بنیاد سے گرادین اور اون گھرون کے رہنے والون کو قتل کرین پس مختار ہمیشہ اس طرح قتل و استیصال کشندگان امام علیہ السلام مین سعی و کوشش کرتا تھا اکثرون کو اون مردودون مین سے قتل کیا اور بھاگے ہوونکے گھرون کو اصل و بنیاد سے کھدوا ڈالا اور بہتون کو اون مردودون مین سے اونکی بود و باش کی جگہ سے اور قلعون سے آوارہ کرکے اوس مقام کو مثل دشت و بیابان کیا اور اکثر غلام اپنے آقاؤنکو قتل کرکے مختار پاس آتے تھے اور آزاد ہوتے تھے اور مختار اکثر ملعونون کا اون کے غلامون سے سُراغ معلوم کرتا تھا اور قتل کرتا تھا اور نوبت یہ پہونچی تھی کہ غلام اپنے آقا سے کہتا تھا کہ مجھے اپنی گردن پر سوار کر پس آقا غلام کو سوار کرتا تھا اور غلام از روے اہانت وسبکی پاؤن اپنے آقا کے سینہ پر لٹکاتا تھا اور اس بات سے دھمکاتا تھا کہ مختار سے تیری غیبت کرونگا سبحان اللہ مختار نے کیا لوا بہا سے جلیل اور کیا مناقب جمیل تحصیل کیے اور سعی و کوشش ہاے نمایان سے سرور و فرح بے پایان جناب احمد مختار اور اونکی آل اطہار

حال اسمار بن خارجہ فزاری

گریختن شمر از مختار رض ۱۲ منہ

حال بعض مردم کوفہ

حال قتل کرنا غلامون کا آقاؤن کو اور آزاد ہونا

صلوات اللہ علیہم اجمعین کو پہونچایا اور مین نے باوصف ملال خاطر کے کئی شعر اس باب مین کہے ہین ؎

سمّو النبی باخذ الثار من عصب	باؤا بقتل الحسین الطاہر الشیم
قوم غدوا وابلبان البغض ویحہم	للمرتضیٰ وبنیہ سادۃ الامم
حاز الفخار الفتی المختار اذ قعدت	عن نصرہ سائر الاعراب والعجم
جادت لہ من رحمۃ الجبار ساریۃ	تہمی علی قبرہ منہلۃ الدیم

یعنے مختار نے حضرت سید ابرار جناب رسول مختار صلعم کو قاتلان امام حسین علیہ السلام سے انتقام لیکر مسرور و شاد کام کیا اور برا حال ہوا اوس قوم کا کہ جو اپنے سینہ مین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اونکی اولاد کرام کا کینہ رکھتے تھے اور مختار نے اپنے لیے بڑا افتخار دیا کیا جسوقت کہ سب عرب اور عجم اوس امام کی مدد اور نصرت سے دست بردار ہوے تھے آب باران رحمت الٰہی اونکی خاک کو ہمیشہ سیراب کرے (تمام ہوا ترجمہ اشعار)

مرثیہ چہارم

مرثیہ چہارم عمر بن سعد نحس اور عبید اللہ بن زیاد کے مارے جانیکے ذکر مین اور کیفیت قتال مین اون مردودون سے اور فتحیاب ہونے مین اون لعینون پر جب کہ مختار اکثر اعداے آل اطہار کے قتال و جدال سے فارغ البال ہوا تو عمر سعد لعین اور اوسکے بیٹے نحس حفص کے گرفتار اور قتل کرنے کا اپنے دل مین ارادہ کیا

حال قتل عمر بن سعد

عمر بن ہیثم نقل کرتا ہے کہ ایک دن ہم مختار کے داہنی طرف اور ہیثم بن اسود اوسکے بائین طرف بیٹھے تھے مختار نے کہا واللہ مین ایک ایسے شخص کو قتل کرونگا کہ جسکے پاؤن لنبے ہین اور آنکھین گڑھے مین گھسی ہوئی ہین اور بھوین اوسکی برجستہ اور بلند ہین اور زمین کو وقت رفتار فشار دیتا ہے اور قتل اوسکا اہل زمین و آسمان کو مسرور کرتا ہے ہیثم نے جانا کہ عمر سعد کو کہتا ہے پس اپنے بیٹے عریان کو عمر سعد کے پاس بھیجکر اوسے اس ماجرے سے آگاہ کیا اور قبل اسکے عبداللہ بن جعدہ بن ہبیرہ نے کہ مختار کے نزدیک

بہت عزیز تھا مختار سے ایک امان نامہ عمر سعد کے لیے لکھوالیا تھا مضمون اوسکا یہ تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہے مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کیطرف سے عمر بن سعد
بن ابی وقاص کے لیے کہ تو اپنی ذات سے اور اپنے اہل و عیال اور مال سے خدا کی
امان مین ہے اور جو خطا کہ تجھسے سرزد ہوئی ہے پس جب تک تو ہماری اطاعت مین ہے
اور اپنے گھر سے باہر نہین جاتا اوسوقت تک اوس خطا کا تجھسے مؤاخذہ نہ کیا جائیگا مگر
یہ کہ پھر کوئی حدث تجھسے حادث ہو اور کوئی امر تازہ تجھسے سرزد ہو پس جو شخص کہ مردان خدا
اور شیعیان ائمۂ ہدیٰ سے اوسکے پاس پہونچے تو اوسے کسی طرحکی ایذا اور آزار
نہ پہونچائے والسلام اور گواہیان اون لوگون کی اوس امان نامہ پر ثبت کی تھین
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو مختار نے کہا تھا مگر یہ کہ کوئی حدث اوس سے
صادر ہو مراد اوسکی یہ تھی کہ اگر بیت الخلا مین بھی حدث کرے تو مستوجب قتل ہوگا۔
پس عمر سعد مجلس مختار مین آمد و شد رکھتا تھا اور عزت و اکرام پاتا تھا اور مختار اوسے
تخت پر اپنے برابر بٹھاتا تھا بالجملہ عمر سعد نے یہ خبر عریان سے سُنکر قصد کیا کہ کوفہ سے نکل جائے
اور ایک شخص کو قبیلۂ تیم اللات سے کہ نام اوسکا مالک تھا اور وہ نہایت شجاع تھا بلایا
اور چار سو اشرفیان اوسے سپرد کین کہ اخراجات کے لیے اپنے پاس رکھے اور بعد اسکے
وہ دونون نامرد کوفہ سے نکلے اور مقام حمام عمر کے پاس یا نہر عبد الرحمن کے قریب پہونچکر
ٹھیرے عمر سعد نے اپنے رفیق سے پوچھا تو جانتا ہے کہ مین کس لیے کوفہ سے نکلا ہون
اوسنے کہا مین نہین جانتا عمر نے کہا خوف مختار سے بھاگ چلا ہون اوسنے کہا کہ عمر
ابن دومہ[1] (یعنی مختار) تیرے قتل کرنے سے عاجز ہے اور تو امان مین ہے لیکن اگر
تو بھاگ جائیگا تو گھر تیرا گرا دیا جائیگا اور عیال تیرے قید ہونگے اور مال تیرا لُٹ جائیگا
اور عرب مین تو ایک عزت رکھتا ہے عمر سعد اس کلام سے فریب کھا کر مع رفیق مقنع
دُہما مین پھر آیا اور صبح کو کوفہ مین داخل ہوے یہ قول مرزبانی کی روایت کے مطابق تھا۔

ف امان نامہ مختار برائے عمر سعد لعین

ف تاویل قول مختار رض

[1] دومہ نام ہے مادر مختار رض کا جیسا کہ سابقاً مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ

اور دوسرے راویون نے کہا ہے کہ جب مختار کو معلوم ہوا کہ عمر سعد کوفہ سے باہر گیا ہے
تو اوسوقت کہا کہ ہم اپنے عہد و میثاق پر ثابت رہے اور اوسنے عہد شکنی کی اور اوسکی گردن
مین ایک ایسی زنجیر ہے کہ ہر چند وہ جانے مین سعی و کوشش کرے نہ جاسکیگا اور عمر سعد
پشت ناقہ پر سو گیا تھا نہ جانتا تھا کہ کہان جاتا ہے یہانتک کہ کوفہ مین پہونچا پس
عمر نے اپنے بیٹے کو مختار کے پاس بھیجا مختار نے اوس سے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے
اوسنے کہا گھر مین ہے اور معمول یہ تھا کہ باپ بیٹے دونون ساتھ مختار کے پاس نہ آتے تھے
اس خیال سے کہ مبادا دونون ایک جا مارے جائین حفص نے کہا کہ میرا باپ کہتا ہے
کہ آیا تو عہد و پیمان پر وفا کرتا ہے مختار نے اوسے بٹھایا اور ابو عمرہ کیسان تمار کو بلایا اور اوسکے
کان مین کہا کہ عمر سعد کو قتل کر جسوقت کہ تو اوسکے پاس پہونچے گا تو دیکھیگا کہ وہ اپنے
غلام سے چادر طیلسان مانگتا ہے پس جان لینا کہ مراد اوسکی طیلسان سے تلوار ہے
چاہیے کہ تو جلد اوسے قتل کرے پس ایک ساعت نہ گذری تھی کہ ابو عمرہ اوس ملعون کا
سر لے آیا اوسکے بیٹے حفص نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مختار نے پوچھا تو اس
سر کو پہچانتا ہے اوسنے کہا ہان اور بعد اسکے لطف زندگی نہین ہے مختار نے کہا خاطر
جمع رکھ کہ بعد اوسکے تو نہ زندہ رہیگا اور اوس ملعون کے قتل کا حکم کیا اور مختار نے
کہا کہ عمر سعد نحس عوض حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہے اور حفص اوسکے فرزند دلبند
یعنی حضرت علی اکبرؑ کے عوض ہے اور پھر بھی مساوات نہین - ہیہات ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

قسم خدا کی کہ مین ستر ہزار آدمیونکو اوس جناب کے عوض قتل کرونگا جیسا کہ حضرت
یحییٰ بن زکریا کے بدلے مارے گئے اور بعضی روایتون مین مسطور ہے کہ مختار نے کہا
اگر قریش کے تین حصونکو قتل کردن اور ایک حصہ باقی رہین تو بھی حضرت امام حسینؑ کے
ایک سر انگشت کے برابر نہونگے اور محمد بن حنفیہ ہمیشہ مختار پر قہر و عتاب رکھتے تھے کہ عمر سعد نحس

کو اپنی مجلس مین کیون آنے دیتا ہے اور کیون اوسے قتل نہین کرتا پس مختار رح نے سر نجس اون دونون بدکردارون کے مُسافر بن سعد ہمدانی اور ظبیان بن عمّارہ تمیمی کے ساتھ کر کے مکۂ معظمہ مین بھیجے جسوقت کہ محمد بن حنفیہؓ مع ایک گروہ شیعون کے بیٹھے ہوے مختار پر عتاب کر رہے تھے اور ہنوز کلام اونکا تمام نہوا تھا کہ وہ دونون سر پہونچے محمد بن حنفیہ سجدۂ شکر بجالائے اور دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کر کے مختار کے حق مین دعا کی کہ خداوندا مقابل اوسکی اس سعی کے کہ جو آج عمل مین لایا ہے جزائے خیر اہلبیتؑ سے اوسے عطا فرما اور قسم خدا کی کہ بعد اسکے مختار پر جاے عتاب اور ملامت نہین ہے جب مختار خاطر خواہ تمام اعداے خدا سے انتقام لیچکا تو کہا کہ اب جو مہمین کہ میرے پیش نہاد خاطر تھین اونمین سے سوا قتل ابن زیاد کے مجھے کوئی مہم باقی نہین رہی ہے پس ابراہیم بن اشتر کو بُلایا اور جنگ ابن زیاد پر مامور کیا ابراہیم نے عرض کیا کہ جاتا ہون لیکن ہمراہی عبداللہ بن حُر سے مجھے کراہت ہے ڈرتا ہون کہ وقت جنگ غدر اور عہد شکنی نہ کرے مختار نے کہا مال و زر سے اوسے ممنون احسان اور مرہون منت کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر اوسے ہمراہ نہ لیجاؤ گے تو بُرا مانیگا بالجملہ ابراہیم دس ہزار سوارون کی جمعیّت سے کوفہ سے برآمد ہوا اور مختار نے اوسکی مشایعت کی اور کہا خداوندا مدد کر اوس شخص کی کہ جو جہاد مین صبر و شکیبائی کرے اور اور مخذول کر اوس شخص کو کہ جو کافر اور فاجر اور گنہگار ہو اور بعد بیعت کے غدر کرے اور طریقۂ سرکشی اور خودسری اختیار کرے اور مالک دروازہاے جہنّم اوسکے مُنھ پر کھولے تا وہ آب گرم جہنّم پیے اور عذاب دردناک سے معذب ہو یہ کہکر مختار اپنے مکان پر پھر آیا اور ابراہیم یہ رجز پڑھتا ہوا آگے کو روانہ ہوا ؎

حال جنگ ابراہیم بن مالک با ابن زیاد

انا وحق المرسلات عرفا	حقا وحق العاصفات عصفا
لنعسفنّ من بغانا عسفا	حتّی نسوم القوم منا خسفا

اشعار ابراہیم بن مالک اشتر

زحفا الیهم لا نمل الزحفا	حتی نلاقی بعد صف صفا
وبعد الف قاسطین الفا	نکشفهم لدی الهیاج کشفا

یعنی قسم ہے اون ملائکہ کی کہ جو جوق جوق بھیجے جاتے ہین اور قسم ہے سخت و تیز و تند ہواؤن کی جو نصرت کے لیے چلتی ہین ہم ضرور قہر کرینگے اون لوگون پر جو باغی ہونگے ہمسے یہانتک کہ ہم اون لوگون کو بالکل ذلیل کر ڈالین گے اور برابر اون پر حملہ آور ہونگے اور ایک صف کے بعد دوسری صف پر جا پڑینگے اور ہزار در ہزار ظالمون کو وقت وغا بھگا دینگے (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) الحاصل ابراہیم نے مدائن مین پہونچکر تین دن مقام کیا اور وہانسے تکریب مین جاکر خیمہ کیا اور مال خراج جمع کرکے مردم سپاہ کو تقسیم کیا پانچ ہزار درہم عبداللہ بن حجر کے واسطے بھیجے اوسنے غصہ ہوکر کہا کہ آپ تونے دس ہزار درم لیے اور مجھے پانچ ہزار درم دیتا ہے میرا باپ تیرے باپ سے کچھ کم نہ تھا ابراہیم نے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز تجھسے زیادہ نہین لیا اور جو کچھ پایا تھا وہ بھی اوسکے پاس بھیجدیا باوجود پاسداری و خوشامد کے بھی راضی نہوا اور مختار پر خروج کیا اور پیمان شکنی کی اور سواد کوفہ اور دیہات اطراف کو خراب کیا اور عاملون کو قتل کیا اور مال و اموال پر متصرف ہوا اور بصرہ مین جاکر مصعب سے ملگیا مختار نے اوسکے حرکات سے مطلع ہوکر عبداللہ بن کامل کو اوسکی خانہ خرابی کے لیے بھیجا پس اوسنے گھر کو گرادیا اور اوسکی زوجہ سلمٰی دختر خالد جعفیہ کو قید کیا اور ایک نامہ مشتمل تعجیل قتال پر مختار نے ابراہیم کو لکھا خلاصہ یہ کہ ابراہیم بعد قطع منازل و طے مراحل نہر خازر کے کنارے کہ جو چار فرسخ پر شہر موصل سے واقع ہے فروکش ہوا اور عبیداللہ بن زیاد موصل مین تھا اوسوقت عبیداللہ بن دیلمی نے جناب ولایت مآب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی کہ اوس جناب نے فرمایا تھا کہ ہم ایک وقت اہل شام سے نہر خازر کے کنارے پر مقابلہ اور مقاتلہ کرینگے اور وہ لوگ ہم پر غالب آئینگے یہانتک کہ ہم فتح سے ناامید ہوجاینگے اور

پھر ہم یورش کرینگے اور اونکے سردار کو قتل کرینگے پس خوش ہوا اور صبر کرو کہ فتح ونصرت
تمھارے حصہ مین ہے - اور جب ابن زیاد بد نہاد ورود جنود مسعود ابراہیم سے آگاہ ہوا
تو اوس ملعون نے تراشی ہزار نامردونکی جمعیت سے استقبال کیا اور لشکر ظفر اثر ابراہیم
کے قریب فرد کش ہوا اور اون سے مبارزطلبی کی اور آپ بمعیت لشکر گران وسنگین
آگے آیا اور اسطرف سپاہ ابراہیم مین ہمگی بیس (۲۰) ہزار آدمیون سے بھی کم تھے ابراہیم
نے ایک خط عُمیر بن حباب کے لیے کہ اشراف بنی سلیم سے تھا اور لشکر شام مین مقیم
تھا لکھا اور بخشش ہائے عظیم اور تعظیم وتکریم سے متوقع کیا وہ سعادتمند مضمون نامہ
ابراہیم سے مطلع ہوکر معؔ ہزار سوار کہ جو اوسکے بنی اعمام واقارب سے تھے اوٹھا اور ابراہیم
کے لشکر ظفر پیکر مین شریک ہوا اور تعجیل جنگ ومنع دیری ودرنگ کا اشارہ کیا رتبے
وقت صبح نماز اندھیرے مین پڑھی اور ابراہیم آراستگی لشکر کیطرف متوجہ ہوا میمنہ لشکر
مین سفیان بن یزید ازدی کو اور میسرۂ لشکر مین علی بن مالک جشمی کو معین کیا اور طفیل بن
لقیط نخعی کو سوارون کا سردار کیا اور مزاحم بن مالک سکونی کو پیادونکی سالاری دی اور
آگے بڑھے یہانتک کہ اہل شام پر ٹوٹ پڑے اور اہل شام بسبب اپنی کثرت کے اور قلت
اہل عراق کے یہ گمان نہ رکھتے تھے کہ وہ پیش قدمی کرینگے الغرض جلد جلد اپنے لشکر
ہزیمت اثر کو آراستہ کرنے لگے پسر سعد بد نہاد نے میمنہ لشکر مین شراحیل بن ذی الکلاع
کو اور میسرہ مین ربیعہ بن مخارق غنوی کو اور جناح میسرہ پر جمیل بن عبداللہ غنمی کو اور
قلب لشکر مین حصین بن نمیر کو معین کیا اور دونون لشکر صف آرا ہوکر ایک دوسرے کے
سامنے کھڑے ہوے لشکر شقاوت اثر شام سے ابن ضبعان کلبی نکل کر پکارا کہ اے
گروہ مختار کذاب اور اے طائفۂ ابن اشتر مرتاب ؎

انا ابن ضبعان الکریم المفضل
من عصبۃ یبرءن من دین علی
کذاک کانوا فی الزمان الاول

یعنی مین ہون پسر ضبعان بزرگ اور صاحب فضل اور مین اوس قوم سے ہون کہ جو دین علی علیہ السلام سے بیزاری رکھتے ہین اور قدیم الایام سے اسیطرح تھے (تمام ہوا ترجمہ اشعار) اور اسطرف سے احوص بن شداد ہمدانی اوس ملعون کے مقابلہ کو نکلے اور کہتے تھے ؎

رجز احوص بن شداد

انا ابن شدّاد علی دین علی	لست لعثمان بن اروی بولی
لاصلین القوم فیمن یصطلی	بجرّ نار الحرب حتّی تنجلی

یعنی مین ہون بیٹا شداد کا کہ دین اور طریقہ علی بن ابیطالب علیہ السلام پر قائم ہون اور عثمان بن اروی کو دوست نہین رکھتا اور ان ناریون کو آتش حرب وقتال سے جلاؤنگا یہانتک کہ فتحیاب ہون (تمام ہوا ترجمہ اشعار) بعد اسکے اوس شامی کا نام پوچھا اوس حرامی نے کہا میرا نام مُنازل الابطال ہے (یعنے مقاتلہ کرنیوالا دلیرونکا) احوص نے کہا مین ہون مُقرب الآجال (یعنی نزدیک لانیوالا اجلونکا) یہ کہکر حملہ کیا اور ایک تلوار مارکر اوس ناری کو فی النّار کیا اور گھوڑے سے گرادیا اور پھر مبارز طلب کیا داؤد دمشقی نکلا اور یہ رجز پڑھا ؎

رجز داود دمشقی

انا ابن من قاتل فی صفینا	قتّال قرن لم یکن غبینا
بل کان فیها بطلا حرونا	مجزبالذی الوغی مکینا

یعنی مین اوس شخص کا بیٹا ہون کہ جسنے صفّین مین علی الاتّصال قتل کیا اور عقل ورائے مین کسیطرحکا قصور وفتور نہ رکھتا تھا بلکہ کارزار مین شجاع وسرکش تھا اور لڑنے مین بڑا تجربہ کار اور گھات سے دشمن کو مارنے والا تھا (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) پس احوص بن شدّاد نے جواب دیا ؎

جواب احوص بن شداد

یابن الذی قاتل فی صفینا	ولم یکن فی دینه غبینا
اکذّبت قد کان بها مغبونا	مذبذبا فی امرہ مفتونا

لا یعرف الحق ولا الیقینا	بؤسا له لقد مضی ملعونا

یعنی اے فرزند اوس شخص کے کہ جو بارہا صفین مین لڑا اور اپنے دین مین ضعیف تھا جھوٹ کہا تونے بلکہ وہ ضرور ناقص العقل تھا اور اپنے دین مین متردد تھا اور راہ حق ویقین کو نہ پہچانتا تھا برا حال ہوگا اوسکا کیونکہ وہ ملعون ہوکر دار دنیا سے گذرا (تمام ہوا ترجمہ اشعار) بعد اسکے آپسمین جنگ ہونے لگی احوص نے اوس ملعون کوبھی ایک حربہ مار کر قتل کیا اور اپنے لشکر کیطرف مظفر اور فتحیاب ہوکر پھر آیا بعد ازان حصین بن نمیر سکونی باہر آیا اور یہ کہتا تھا ؎

رجز حصین بن نمیر سکونی

یا قادة الکوفة اهل المنکر	وشیعة المختار وابن الاشتر
هل فیکم قوم کریم العنصر	مهذّب فی قومه بمفخر

یبرز نحوی قاصدا لا یمتری

یعنی اے پیشوایان اہل کوفہ اور اے بدکرداران گروہ مختار وابن اشتر آیا تم مین کوئی شخص نیک نہاد وآراستہ وپیراستہ اخلاق شائستہ سے ہے کہ میرے سامنے آئے (تمام ہوا ترجمہ اشعار) یہ سنکر شریک بن خزیم تغلبی میدان کارزار مین آئے اور کہتے تھے ؎

رجز شریک بن خزیم تغلبی

یا قاتل الشیخ الکریم الازهر	بکربلا یوم التقاء العسکر
اعنی حسینا ذا السنا والمفخر	وابن النبیّ الطّاهر المطهّر
وابن علی البطل المظفّر	هذا فخذها من هزبر قسور

ضربة قرم ربعیّ مضری

یعنی اے وہ شخص کہ جسنے سردار بزرگ عالی نژاد روشن رو فرزند رسول پاک وپاکیزہ اور پسر علی مرتضی دلاور مظفر اور صاحب بزرگی وافتخار یعنی امام حسین علیہ السلام کو تونے کربلا مین قتل کیا ہے اب قبیلۂ ربیعہ ومضر کے شیر دلیر کی ضربت شمشیر کو روک (تمام ہوا ترجمہ اشعار) بعد اسکے ہر ایک نے ایک دوسرے کو ضربت لگائی تغلبی اوس ملعون سکونی پر

غالب آیا اور اوسے مار کر زمین پر ڈالدیا اوسوقت رعب اہل عراق کا شامیون پر غالب ہوا بعد اسکے ابراہیم نے بنفس نفیس میدان کارزار مین سمند باد رفتار کو جولان کیا اور پکارا کہ اے مردان خدا اور اے فرقۂ ناجیہ شیعۂ ائمہ ہدیٰ اور اے مددگاران دین مبین اور اے قاتلان مقہورین وکشندگان اولاد فاسطین عیان کو بیان کی کیا حاجت ہے یہ عُبیداللہ بن زیاد بدنہاد کہ جو فرزند رسول الثقلین یعنے حضرت امام حسین علیہ السّلام کا قاتل ہے کھڑا ہے اور ابراہیم نے آپ حملہ آور ہوکر شمشیر زنی کی اور کہتا تھا ؎

قد علمت مذحج علماً لا اخطل	انی اذا القرن لقینی لا وکل
ولا جزوع عندها ولا نکل	اروع مقداماً اذا النکس فشل
اضرب فی القوم اذا جاء الاجل	واعتلی راس الطّرماح البطل

بالذّکر البتّار حتّٰی ینجدل

یعنی قبیلہ مذحج کے لوگ بعلم ویقین جانتے ہین کہ مین لڑائی مین عاجز اور ناشکیبا اور نامرد اور ہراسان نہین ہون بلکہ شجاع ترین مردم ہون اوسوقت کہ جب مرد ضعیف ترسان اور خوفناک ہوتا ہے مین ان ناکسون کو حکم خدا سے قتل کرتا ہون اور سر نیرون اور شجاعون کے شمشیر برندہ سے جُدا کرتا ہون (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) بعد اسکے تمام لشکر عراق بالاتفاق اہل نفاق پر گرا اور اونکے لشکر مین ملگیا اور عَلَم اہل عراق کا آگے بڑھگیا اور نائرۂ قتال وجدال نے کمال اشتعال پایا اور ازدحام لشکر ظفر انجام عراق نے لشکر شام کو اپنے قلب اور مقدمۂ لشکر مین گھیر لیا اور بسبب شدت اشتعال کے جدال وقتال مین نماز ظہر کو اشارہ اور تکبیر سے بجالائے اور لڑائی نے شام تک طول کھینچا اور برضا و رغبت وشادمانی اور حرص وشغف مجاہدہ وجانفشانی اور وثوق ویقین نصرت خداوند رحمانی اور بسبب اعتماد قوی مدد یزدانی پورشہاے شایان اور سعی ہاے نمایان بجالائے اور برق وباران سیف وسنان

سے خرمن حیات وکشت ثبات اہل شام کو حوالۂ آب وآتش کیا اور گروہ گروہ فجار کفار کو واصل جہنم کیا اور بقیۃ السیف نے ذلیل وخوار ہوکر فرار کو قرار پر اختیار کیا اور اہل عراق نے اون مردودونکا تعاقب کیا اور ہر زمین پست وبلند مین اونھین متفرق اور پریشان کرکے منصور اور مسرور پھر آئے اور سرداران نامی شامی مثل حصین بن نمیر اور شراحیل بن ذی الکلاع اور ابن جوشب اور غالب باہلی اور ابی اشرس بن عبداللہ کہ جو حاکم خراسان تھا قتل ہوے اور ابراہیم بن اشتر کے لیے ایسی منقبت فتحیابی صحیفۂ اعمال مین لکھی گئی اور اطراف وجوانب عالم مین مشہور ہوا اور تا روز قیامت یادگار رہا اور عبداللہ بن زبیر اسدی نے مدح ابراہیم مین کیا خوب کہا ہے ؎

اشعار عبداللہ بن زبیر

اللہ اعطاک المهابة والتقی — واحل بیتک فی العدید الاکثر
واقرّ عینک یوم وقعة خازر — والخیل تعثر فی القنا المتکسر
من ظالمین کفتهم ایامهم — ترکوا لحاجلة وطیر اعثر
ما کان اجراهم جزاهم ربهم — یوم الحساب علی ارتکاب المنکر

اور حاصل معنی ان شعرون کے یہ ہین کہ جناب باری نے تجھے پرہیزگاری اور ہیبت اور عالی خاندانی عطا فرمائی اور واقعۂ خازر سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور اعداے دین کو تیرے ہاتھ سے ذلیل وخوار کیا اور اونکی لاشون کو جانوران درندہ ومرغان پرندہ کا طعمہ کیا اور کیا کیا جرأت وجسارت اون ناکسون سے وقوع مین آئی جناب اقدس الٰہی اُن ملعونون کو پاداش مین ارتکاب مناہی کے عذاب وعتاب نامتناہی سے معذب اور معاقب کرے (تمام ہوا ترجمۂ اشعار) راویان اخبار نے روایت کی ہے کہ جسوقت لشکر شام ہلاکت انجام نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے گرد وغبار فرو ہوا تو ایک جماعت اونمین سے پاے ثبات محکم کیے ہوے اوسی طرح مشغول جنگ تھی ابراہیم نے اونسے مقابلہ کیا بطعن نیزہ وتیر اور بضرب سیف وشمشیر پشت زین سے زمین پر گرا دیا اور جانوران

درندہ کا طعمہ کیا اور سیلاب وہ جیحون خون سے صفحۂ زمین رنگین ہوا اور باقی ماندہ لوگون کے
دل مین ایک خوف وہراس پیدا ہوا اور کرکس اور عُقاب ابدان کشتگان پر تلے اوپر
گرے اور گرگ وکفتار نے گوشت مُردار کہانے کے لیے اون لاشون پر ہجوم کیا ابراہیم
نے کہا کہ ایک ملعون سرخ رنگ مانند اُشتر وخر کے ایک جماعت اہل شام کے ساتھ
میرے سامنے آیا اور لوگون کو قتال وجدال پر تحریص وترغیب کرتا تھا اور جو سوار جرّار
کہ ہماری طرف سے جاتا تھا اوسے قتل کرتا تھا اور گھوڑے سے زمین پر گرادیتا تھا مین نے
ایک تلوار اوسکے ہاتھ پر ماری وہ ملعون نہر خازر کے کنارے گرا اور اوسکے دست وپا مین
ایک خلل بہم پہونچا آخر کار مین نے اوسے قتل کیا اور مُشک کی خوشبو اوس مین سے آتی تھی
ایک شخص نے جاکر اوسکا موزہ اوتارا پس مین نے گمان کیا کہ وہ ملعون مقتول ابن زیاد
ہے جب لوگون نے جاکر تلاش کیا تو جسطرح سے کہ ابراہیم نے کہا تھا اوسیطرح پایا
پس سر اوس ملعون کا کاٹ لیا اور بدن نجس اوسکا تمام رات بحفاظت رکھ چھوڑا
وقت صبح مہران نامے غلام ابن زیاد نے اوسے دیکھکر پہچانا ابراہیم نے اس بات سے
شکر خدا کیا کہ وہ ملعون اونکے ہاتھ سے مارا گیا اور ماہ صفر مین وہ کافر داخل سقر ہوا اور بعضے
محدّثون نے روز عاشورا کہا ہے اور عمر اوس ملعون کی چالیس برس سے کم تھی اور
بعضے کہتے ہین کہ اونتالیس ۳۹ برس کا سن تھا الحاصل وقت صبح مال کثیر لوٹ مین اہل
عراق کے ہاتھ آیا اور ابو سفاح زبیدی نے تعریف ابراہیم اور ہجو ابن زیاد مین کیا خوب
شعر کہے ہین ؎

اتاکم غلام من عراب ندی حج	جری علی الاعداء غیر نکول
اتاه عبید الله فی شر عصبة	من الشام لما ارضیوا بقلیل
فلما التقی الجمعان فی حومة الوغا	وللموت فیهم ثم جر ذیول
فاصبحت قد ودعت هندا واصبحت	مولهة ما وجدها بقلیل

والخلق بهند ان تساق سبية — لهامن ابی اسحاق شرّ خليل
تولی عبید الله خوفا من الردی — وخشية ماضی الشفرتین صقیل
جزا الله خیرا شرطة الله انهم — شفوا بعبید الله کل غلیل

یعنی ان فقرون کے یہ ہین کہ ایک نوجوان شجاع نے قبیلۂ مذحج سے تمہارا عزم کیا اور ابن زیاد بدنہاد ایک گروہ کو بدترین اہل شام سے ہمراہ لیکر اوسکے مقابل آیا جب جنگگاہ مین دونون لشکرون مین ملاقات ہوئی اور مرگ اوس قوم شوم کی دامنگیر تھی (پس وہ خاتون کہ ہند ابنت اسمار بن خارجہ) نے کہ جو اوسکی زوجہ تھی وداع کیا درحالیکہ غمگین و حزین تھی اور وہ اس بات کی سزاوار ہے کہ قید ہو اور ابواسحاق (یعنے مختار) کے پاس جاسے بس   بن زیاد ضربت شمشیر اور اپنے ہلاک ہونے کے خوف سے بھاگا حق تعالے اپنے دوستون کو جزائے خیر دے کہ اونھون نے اس فاجر کے قتل کرنے سے دردمند ونکو راحت و آرام پہونچایا (یہ حاصل اشعار مذکور کا ہے) پس غلام ابن زیاد بدنہاد کا بھاگ کر شام کیطرف گیا عبدالملک بن مروان نے اوس سے ابن زیاد کا احوال پوچھا اوسنے کہا جسوقت کہ لڑائی شروع ہوئی تو ابن زیاد نے آگے بڑھ کر جنگ کی بعد ازآن مجھسے کوزۂ آب طلب کیا مین نے ایک جام آب لیکر اوسکے ہاتھمین دیا اوسنے تھوڑا پیا اور تھوڑا اپنے بدن اور زرہ پر اور گھوڑے کی پیشانی پر چھڑک دیا اور حملہ کیا یہانتک تو مجھے خبر ہے پھر مین جدا ہوا اور یزید بن مفرغ نے ہجو ابن زیاد مین یہ شعر کہے ہین ؎

انّ الّذی عاش ختّارا بذمّته — وعاش عبدا قتیل الله بالزّاب

یعنے بیشک وہ شخص کہ جو اپنی زندگی مین ہمیشہ بدعہدی کرتا رہا اور جبتک زندہ رہا غلامی کیحالت مین رہا وہ ہے کہ جسکو خدا نے قتل کیا مقام زاب مین (زاب اوس مقام کا نام ہے جہان پر ابن زیاد مارا گیا تھا)

العبد للعبد لا اصل ولا طرف — الوت بہ حادثات اظفار وانیاب

اشعار [illegible] در جو ابن زیاد

یہ وہ غلام تھا کہ جو غلام کا غلام تھا (یعنی یہ بھی غلام تھا اور اسکا باپ بھی غلام تھا) نہ اسکی کوئی اصل صحیح تھی اور نہ کوئی جانب درست تھی اسکو اوس موت نے ہلاک کیا جسکے نہایت تیز چنگال ہین اور بڑے بڑے دانت ہین۔

ان المنایا اذا بارزن طاغیۃً ۔۔۔ ھتکن عنہ ستورا بین ابواب

بیشک موتین جب مقابلہ کرتی ہین کسی سرکش سے تو اوسکے گھر مین اوسکی پردہ دری کر دیتی ہین۔

ھلّا جموع نزار اذ لقیتھم ۔۔۔ کنت امرءًا من نزار غیر مرتاب

(اے ابن زیاد) جب تو نے متعدد جماعتون کا قبیلۂ نزار سے مقابلہ کیا تو کیون نہ ہوا تو ایک شخص قبیلۂ نزار سے کہ جو غیر شک کرنیوالا ہو اپنے نسب مین (یعنے تو وقت مقابلہ بالکل بد اصل ثابت ہوا)

او حمیر کنت قیلا من ذوی یمن ۔۔۔ ان المقاویل فی ملک واحساب

یا تو قبیلہ حمیر سے کوئی سردار ہوتا کہ جو بزرگان یمن ہین تحقیق کہ سرداران یمن بڑا ملک رکھتے ہین اور صاحب اعوان ہین۔

لا انت زاحمت عن ملک فتمنعہ ۔۔۔ ولا مددت الی قوم باسباب

نہ تو نے کسی ملک سے دشمنون کی مزاحمت کی تاکہ تو اوس ملک کو محفوظ رکھے اور نہ کسی شریف قوم سے اپنے تعلقات ظاہر کیے۔

ما شُقّ جیب ولا ناحتک نائحۃ ۔۔۔ ولا بکتک جیادٌ عند اسلاب

جب تو مرا تو نہ کوئی گریبان چاک کیا گیا اور نہ کسی نوحہ خوان عورت نے تیرا نوحہ پڑھا اور نہ تجھکو اسپان باوفا روئے وقت لُٹ جانیکے۔

لا یبعد اللہ انفا تعطسون بھا ۔۔۔ بنی العبید شھودًا غیر غُیّاب

خدا نہ مجھے تمہارے لیے کسی بینی کو کہ تھا اوس سے عطسہ کر سکو اے اولاد غلامونکی در حالیکہ

تم موجود ہو غائب نہو یعنے سب کے سامنے تمھاری ذلت ہو اور بینی بُریدہ ہو ۔

اقول بعداً وسحقاً عند مصرعہ		لابن الخبیثۃ وابن الکودن الکابی

مین ابن زیاد کے مارے جانیکے بعد یون کہتا ہون کہ خدا اپنی رحمت سے دور رکھے اور بعید کرے فرزند زن خبیثہ کو اور فرزند کودن نگونسار کو ۔ (تمام ہوا ترجمہ اشعار) القصہ مختار کوفہ سے باہر نکلا اور خبر ابراہیم کا تجسس اور تفحص کرتا تھا اور سائب بن مالک کو کوفہ مین اپنا نائب کرکے منزل ساباط مین اور وہان سے مدائن مین وارد ہوا اور منبر پر جاکر بعد حمد وثناے الٰہی لوگون کو جہاد اور خروج اور معاونت ابراہیم بن اشتر پر تحریص و ترغیب کی شعبی کہتا ہے مین مصاحبت رفقا مین تھا کہ خبر غم زداے فرحت افزاے قتل عبیداللہ بن زیاد اور اوسکے رفقا کی پہونچی مختار کو اس خبر فرحت اثر کے سُننے سے سرور تازہ اور بہجت بے اندازہ حاصل ہوئی ۔ شعر

تو گوئی زشادی نخواہد پرید		چو طاؤس چون رشتہ در پا ندید

اور اوسیوقت شاد و مسرور اور مظفر و منصور کوفہ کیطرف مراجعت فرمائی عامر سے منقول ہے کہ اوسنے کہا شیعہ مجھے بغض وعداوت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے متہم کرتے ہین حالانکہ مین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد خواب مین دیکھا کہ گویا چند شخص آسمان سے اوترے ہین کہ لباسہاے سبز پہنے ہین اور حربے اونکے ہاتھون مین ہین اور اوس امام عالیمقام کے قاتلون کا تفحص اور تجسس کرتے ہین پس چند روز نہ گذرے تھے کہ مختار نے خروج کیا اور کہا شعبی انتقام مالا کلام لیا اور ذکر کیا ہے عمر بن شبیہ نے کہا کہ بیان کیا مجھسے ابو احمد زبیری نے اپنے چچا سے اور اونھون نے ابو عمرو بزاز سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا مین جنگ عبیداللہ بن زیاد مین ابراہیم بن اشتر کے ہمراہ رکاب تھا مین نے اون ملعونون کے مقتولون کو بہ سبب اونکی کثرت کے چوب و نے سے شمار کیا معلوم ہوا کہ ستر ہزار ملعون تھے اور ابن اشتر

نے ابن زیاد بدنہاد کو بابدن برہنہ اوٹھا کر کے سولی دی اور دار پر کھینچا اور شعبی سے منقول ہے کہ وہ کہتا تھا کسی لڑائی مین بعد جنگ صفین کے اتنے اہل شام نہین مارے گئے کہ جتنے واقعۂ خازر مین قتل ہوئے اور کہا شعبی نے کہ یہ سانحہ روز عاشورا ۶۷ھ ہجری مین واقع ہوا اور ابراہیم بن اشتر نے عبید اللہ بن زیاد کا سر اور دیگر سرداران نامی شامی کے سر کوفہ مین بھیجے اور نام اون ملعونون کے کاغذ کے پرزون پر لکھکر اونکے کانون مین رکھدیے تھے پس وہ سرہاے نجس اوسوقت کوفہ مین پہونچے کہ جسوقت مختار طعام چاشت تناول کرتا تھا پس اس حال کو دیکھکر نہایت شکر خداے لایزال بجالایا اور جب کھانا کھاکر اوٹھا تو مع کفش پاؤن سے روے نجس ابن زیاد پر ٹھوکر ماری اور کفش غلام کو دیکر کہا اسے دھوکہ مین نے اسے ایک کافر ناپاک کے منھ پر مارا ہے اور ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی سے منقول ہے کہ اون سرونکو در کوفہ کی دہلیز کے پاس رکھا اور ایک سفید کپڑا اوسپر ڈالدیا تھا جب مین نے وہ کپڑا اوٹھایا تو ایک سانپ نکلا کہ اون سرون مین داخل ہوتا تھا اور جسوقت کہ مقام رحبہ مین اون سرونکو دار پر لٹکایا تو پھر وہی سانپ اوسکے سر نجس کے منافذ مین جاتا تھا اور کئی بار اسیطرح آیا اور گیا بعد ازان مختار نے عبید اللہ کا سر اور اون سردارونکے سر عبد الرحمن بن ابی عمر ثقفی اور عبد الرحمن بن شداد خثعمی اور انس بن مالک اشعری کے ساتھ اور بقولے سائب بن مالک کے ہمراہ مع تیس ہزار اشرفی کے محمد بن حنفیہ رض کے پاس بھیجے اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھدیا کہ مین نے تمہارے مددگارون اور دوستونکو روانہ کیا اور یہ لوگ بتکمیل رحمت خدا اور اون اشقیا کے تم و غصہ مین نکلے اور انھین ہلاک کیا پس شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے تمہارا انتقام لیا اور ہر جگہ باغیون کو اون فاجرون مین سے ہلاک کیا اور مومنون کے دلون کو سرور اور سینون کو شفا عطا فرمائی جب یہ لوگ سرونکو لیکر محمد بن حنفیہ رض کی خدمت مین پہونچے تو محمد رض نے اس نعمت غیر مترقبہ کو دیکھکر سر سجدے مین رکھا اور مختار کے حق مین دعا کی کہ خداوندا اوسے جزاے خیر دے کہ اوسنے ہمارا

انتقام لیا اور حق اوسکا عبد المطّلب کی ساری اولاد پر واجب ہوا اور کہا خداوندا ابراہیم بن اشترؓ
کو اپنی حفظ وحمایت مین رکھ اور دشمنون پر اوسے مظفر و منصور گردان اور توفیق اپنی
رضا کی اوسے عطا فرما اور تقصیرون کو اوسکی عفو کر اور سر ابن زیاد بد نہاد کا حضرت امام
زین العابدین علیہ السلام کے پاس بھیجدیا اتفاقاً جناب امام علیہ السلام بھی اوسوقت طعام
چاشت تناول فرماتے تھے پس حضرت بھی سجدۂ شکر بجا لائے اور فرمایا شکر اوس خدا ے عزّ وجلّ کا
کہ جسنے دشمنون سے ہمارا انتقام لیا اور مختار کو دعاے خیر دی اور فرمایا جسوقت کہ مجھے ابن زیاد
کے روبرو لیگئے تھے اوسوقت وہ لعین طعام چاشت زہر مار کرتا تھا اور سر مطہر میرے پدر
بزرگوار کا اوسکے سامنے رکھا تھا اوسوقت مینے دعا کی کہ بار الٰہا میری رُوح کو قبض نکر
جبتک کہ سر اوس ملعون کا مجھے نہ دکھلا دے اور محمد بن حنفیہؓ نے وہ مال کہ جو مختار نے
بھیجا تھا اپنے اقربا اور اپنے شیعون مین مہاجرین وانصار سے مکّۂ معظمہ اور مدینۂ منوّرہ
مین تقسیم کیا اور مرزبانی نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ پانچ برس تک کسی زن ہاشمیّہ نے سرمہ آنکھون مین نہین لگایا
اور وسمہ سر مین نہین باندھا اور دُھوان کسی کے گھر سے بلند نہین ہوا یہانتک کہ
ابن زیاد بد نہاد مارا گیا اور یحیی بن راشد نے فاطمہ دختر جناب امیر المومنین علیہ السلام
سے نقل کی ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ ہم مین سے کسی عورت نے مہندی نہین ملی
اور سلائی سرمہ کی آنکھون مین نہین پھیری اور کنگھی سر مین نہین کی یہانتک کہ مختار نے
ابن زیاد کا سر بھیجا اور مروی ہے کہ مختار نے اٹھارہ ۱۸ ہزار ملعونون کو لعن طلاعین مین سے
کہ جو اوس امام عالیمقام کے خون مین شریک تھے اپنے عہد مین قتل کیا اور ہمگی مدّت
سلطنت اوسکی اٹھارہ ۱۸ مہینے تھی ابتداے سولھوین ۱۶ ربیع الاول ۶۶ سنہ چھیاسٹھ ہجری
سے سنہ ۶۷ سڑسٹھ کی پندرھوین ۱۵ ماہ رمضان المبارک تک اور سن اوسکا ۶۸ اڑسٹھ برس
کا تھا جناب شیخ جعفر بن محمد بن نما علیہ الرحمہ مصنّف رسالہ فرماتے ہین کہ اگر خدا نے توفیق

اطلاع اور واقف ہونے کی معانی الفاظ اخبار پر نہین پائی ہے اور خواب غفلت سے چشم بصیرت کو نہین کھولا ہے اور اگر اون احادیث و اخبار مین تدبّر اور تامّل کرین کہ جو مختار کی مدح مین وارد ہین تو بعلم و یقین جانین کہ وہ اون سابقین مجاہدین سے ہے کہ جنکی تعریف و توصیف خداے عزّوجل نے اپنی کتاب مین فرمائی ہے اور دعا جناب سیّد الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کی کہ وہ دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے اس بات پر کہ وہ برگزیدون اور نیکوکارون مین سے ہے اور اگر مختار طریقۂ مرضیہ پر نہوتا اور جناب امام علیہ السّلام اوسے فاسد الاعتقاد جانتے تو اوسکے لیے وہ دعا نکرتے کہ جو قبول ہونے والی نہین ہے اور اوسکے باب مین وہ بات نفرماتے کہ جسکا وقوع نہ تھا اور دعا اوس جناب کی عبث اور لغو ہوتی اور شان امام علیہ السّلام کی اس امر سے مُبرّا اور معرّا ہے اور مین نے اس رسالہ مین مدح ائمہ اطہارؑ کی حق مختار مین اور نہی اون حضرات کی اوسکی مذمّت سے موافق کفایت صاحبان بصیرت کے بیان کی اور سوا اِسکے اور کوئی بات نہین ہے کہ اوسکے دشمنون نے مطاعن اور معائب اوسکے لیے بیان کیے ہین تا نظر مؤمنین سے گرا رہے جیسا کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام کے دشمنون نے اکثر مذمّتین اور تہمتین اوس جناب پر باندھی ہین کہ اوسکے سبب سے جماعت کثیر اونکی محبت و اطاعت سے انحراف اور اجتناب کرکے ورطۂ ہلاکت مین پڑی اور جو لوگ کہ اوس جناب کی دوستی اور محبت مین ثابت اور مضبوط تھے اونمین ان تکلیفات اور توہّمات نے دخل نہ پایا بلکہ فضائل اور مناقب مخفیہ اوس جناب کے اونکی خاطرون اور طبیعتون پر ظاہر اور منکشف ہوے ایسا ہی مختار کے بھی حق مین عمل مین لائے خلاصہ یہ کہ مین نے وعدہ ایجاز و اختصار پر ذکر احوال مختار مین وفا کی اور طول کلام سے کہ جو موجب ملال ہے احتراز کیا اور قاری اور سامع اور ناظر کو قسم دیتا ہون کہ تحفۂ دعا سے مجھے محروم نہ رکھین اور نظر ترحم سے ملاحظہ فرمائین اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ میری طبیعت اور اونکی طبیعتون کو دوستی

سے اور کدورت جرم و گناہ سے پاک اور صاف کرے اور حسد سے کہ جو باعث حبط
اعمال کا اور پھیرنے والا طرف سوء مآل کے ہے محفوظ اور مصئون رکھے اور کفالت میرے
اہل و عیال کی باحسن وجوہ فرمائے اور زنگ بغض و کینہ سے آئینۂ سینۂ مومنین کو صیقل
کرے اور توفیق نیکیوں اور حسنات کی عطا فرمائے بتحقیق کہ وہ سُننے والا اور قبول کرنیوالا
ہے دعا کا والحمد للہ رب العالمین وصلواتہ علی سید المرسلین محمد و آلہ الطاہرین
مترجم کہتا ہے اس مقام پر ختم ہوا ترجمہ رسالہ ذوب النضار فی شرح الثار مصنفہ العالم
العلامہ والعلیم الفہامہ جناب الشیخ جعفر بن محمد بن نما اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ
بتاریخ ۲۸ صفر ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۹ء روز نوروز عالم افروز والحمد للہ
علی ذلک حمداً کثیراً والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ابی القاسم محمد ن المصطفےٰ
واھلبیتہ الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھّرھم تطھیرا۔ تمام شد

خاتمۃ الطبع از مالک مطبع

الحمد للہ کہ یہ رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ کہ بر سبیل اختصار سوانح عمری امین و مؤمن آل محمد
ابو اسحاق مختار بن ابو عبیدہ ثقفی رضوان اللہ علیہ پر مشتمل ہے موسوم بہ سوانح عمری
امیر مختار ترجمۂ اردو **ذوب النضار فی شرح الثار** مصنفۂ العالم
العلامہ والعلیم الفہامہ جناب **الشیخ جعفر بن محمد بن نما** اعلی اللہ مقامہ
فی دار الکرامہ و مترجمۂ فاضل محقق کامل مدقق جامع المعقول والمنقول حاوی
الفروع والاصول مولانا **ابو المعالی ظہیر الدین حکیم سید حسین صاحب**
زیدی لکھنوی المتخلص بہ گریان دامت افاداتہم و عمت فاضاتہم بماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۷ھ
مطابق ماہ دسمبر ۱۹۰۹ء مطبع قیصر عالم لکھنؤ میں باہتمام اقل الانام داروغہ سید محمد
مالک مطبع بار اوّل طبع ہو کر نور افزائے ابصار شائقین ہوا۔

فہرست کتب موجودہ کتبخانہ تجارتی مطبع تصویر عالم ڈیوڑھی آغا میر شہر لکھنؤ

خلاصۂ جامع عباسی پنج بابی مع توثیق جناب آقا سید محمد باقر صاحب مدظلہم ۴/

خلاصہ نہج الیقین ۱۴/

ہدیہ نوریہ در عقائد حقۂ اثنا عشریہ طبع جدید ۸/

شجرۂ طیبۂ چہاردہ معصومین - یہ شجرہ بڑی خوبی کے ساتھ چار گلدستون مین تیار کیا گیا ہی یہ اس قابل ہی کہ مومنین اسے اپنی خوابگاہون مین آویزان کرین کاغذ گندہ رنگین وسفید ولایتی ۱۰/

ایضاً - کاغذ سفید رسمی - ۱/

نقشہ ہاے تاریخ سعد ونحس مع ایام سبعہ وتاریخ ولادت وشہادت چہاردہ معصومین - ۱/

خلافت بلافصل - اسکی خوبی اسکے نام سے ظاہر ہی - ۶/

تحفۃ العوام - جید الطبع مع توثیق جناب مولانا سید سبط حسین صاحب کربلائی - ۱۲/

ترجمۂ مفتاح الہدایہ - عملیۂ جناب آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہم - ۳/

منتخب الاحکام عملیۂ جناب قبلہ وکعبہ موصوف الصدر - ۴/

معالم الاصول از حسن بن زین الدین عاملی رح ۵/

النافع یوم المحشر فی شرح باب الحادی عشر ۱۰/

مختصر نافع - از شیخ ابو القاسم رح کاغذ حنائی ۵/

مجمع المسائل - بہ تحشی جناب آقاے صدر و سید محمد کاظم مدظلہما - ۱۲/

زاد المعاد با ترجمۂ فارسی کاغذ سفید وحنائی - ۶/

ترجمۂ شرائع الاسلام موسوم بجامع رضوی - ۶/

جامع عباسی بست بابی مع رسالۂ ترجمۃ الصلوۃ ۱۲/

رسالۂ فقہ - از علامہ مجلسی رح ۹/

جامع جعفری - ترجمۂ شرائع الاسلام - ۱/

انتخاب المصائب - رسالۂ لاجواب در بیان حالات عشرۂ محرم الحرام - ۹/

شرعۃ المصائب - خلاصہ در المصائب و نہر المصائب - ۱۲/

تحقیق جعفری - در افتراق مذاہب ۲/

چہاردہ مجلس - مسمی بہ تاریخ الائمہ - ۱۲/

چہل مجلس شبیر - مسمی بذائقۂ ماتم - ۱۲/

اعمال الصالحین - اعمال و وظائف میں ۶/

زین المتقین - از مولوی سید محمد تقی اثنا عشری - ۶/

تحفۃ العوام - کاغذ حنائی نولکشوری ۱۲/

ایضاً - کاغذ سفید ۱۰/

مفاتیح الجنان عملیۂ سرکار شریعتمدار آقا سید محمد باقر صاحب مدظلہ ۶/

مجموعۂ مرثیہ ہاے جناب میر نفیس مرحوم ۱۰/

فہرست بعض کتب جدید الطبع مصنفہ جناب حکیم سید حسین صاحب مؤلف کتاب ہذا ساکن لکھنؤ محلہ اشرف آباد

منتخب المصائب المعروف بہ مجالس حسینیہ حصہ اول اُردو حالات فضائل و مصائب حضرت سید الشہدا میں اسکے پانچ حصہ ہیں ہر حصہ تمیس مجلسون پر مشتمل ہے اور جملہ حالات اہل بیت اطہار روانگی مدینہ سے تا واپسی مدینہ موافق روایات معتبرہ علماے فریقین اس کتاب مین مندرج ہین۔ اسپر سات مجتہدین و علماے اعلام لکھنؤ مدظلہم العالی کی تقریظین ہین۔ اور اسکو اول سے آخر تک حرف بحرف بنظر قبل طبع جناب قبلہ و کعبہ موصوف الصدر نے سب سے پہلے مزین بہ تقریظ و توثیق فرمایا ہے۔ اور چودہ جدید صفتین اس کتاب کی ہر مجلس مین ایسی ہین کہ مثل اُنکے آجتک کوئی کتاب اُردو مین طبع نہین ہوئی۔ اسکی لکھائی چھپائی کاغذ تصحیح وغیرہ سب اعلی درجہ کا ہے تقطیع ۲۰-۲۶- حجم بارہ جزو ہے۔ قیمت مع محصول۔ ۱۰/

مصائب الابرار ترجمہ اُردو جلد دہم بحار الانوار سوانح عمری حضرت سید الشہدا قیمت مع محصول ۱۲/

حل المعضلات من شرح الاسباب و العلامات عربی ۲- جلدون مین۔ ۵/

العوارف جلد اول بابت سنہ ۱۳۰۰ھ ۶/

مجموعہ نوحہ جات گریان موسوم بہ اسم تاریخی گلزار رضوان۔ ۱۰/

مرثیہ گریان اُردو در حال حضرت امام حسینؑ۔ ۱۰/

ہدیۃ السعداء ترجمہ حدیث الکساء اُردو۔ ۱۰/

التمییز من صواقع الکابلی و تحفۂ عبد العزیز۔ یعنی تالیف تحفۂ اثنا عشریہ کے دلچسپ حالات۔ ۱۰/

سوانح عمری امیر مختار ترجمہ اُردو رسالہ ذوب النضار فی شرح الثار ۱۳/

البیان المبرہن۔ فی نفی عروس قاسم بن الحسنؑ۔ فارسی و اُردو دو کالم مین حجم ۵۲ صفحہ قیمت کچھ نہین صرف محصول ڈاک ۱۰/۔ علاوہ برین اس قسم کے اور بھی کئی رسالہ بلا قیمت ہین جو ۲۰/ کے ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر حکیم صاحب سے ملسکتے ہین۔

بیاض نوحہ جات

سواد غم مصنفہ جناب مولوی سید علی میان صاحب متخلص بہ کامل مرحوم مع تقریظ جناب قبلہ و کعبہ ۸/

ریاض ماتم موسوم بہ اسم تاریخی نور غم مصنفہ نواب اچھے مرزا صاحب درخشان مع تقریظ جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہم العالی۔ ۱۳/

عروج غم مصنفہ جناب فاخر مرحوم ۲ جزو۔ ۱/

افراد غم مصنفہ جناب ذاکر مدظلہ۔ ۲/

بیاض نوحہ جات مصنفہ جناب مشتاق مرحوم ۱ جزو ۱/

فرد غم مصنفہ جناب وصف ۱ جزو ۳/ ریاض مصنفہ جناب انجم ۱۰/ گنجینہ غم مصنفہ مشتری مرحوم ۱۰/ محشر ماتم مصنفہ جناب ضیا ۱۰/ ریاض جوہر ۱۰/ فرح غم ۱۰/